انی جاعل فی الارض خلیفہ

الحمد للہ و المنۃ کہ

مثنوی لوحِ محفوظ

مصنفہ بحرِ فصاحت شمامہ زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادحِ ائمہ اطہار شاعر شیریں گفتار سلالۃ السادۃ

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ اثر رحمہ اللہ خالق البشر

در سنہ ۱۳۱۹ ہجری

بحلیۂ طبع مزین گشت

[illegible]

مرصفہ خامہ فصاحت شمامہ زبدۃ الابرار عمدۃ
الاخیار مادحِ ائمۂ اطہار شاعرِ شیریں
گفتار رسالہ السادۃ الاطیاب
خلاصۃ الانجاب جناب سید
فیروز علی مرحوم
متخلص بہ اثر
رحمہ اللہ
خالق
البشر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہاں اے اثر حمد رب جلیل — کہاں اے اثر فکر عبد ذلیل

کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات — کہ ہے عقل کل محو کار صفات

تگاپو میں عمر خضر ہو تمام — یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

جہاں کے قوی ہیکل و پیل زور — ہیں اس راہ میں اک خط پائے مور

کہاں طبع نازک کہاں وہ جلال — ہما خود ہے یاں مگس پر و بال

زبان آوران جہاں کہ گئے — مگر آخر کار رہ رہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہیں — تعلی کا یاروں کو یارا نہیں

مین اک بندۂ ہیچکارو ذلیل ۔ وہ اک قادر کارساز و جلیل

کہان نعمتین خاص عامی کہان ۔ عیان ہی عیان اچہ سازم بیان

کیا خانہ زاد نبیؐ و علیؑ ۔ کہون کیا جو عزت غلامی مین دی

کچھہ آئینۂ دل مین ملحوظ ہی ۔ بغل مین عجب لوحِ محفوظ ہی

گناہون پہ حب علی چھا گئی ۔ کہ اک آگ تھی لکڑیان کھا گئی

فدای جناب علی ولی ۔ شب و روز ہین میرے ان پا بھی

کہ تا قائم پاک آلِ عبا ۔ امام زمان خاتم الاوصیا

مسیحا نفس ہین مین اک جان بلب ۔ مین اک مور ہون وہ سلیمان ہین سب

مسیحا کجا و سلیمان کجا ۔ گدا کو کہان رتبۂ پادشا

کہ سب کرتے تھے انبیاے سلف ۔ رجوع مہمات انکی طرف

مہمین تو کیا رکھی عرفان مین بات ۔ وہ کیا تھے نکرتے جو یہ التفات

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

ملائک بھی دائم تردد مین تھے ہدایت کے عقدے انھین سے کھلے

نہین لے اثر منتہا سے کرم کرین جسقدر شکر ہی کم سے کم

کرین کچھ عبد ناک کا حق ادا کہ اوفوا بعہدی ہی شرطِ وفا

شیاطین سے ایمان بچاتے رہین ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہین

خصوص اس زمانے کا ہی وہ شعار کہ مسدود ہی بابِ ہر کاروبار

امامِ زمان تک رسائی نہین یہ دو چار دن کی جدائی نہین

زمانہ ہی فُسّاق و فجّار کا زمانہ ہی حُکّامِ غدّار کا

وہ ہی خلط انسے کہ شیعہ عوام بلا قید ہین وقفِ فعلِ حرام

اگرچہ مسائل ہین کچھ جانتے پر احکام اکثر نہین مانتے

جو غائب ہوئے ہین امامِ زمان تو برباد ہی کاروبارِ جہان

خصوصًا یہ اقلیم ہندوستان نہین لائقِ مسکنِ دوستان

تجاہل ہی بعضے بشر کا شعار ‏ تغافل مین کٹتی ہی لیل و نہار

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر ‏ دم نزع کی سختیان الحذر

نہ پیش نظر قبر کی روداد ‏ نہ برزخ کی پروا نہ خوف معاد

نہ غیبت سے افسوس کچھ سہو واہ ‏ نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ

لہذا سمی امام ہدیٰ ‏ ولی خدا خامس اوصیا

جنھین مجلسی کہتے ہین خاص و عام ‏ کلام اونکا بے مثل ہی لا کلام

رسالہ ہین رجعت مین اک لکھگئے ‏ خرد نے کہا نظم کر تو اوسے

مگر ہند کے روزمرے مین ہو ‏ کہ دیکھین سنین سب مضامین کو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے ‏ خدا کا نہ کفران نعمت کرے

الٰہی بحب بنی فاطمہ ‏ آثر کا مع الخیر ہو خاتمہ

دم پنجتن ہو دم واپسین ‏ کرے فضل و رحم ارحم الراحمین

سنو گفتگو سے دل دوستان ۔ سنو رجعت پاک کا یہ بیان

کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر ۔ مسخر کریگا زمین و زمان

کریگا مگر قائم آل کی ۔ رکاب سعادت مین جان بازیان

گروہ محدث مین جو ایک ہی ۔ زمانے کے نیکون مین جو نیک ہی

کہ جسکا ہو آب و گل اتقا ۔ بالافتار و بالعلم و بالاتقا

محمد ہی وہ شیخ عالی گہر ۔ سمی خلیل خدا کا پسر

نگہبان دین رسالتمآب ۔ غرض اوسکی غَیبت مین ہی اک کتاب

زبانی بوخالد کابلی ۔ سند معتبر اوسمین ہی اک لکھی

کہ ابن علی خامس اوصیا ۔ یہ اکبار ارشاد فرما ہوا

حضرت امام محمد باقرؑ

کہ گویا ہم اب آشکار و عیان ۔ ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگمان

کہ مشرق سے آکے فی الواقعی ۔ کرین دعوتین دین اسلام کی

سنی السنی کر دین مخلوق جب ۔۔۔ مکرر کرین دین حق وہ طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی ۔۔۔ نمانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن ۔۔۔ تو اک قلزم قہر ہو موجزن

غضب کے اوٹھین جوش اوس قوم سے ۔۔۔ دلیرون کو ہون شوق جو رنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے ۔۔۔ ہرن ہون ابھی ہوش روباہ کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے ۔۔۔ تو خودداروں کے پست ہون حوصلے

سر معرکہ ہون جو تیغین علم ۔۔۔ رہے منکرون کا نہ پھر دم مین دم

دلیران دین جب کہ ہون خشمگین ۔۔۔ تو مخذول ہو ہو کے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار ۔۔۔ نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول ۔۔۔ کہ فرمانروا ہون یہ قدرت کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت بنین ۔۔۔ تو وہ پادشہ یہ رعیت بنین

جوانانِ مفتون قومِ سعید — یقیناً بلطفِ خدا ہین شہید

زمانے مین اوسدن سے شام و پگاہ — اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

کسیکو نہ دینگے وہ یہ تخت و تاج — سلاطین عالم سے لینگے خراج

مگر ہان جنابِ امامِ زمان — ہون جسوقت رونق فزاے جہان

کرین سلطنت شہ کو تفویض سب — بجد اطاعت بجد ادب

سنو اک روایت مین تازہ کہون — یہ مین نے سنا ہی کہ پہلے یہان

کرین بادشہ آٹھ پیہم خروج — کئی بد کئی نیک ہون حکمران

کرین پھر امامِ زمانہ ظہور — کہ ہی وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے مین شیخ موصوف سے — روایت یہ ہین معتبر لکھ گئے

(یعنی جعفر صادق)
کہ ابنِ محمد شہِ بحر و بر — امامِ ششم کہتے ہین غور کر

کہ اک روز سبطِ پیمبر حسین — شفیعِ امم سرورِ مشرقین

یہ گویا ہوئے باپ سے یا علیؑ ‏ ‏ زمانے سے کب ہونگے خارج شقی

کہا اس جہان کو نہ پروردگار ‏ ‏ کرے پاک کفار سے زینہار

یہانتک کہ جاری ہو خون حرام ‏ ‏ بہت اس زمین پر دمِ صبح و شام

پھر ابن عم سید الانبیا ‏ ‏ بہ تفصیل ارشاد فرما ہوا

کہ اولاد سفیان و عباسیان ‏ ‏ فلان و فلان و فلان و فلان

جہان مین ہون فرمانروایان جو ‏ ‏ جہان تک رہے خلق مین اونکا دور

شقی ظلم پر چست باندھین کمر ‏ ‏ کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر

جو سب کر چکے شرح المختصر ‏ ‏ تو فرمایا حیدر نے جان پدر

کہ جبدم خروج اک کرے پادشاہ ‏ ‏ خراسان سے باشوکت و فر و جاہ

تو اول وہ ملتان و کوفے مین آئے ‏ ‏ مسخر کرے اپنے قبضے مین لائے

پھر ابناسے کاوان کا وہ ملک لے ‏ ‏ جزیرہ جو ہی متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم مین سے گیلان پر — معین اوسکے ہوجائین اہل

کرین اہل دیلم بھی اوسکی مدد — ابرکی ہی اک استرآباد حد

لیے خاطر جان فرزند ما — کشایند ترکان نشان جابجا

غرض خوب اطراف عالم مین پھر — یہ اخبار ہوجائین جب منتشر

زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال — ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال

یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام — یہی صبح ہو صبح اور شام شام

کرے پھر خروج اور اک بادشاہ — شہنشاہ ذی رتبہ و عز و جاہ

تو پھر باب علم رسول خدا — علی ولی سید الاوصیا

مفصل یہ احوال سب کہہ گئے — کہ راوی سے مضمون کچھ رہگئے

مگر کہتے ہین شیخ موصوف نے — کہا پھر سنا اسطرح شاہ سے

کہ لشکر مہیا ہون جب فوج فوج — تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

کرے قتل فوج اپنے فرزند کو
تو ناگہ پھر اک پادشہ اور ہو

کہ دعوی کرے خون مقتول کا
تہ تیغ ہو جائین سب اشقیا

غرض تھوڑی مدت کے مابعد پھر
وہ غائب کہ ہون جسکے سب منتظر

امام زمان سید کائنات
سمی نبی شاہراہ نجات

بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہون
جدائی مین دنرات ناچاق ہون

مگر بیشتر ہونگے ناقدردان
تفو باد بر ہمچو اہل زمان

کہ غفلت امام زمان سے کرین
زیان اپنا ایمان و جان سے کرین

نہ سمجھین فضائل کو اوسکے جہول
کہ اوقات ضائع کرین بو الفضول

جو اہل جہان اوسکے قائل نہون
شرف دین و دنیا کے حاصل نہون

کہ ہی سید انس و جان و امیر
جہان مین پناہ صغیر و کبیر

وہ ہی خاصہ حضرت ایزدی
فضیلت اوسے جملہ عالم پہ دی

رسالت ہوئی مصطفی پر تمام / امامت ہوا اوس پیشوا پر تمام

علی ولی نے جو پھر کی نظر / شہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین / مگر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسین / نہین مثل اوسکا کہین اے حسین

میان دو رکن حریم خدا / کرے وہ ظہور اے شہ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردان دین / زمانے مین ہمراہ سلطان دین

وہ ہو سب پہ غالب مگر سر بسر / چہ قوم بنی جان چہ نوع بشر

جہاد اوسکا ہو قاف سے تا بقاف / کہ روے زمین کافرون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد / کہ اوس عہد مین ہو شریک جہاد

حضوری مین حاضر ہو بے ساختہ / رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کرین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق / کرے آب آہن مین اون سب کو غرق

یہان تک ترقی ہو اسلام کی — نہ باقی رہے کفر کا نام بھی

سنو نکتہ پرداز سر خفی — حقیقت کرون اس جگہ کچھ بیان

بیان حروف سر سورہ ہا — جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان

حدیثون مین وارد ہوا ہی تمام — مگر سب پہ ظاہر ہین شواریان

ثقہ ہین ثقات محدث مین ایک — محمد بن شیخ مسعود نیک

یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھہ گئے — لبید خردمند کے باپ سے

کہ فرزند بیمار دشت بلا — سمی جناب رسولِ خدا

ملقب بہ باقر علیہ السلام — یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام

کہ وہ حرف حرف انتخاب — جو ہین اول سورہ ہا کتاب

مرکب جو زنہار ہوتے نہین — مقطع جنھین کہتے ہین اہل دین

ہی اون مین نہان علم بے انتہا — وہ ہین حامل سر قدس خدا

ہوا جبکہ نازل الٓمٓ ؔ | بیان کتاب خداے علیم

بقرمین مع ۂ حروف پسین | تو اعدا دسے اوسکے یون ہی مبین

قولہ تعالیٰ ذلک الکتٰب

رسالت محمدؐ کی ظاہر ہوئی | باکناف عالم خفی و جلی

یہ نور حقیقت ہوا جلوہ گر | ہوا نخل ایمان ہر اک بارورؔ

زبان زد شہادت ہوئی بالتمام | قوی ہوگیا دین خیرالانام

مگر خلق آدم سے اوس روز تک | کہ پیدا ہوئے شاہ جن و ملک

گئے سال جبدم برابر شمار | ہوئے سہ ۶۱۰۳ و یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہ دین نے یہ ماجرا | مفصل ہی قرآن مین سب لکھا

حروف مقطع پر کر تو نظر | کئی جا ہین سورون کی آغاز پر

گنے گر حروف مقطع کوئی | مکرر نہ آئے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام | جہان پر ہوا اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور — نکالو ہر اک واقعہ کو بغور

مقطع کا جب دور ہو منتہی — عدد اونکے لیکر جو گن لے کوئی

کرے ایک بنی ہاشم اوس سال مین — خروج اس زمین پر ہر اک حال مین

پھر ابن علی سب کے حالات سے — بہ تفصیل ارشاد فرما ہوئے

کہ ہی اولین سرور کائنات — شہ تشنہ کامان نہر فرات

دوم اول شاہ عباسیان — تو آخر جناب امام زمان

کہ ہی قائم آل خیر الانامؑ — محیط جہان مرکز انتظام

بہ ترتیب یہ سب انھین حرفون پر — کرینگے خروج ایک دن بے خبر

یہ سب راز مخفی ہی اے ذی شعور — سمجھکر چھپانا اسے بالضرور

مؤلف کا ہی مدعا اختصار — مترجم نے بھی یونہین انجام کار

لکھا ہی عموماً کہ المختصر — احادیث مشکل سے ہی یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا — کہ اسکو کسی نے کہین حل کیا

غرض اسکی تشریح دشوار ہی — کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

سنو رہ نوردان راہ نجات — کہ دنیا مین آئی بہار جنان

با بن سلیمان بردہ فروش — جو کہ سن چکین اپنی سب داستان

جناب ملیکہ بہ نرجس شہیر — چلین شکل گل جانب بوستان

بن بابویہ اور طوسی بہم — خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

ہی اسطرح بشر سلیمان سے نقل — ذرا کھول لین مومنین گوش عقل

جناب امام دہم کا غلام — ہی کافور جس پاک طینت کا نام

حضرت امام علی نقی ع

طلبگار آکر جو میرا ہوا — تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا

جو پونہچا تو بعد درود و سلام — حضوری اقدس مین پایا مقام

مخاطب ہوئے یون شہ بحر و بر — خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ انصار مین — ہی یوسف محبت کے بازار مین

خریدار قربِ الٰہی ہی تو — حبیبِ رسالت پناہی ہی تو

ہمیشہ ہمارا مددگار ہی — تو جنسِ ولا کا خریدار ہی

ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر — محبت مین پایا تجھے معتبر

تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم — کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم

کہ ہو کشورِ دین مین تو تاجدار — ملے شیعون مین عزت و افتخار

ہمارے محبون مین نامی ہو تو — شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو

سن اک بات کہتے ہین اے نامور — تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر

کہ موقوف ہی جسپہ لیل و نہار — زمین و زمان کا یہ سب کاروبار

وہ مخفی ہی اے بشر رازِ خدا — پئے حجت خاتم الاوصیا

ملا تو ہی ہی اہل اس راز کا — مفصل کہون تجھسے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہی اے ذی تمیز | تری معرفت ان دنون اک کنیز

پھر اک نامہ لکھکر دیا بے درنگ | بخط فرنگ و بلفظ فرنگ

لفافے پہ مُہر منور بھی کی | پھر اک مجکو ہمیان زر لا کے دی

کہ تھین دو صد و بست سب اشرفی | لبالب بھرا سر زر سرخ کی

کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر | روانہ ہو جلدی پونہچنا مگر

بروز فلان اور وقت پگاہ | ٹھہر کر سر جسر کرنا نگاہ

یہان تک کہ ساحل پہ آئین وہان | وہ سب کشتیان جن پہ ہون لونڈیان

خریدار بھی پھر کثیر و قلیل | امیران عباسیان کے وکیل

عرب کے جوانون کے بعضے بشر | کنیزون کے ہون مشتری بیشتر

بس اوس وقت بردہ فروشون مین تو | کھڑے ہو کے تکنا وہین چار سو

عمر ہی جو مشہور ابن یزید | وہ حضار مین پاس کے میل خرید

کہیگا کہ لایا ہون مین اک کنیز | بڑی صاحب عفت و باتمیز
کیا پھر یہ ارشاد ہان یاد رکھ | نہ اس فکر سے دلکو آزاد رکھ
کہ دو جامۂ گندہ ابریشمی | وہ پہنے ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی
سنے گی خریداروں کے جب وہ نام | تو رومی زبان مین کریگی کلام
غضب ہی ہوا حشر کیسا بپا | بس اب میری عفت کا پردہ اوٹھا
یکایک خریدارومین اک عرب | کہیگا عمر سے بلفظ عرب
مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی | یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری
پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے | کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے
تو بس وہ کنیز سعید جہان | اوسیکی زبان مین کہے اوس سے ہان
اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی | ملے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی
نہ مین تجھسے راضی ہون اے مرد ہیچ | تو کیا جانے جو کچھ کہ ہی اسمین پیچ

عبث میری قیمت مین یہ مال و زر ارے بوالہوس تو نہ برباد کر

عمر اس سخن پر کہیگا بتا ترے بیچنے کی ہے تدبیر کیا

کسی مشتری پر اسیطرح تو جو راضی نہوگی کسیطرح تو

نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین سوا اسکے کچھ اور چارا نہین

یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز

ذلیلون کا حامی ہے رب جلیل وہی ہوگا تو دیکھ میرا کفیل

وہ خلاق ستار دانائے راز بڑا اپنے بندون کا ہے کارساز

مرا مشتری ہوگا پیدا یہین مرے قدردان کا وکیل ایہین

کہا شاہ نے یہ سنکے تو بسر او سیدم وہان جا نہ پھر دیر کر

عمر سے ملاقات ہو جب وہان یہی صاف کہنا کہ اے مہربان

بلفظ فرنگ و بخط فرنگ ہم اک نامہ لائے ہین لو بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہی لکھدیا
سراپا بمہر و سخا و وفا

یہ لو ہمسے پوچھا دو سوکے کنیز
زبانی یہ کہنا کہ اسے ذی تمیز

یہ خط پڑھکے راضی ہو بے گفتگو
تو اس صاحب خط سے اے نیکخو

کہ ہین اوس جناب مقدس کے ہم
وکیل امین بندۂ بے درم

غرض جبکہ بغداد کو مین گیا
جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا

یکایک جو نرجس نے خط کھولکے
بہ فرط تمناے دل کی نظر

بہت روئی مانند ابر بہار
جدائی مین تڑپی برنگ ہزار

قسم پر قسم دیکے بولی عمر
خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر

اسی دم اسی صاحب خط کے ہاتھ
مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ

اگر تو نہ بیچیگا اسے مرد دون
تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون

ابھی جان دونگی مین ہوکے ہلاک
نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خاک

عمر نے یہ سنکر جو کی دلمین فکر
کیا مین نے بھی جا کے قیمت کا ذکر

رہین پہلے تو گفتگو مین کمال
مگر آخر کار بے قیل و قال

جو قیمت مین شہ نے مجھے تھا دیا
اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا

غرض مین نے اوسدم عمر کو وہین
وہ یکمشت سب اشرفی گنکے دین

فرحناک اوٹھی کنیز سعید
وہ دن اوسکے حق مین ہوا روز عید

جو بغداد مین لے لیا تھا مکان
مرے ساتھ ساتھ آئی نزہت وہان

جو پونہچی تو پھر نامہ کو وا کیا
دیا بوسہ اور آنکھون پر رکھ لیا

ملا خط شہ اپنے تن پر کبھی
ملا کاکل پر شکن پر کبھی

کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد
کبھی کہتی تھی پائی دلکی مراد

کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو
کبھی شکر کرتی تھی وہ مو بمو

تعجب سے مین نے یکایک کہا
تو اس خط کو کیون چومتی ہی بھلا

نہین صاحب خط کو دیکھا کبھی — ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی

یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار — کہ ای شخص کم معرفت ہوشیار

مگر شاید ابتک تو آگہ نہین — یہ ہین عترت سید المرسلین

خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا — یہ ہین اوصیائے شہ انبیا

شرف انکے واللہ مخفی نہین — یہ غفلت کبھی دیکھی اچھی نہین

مری بات پر دلسے تو کان دھر — کہ ظاہر ہو یہ راز اسے بیخبر

جو ہو دست دانش مین دامان عقل — کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل

ملیکہ مرا نام ہی اے عرب — سناؤن تجھے اب حسب اور نسب

یشوعای فرزند سلطان روم — مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم

ہی مان دختر ابن شمعون مری — کہ عیسی بن مریم کا جو تھا وصی

خبر دون تجھے اب بامر عجیب — کہون سرگذشت عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی　　تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی

بھتیجے سے اپنے کرے میرا عقد　　کہ سودا ہر اک جنس کا ہی یہ نقد

بس آراستہ کر کے دولت سرا　　وہین بھیجدین دعوتین جابجا

حواری عیسیٰ کی اولاد سے　　ہوئے جمع سیصد جو عباد تھے

پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی　　ہوئے جمع سب سات سو آدمی

قبائل مین جو لوگ سردار تھے　　جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے

وہ سب آئے ملکر وہان ایکبار　　ہزار و ہزار و ہزار و ہزار

تو پھر حسب حکم شہ تاجدار　　سریر ایک لائے جواہر نگار

جو ایام شاہی مین وہ پیشتر　　مکلل ہوا تھا بسیم و بزر

بہت پر تکلف نہایت وسیع　　کہ چالیس پایہ تھے اوسمین رفیع

کٹہرے پہ اوس تخت کے جابجا　　بتون کو چلیپاؤن کو جڑ دیا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوا لیا
سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا

گشتیشون نے پھر آکے حسب الطلب
ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب

اوٹھے لیکے انجیل کو کھولکر
یکایک جو چاہا پڑھین بیخبر

چلیپا و بت ہو گئے سب سرنگون
زمین پر گرے بے سبب سرنگون

ہلے پاے چالیسون ایکبار گی
ہوا واژگون تخت منحوس بھی

ہوا ہو گئے سب کے ہوش و ہواس
یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس

بھتیجا وہ قیصر کا خوابیدہ بخت
زمین پر گرا غشی مین زیر تخت

گشتیشون کے بھی رنگ اوڑ اور گئے
ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے

عجب طرح کے تہلکے پڑ گئے
زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے

غرض جبکہ کچھ کچھ افاقہ ہوا
گشتیشون نے قیصر سے کی التجا

بس اے شاہ کہتے ہین اب صاف صاف
ہمین ایسے بد کام سے رکھہ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہی دیکھئے | کہ اب دین عیسیٰ نہ باقی رہے

کرے جلد زائل خدائے جلیل | نصاریٰ ہوں عالم میں خوار و ذلیل

یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات | کہا چپ ہو فال بد ہی یہ بات

اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تم اب | چلیپا و بت پھر کرو نصب سب

بلاؤ بھائی کو بدبخت کے | یہ تزویج لازم ہی اوسکے لئے

بناچار وہ حکم لائے بجا | ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا

گرے بت ہوا تخت بھی اوژگون | ہوئے اپنے افعال پر سرنگون

کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا | جدھر جسنے چاہا اودھر چل دیا

عجب طرح کی مردنی چھا گئی | نحوست خطا کارونکو کھا گئی

تڑپنے میں بجلی تھا رونے میں ابر | جہان ہو گیا چشم سلطان میں قبر

نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا | وہ خاموش ہو اوٹھکر محل میں گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب
کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب

وہاں الغرض رہگئی میری بات
مرے بخت بیدار نے کر دی رات

ادھر اپنی عادت پہ مین سو گئی
ادھر اور سے اور کچھ ہو گئی

شب قدر تھی یا شب عید تھی
وہ معراج کی شب شب دید تھی

یکایک یہ دیکھا بصد احترام
کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام

اوسی قصر مین جلوہ افزا ہوئے
حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے

پھر اک منبر نور رکھا وہاں
جو رفعت مین ہم پایۂ آسمان

تو پھر حضرت سید الانبیا
ہوئے بزم شادی مین رونق فزا

وہ نام خدا ابن عم و وصی
امیر دو عالم علی ولی

مع زمرۂ عترت طاہرین
امانِ دینِ رسول امین

بسان تن و روح ہمراہ تھے
نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آمد جو دیکھی وہان | ہوئے پیشوائی کو اوٹھکر روان

بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو | کہا مصطفیٰ نے کہ بھائی سنو

جگر بند میرا یہ ابن علی | وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری

اسے ساتھ لایا ہون مین یا اخی | ترے گھر مین بیٹی ہی شمعون کی

ملیکہ جہان مین جو مشہور ہی | مجھے اب یہی دلسے منظور ہی

یہ نسبت مناسب ہی نام خدا | یہی میرے آنے سے ہی مدعا

تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نگاہ | کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ

ملا خاندان شہ انبیا | مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا

سزاوار شمعون اب ہو گئے | شرف دونون عالم کی تیرے لئے

بس اپنے رحم کو بلا گفتگو | ملا آج آل محمد سے تو

کہا سنکے شمعون نے عیسیٰ قبول | کیا مین نے حضرت یہ رشتہ قبول

سب اتنے مین اوس منبر نور پر ہوئے رونق افروز المختصر

وہین مشعر حمد و شکر و ثنا محمد نے اک خطبہ انشا کیا

مسیحا نے صیغے مر عقد کا جناب حسن عسکری سے پڑھا

حواری عظام و آل کرام ہوئے شاہد حال اوسکے تمام

اودھر ہوچکا جب یہ سب کاروبار ادھر خواب سے مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھہ ملتی اوٹھی تپ ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سو حسرتین نیم جان ایک مین جہانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا کلیجا میرا منہہ کو آگیا

کسی سے جو کچھہ کہہ نہ سکتی تھی مین تو سوی فلک چپکے تکتی تھی مین

غم ہجر جانانہ مین کھو گئی کھلی آنکھہ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھونمین اک گھر گیا زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین
ہوا خوف افشا جو روئی کہین

یگانے شب و روز بیگانہ وار
مرے منہ کو تکنے لگے بار بار

مین اک روز یون دل سے کہنے لگی
یہ عشق حقیقی نہین کچھہ ہنسی

رہے ضبط مد نظر روز و شب
تصور مین دلدار سے لب بلب

دم سرد لب تک نہ آئے کبھی
مگر یہ تصور نجائے کبھی

نہ دیکھے کوئی دیکھہ آنکھو نمین نم
گوارا نہین رنج و درد والم

جو خون جگر پیکے غم کھایئے
نہ فرقت مین زنہار گھبرایئے

ہی چندے خزان فراق نگار
کوئی دم مین آتی ہی فصل بہار

وہی پھر چمن اور بلبل وہی
روش بیل پٹری وہی گل وہی

وہی کھلکھلانا وہی چہچہے
ترنم وہی ہین وہی قہقہے

وہی رنگ و بو سب ہی آئین وہی
وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن / خیابان خیابان سمن در سمن

وہی سنبل زلف کی نکہتین / وہی تخلئے اور وہی صحبتین

کٹے عیش مین عمر ماہ و بہار / نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار

جو یہ راز مین نے کیا سب عیان / تو مانند جان دل نے رکھا نہان

اقارب سے تھا خوف جو قتل کا / نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا

ہوا ضبط سے اور تغیر حال / دو چندان ہوا اور شوق وصال

ہوئی عاشقی آتش افروز اور / دکھائے تپ ہجر نے سوز اور

دیا تاب و طاقت نے آخر جواب / لیا ضعف نے رنگ حسن شباب

وہ جوڑا مرا ارغوانی لیا / یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا

مری روح تھی جسم لاغر پہ بار / زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار

ہوا کوہ غم سنگ جان حزین / کہ سب ہڈیان تک مری پسگئین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی
جگر پر سنان الم چل گئی

لہو ساتھ اشکونکے آنے لگا
مرا تن بدن سنسنانے لگا

ہوئی ترک آب و غذا ایکبار
تصور مین جانان سے تھی ہمکنار

خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار
کہ آنکھونمین پھرتی تھی شکل نگار

کسی نے جو کچھ بات کی چھیڑ کر
تو تھرسا دلپر لگا الحذر

عزیزونمین جب خوب چرچے ہوئے
تو ملکر سب آئے مجھے دیکھنے

کسی نے کہا ہای یہ کیا ہوا
یہ حسن شباب اور یہ عارضا

گہن چاند کو لگ گیا دیکھئے
دکھاتی ہے تقدیر کیا دیکھئے

الٰہی ابھی کیا سے کیا ہوگیا
پری کا گذر اسپہ یا ہوگیا

یہ ہے تب یہ تعب الامان الامان
کہ ہے بات کرنی بھی اسکو گران

کہا مجھسے پھر کچھ تو دلکی کہو
کہو ابتو ہے کیا گذرتی کہو

بہلا کچھ بھی تاب سخن کیا ہمین
جو کہتے ہین ہم سنتی ہو یا نہین

اگر باتین کرنی ہون تمکو محال
کہو کچھ اشارون ہی مین دلکا حال

بس اتنے مین روتا ہوا بیحواس
جو قیصر بھی وارد ہوا میرے پاس

تڑپکر وہ نالے کئے متصل
کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل

ہوئی شور ماتم سے ہشیار مین
ہوئی خواب غفلت سے بیدار مین

جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان
کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان

خدا نے یہ صورت دکھائی ہمین
پھر آواز پیاری سنائی ہمین

بفرمان قیصر اوسی دم وہین
طبیبونکو سب لائے میرے قرین

دوائین بنا کر پلانے لگے
تپ دل سے لیکن نہ آگاہ تھے

غرض ہر طرح روم کے ملک سے
جہانتک اطبا سے حاذق ملے

سبھون نے دوا میری کی بیشتر
ولیکن ہوا کچھ نہ مجکو اثر

نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا ۔ کڑاکے کا فاقہ یہ فاقہ ہوا

تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا ۔ کہو کچھ تو اے نور چشم حیا

دل زار کیا چاہتا ہے بتا ۔ مہیا کرون کون سی شئ بتا

جہان مین جو ہو آرزو کچھ تجھے ۔ علانیہ آگاہ کر دے مجھے

کہ مین خاک چھانونگا تیرے لئے ۔ جہان خاک چھانونگا تیرے لئے

یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی ۔ مجھے اپنی جان حزین کی پڑی

کہین اوس سے وہ خواب کہتے اگر ۔ تن زار پر پھر نہ رہتا یہ سر

وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ ۔ مجھے بھیجدیتا سوے قتل گاہ

یہی بات مین نے بنا کر کہی ۔ کہ باقی ہی میری ہوس اک یہی

مسلمان جو ہین تری قید مین ۔ رہا کر دے ای جد اگر تو اونھین

مرے دلکو ہی یہ بھروسا بڑا ۔ کہ عیسی و مریم بہسرو عطا

اچھی بے دوا چاہین اچھا کرین | دوبارا مجھے زندہ گویا کرین

یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا | تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا

تناول کیا مین نے اوٹھکر طعام | ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام

جو قیصر یہ آثار صحت کھلے | تو خوش ہوگیا بڑھگئے حوصلے

ہمیشہ اسیران اسلام کی | تہ دل سے تعظیم و تکریم کی

فعل ماضی

مگر جاگتے سوتے لیل و نہار | ادھر تھا وہی وصل کا انتظار

کھلی آنکھ باطن مین ظاہر مین بند | تصور مین جانانہ حق پسند

اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شام وصل | لیا بالش خواب سے کام وصل

طلب مین تجسس مین سحر تا بسر | ہوئی چودھوین رات بھی جب بسر

تو مانند ماہ شب چاردہ | ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ

کھلی چشم باطن تو ظاہر ہوا | کہ بنت رسول خدا فاطمہ

مجھے دیکھنے کو بصد غزو ناز | ہوئین جلوہ فرماے بزم نیاز

ہی مریم بھی خدمت مین حاضر بکار | کنیزان جنت سے لئے اک ہزار

مرے حال خستہ پہ کی جب نظر | تو مریم یہ بولین کہ ای بیخبر

نہین تو نے پہچانا ابتک اسے | یہ ہی کون آئی تجھے دیکھنے

یہ ہے رونقِ بوستان بہشت | یہ ہے مادر سیدان بہشت

ملیکہ یہ ہی تیرے شوہر کی مان | تو کر اپنا احوال اس سے بیان

یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک | لیا تھام رو رو کے دامان پاک

کہا آپ سے حال مین کیا کہون | اگر چپ رہون کسطرح چپ رہون

غم و رنج کھایا کرون کب تلک | جناب حسن عسکری اب تلک

کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے | غضب ہے نہ جلوے دکھائے مجھے

کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے | تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوند یکتا سے دل مین خفی
تجھے شرک ہی ای ملیکہ ابھی

ہی ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا
بہن میری مریم ہی تجھسے خفا

اگر تجھکو منظور رہو اندنون
کہ عیسیٰ و مریم رضا مند ہون

حسن عسکریؑ میرا لخت جگر
تجھے دیکھنے آے ای خوش سیر

تو کر بے تامل بصدق وصفا
تہ دل سے اقرار رب العلا

رسولون کا ہی فخر میرا پدر
رسالت کا یون اوسکی اقرار کر

کہ مین اس سخن پر ہون بیشک گواہ
نہین ہی خدا کوئی غیر از الہ

محمدؐ ہی جو فاطمہؑ کا پدر
رسول خدا ہی وہ کل خلق پر

یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مین کمال
ادا با شرایط کیا یہ مقال

تو خیر النسا نے مجھے ایکبار
کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار

کہا پھر کہ ای راحت جان جان
خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصال نگار
پھلے کا ترا دوحۂ انتظار

ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اداس
کہ مین بھیجدونگی اوسے تیرے پاس

یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ
یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ

کٹا انتظار ونمین روز امید
شب وصل جانان کی دیکر نوید

اودھر کانپتا غرب مین آفتاب
ادھر خوابگہ مین مجھے اضطراب

بس اکبار بسمل ہوا مرغ دل
قفس مین تڑپنے لگا متصل

چڑھا نشاۂ بادۂ انتظار
ہوا یا جان وقف خار خمار

سراپا جو سرو چراغان بنا
خلیل خدا کا گلستان بنا

جو تھا وعدۂ وصل مد نظر
وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر

تصور نے پہلے جگایا مجھے
تو پھر کچھ سمجھکر سلایا مجھے

ادھر شوق نے بند آنکھین جو کین
اودھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجاب جدائی ہوا برطرف — ہوا جلوۂ نور حق ہر طرف

بہار گلستان جان پروری — فدائے قدوم حسن عسکری

سراپا مین شمشاد کے سب چلن — خیابان خیابان چمن در چمن

وہ صورت نگاہون مین جب بس گئی — تجلی طور آنکھہ سے گر گئی

کہا مین نے صاحب یہ کیا بات تھی — کہ ابتک نہ آکر ملاقات کی

کہا سرور دین نے ای جان بلب — نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب

کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی — نہ تو مذہب حق سے آگاہ تھی

مگر ہان مسلمان ہوئی ہے تو اب — ترے پاس روز آوینگے وقت شب

یہانتک کہ خلاق لیل و نہار — ملائے ہمین اور تجھے ایکبار

پھر اوس دن سے ای بشر ابتک کبھی — جدائی مین گذری نہ اک شب مری

مرے گھر بلاناغہ پیہم مدام — ہوئے رونق افروز شاہ انام

یہ سن سنکے پھر بشر نے یہ کہا ۔ ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا

کہا شہ نے تھا مجکو آگہ کیا ۔ کہ قیصر کا لشکر براے وغا

بروز فلان و بوقت فلان ۔ سوے اہل اسلام ہوگا روان

مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر ۔ روانہ ہوا امیدوار ظفر

خبردار اوسوقت اے بے قرار ۔ کنیزون مین شامل ہو تو ایکبار

پر اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی ۔ نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی

چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم ۔ کہ حامی ہی تیرا خداے کریم

غرض مین یہ ارشاد لائی بجا ۔ یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا

یکایک اوسی راہ مین ملگیا ۔ مجھے قید کرکے جو پوچھا پتا

کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین ۔ کنیزون مین ناچیز ادنے ہون مین

کہین اونمین تھا اک کہن پیر مرد ۔ مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین قسمت ہی یہ ہا | غنیمت مین آئی غنیمت ہی یہ
ابھی تک سوا تیرے کوئی بشر | نہین میرے احوال سے باخبر
کسیکو نہین یہ گمان بالعموم | کہ ہو نمین جز دختِ سلطان روم
کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی | تعجب مجھے ایک ہی اور بھی
کہ قومِ نصاریٰ مین ای سیم تن | بلفظ عرب تو ہوئی حرفزن
کہا مجھپہ قیصر کی تھی التفات | مدام اوسکو مدنظر تھی یہ بات
کہ آداب نیکو سکھائے مجھے | معلم پڑھائے لکھائے مجھے
تو فرطِ محبت سے لیل و نہار | کیا ایسی عورت کو مامور کار
زبان فرنگ اور لفظ عرب | کما حقہ جانتی تھی جو سب
مجھے رات دن وہ سکھاتی رہی | پڑھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی
یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی | زبان عرب مین بھی قادر ہوئی

ہوا بشر یہ سنکے گرم سفر | گیا دونون نے سامرہ مین گذر

ہوا سامرے مین گذر تو گئی | حضور جناب علی نقی

امام ہدیٰ نے کیا یون خطاب | ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتح باب

یہ عز و شرف دین اسلام کا | یہ شوکت یہ اعزاز خیر الورا

یہ سب اونکی عترت کے رتبے یہ قدر | یہ دین نصاریٰ کی ذلت یہ غدر

کھلا کسطرح تجھپہ ای ذیشعور | کہا اوسنے مین کیا کہون ای حضور

جو حالات ہون منکشف آپ پر | کہین مجھ سے بہتر شہ بحر و بر

تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز | تجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز

تجھے اب ہی دو چیزون مین اختیار | ابھی چاہے لے اشرفی دس ہزار

ہین دون یا بشارت بخیر ابد | کہ جس سے ملے قرب رب صمد

کہا سنکے ای شاہ جن و بشر | نہین مجھکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیر ابد کیا ہی فرمائے ‌ / وہی دن تجھے لائے لائے

کہا شہ نے ای نرجس خوش سیر / تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا / امام زمان خاتم الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار / بہت ظلم ہو جور ہو بیشمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک / بعدل و بانصاف زیر فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائیے / خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا / رسول خدا نے تھا خطبہ پڑھا

مسیحا نے تجکو ذرا یاد کر / دیا عقد مین کس کے ای باخبر

وہ بولی جناب حسن عسکری / ہی شوہر مرا ای علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے / کہ تو خوب پہچانتی ہی اوسے

کہا اوسنے ہان جبسے خیر النسا / مسلمان مجھے کر چکین برملا

کوئی رات اوس شب سے گذری نہین — کہ شوہر مرا ہو نہ میر قرین

کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا — ہماری حکیمہ بہن کو بلا

حکیمہ ہوئین داخل انجمن — کہا سرور دین نے دیکھو بہن

ہمیشہ ہمین جسکی رہتی تھی فکر — ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر

وہی جاریہ ہی بہن یہ وہی — ہی آرام جان حسن یہ وہی

حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا — کہا مرحبا مرحبا مرحبا

بہت پیار کر کے دعا دی اسے — خدا راس لائے یہ شادی اسے

ہوئے پھر تو گویا شہ بحر و بر — کہ لے جائیے آپ اپنے گھر

کرو جا کے تعلیم خلق و ادب — شریعت کے سب واجب و مستحب

مسائل عبادت کے سکھلائیے — توجہ بدل اسپہ فرمائیے

کہ ہے یہ عروس حسن عسکری — زمانے مین مان صاحب العصر کی

الا حجلہ آرائے بزم طرب — عروسی کی ہوتی ہین تیاریان

چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر — حکیمہ ہین اوسپر بڑی مہربان

مبارک ہو شادی پہ شادی ہوئی — وہ تشریف لائے امام زمان

کلینی و قمی و طوسی بہم — خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

جناب حکیمہ سے فی الواقعی — کہ اکدن جناب حسن عسکری

مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا — ثمر دار نخل تمنا ہوا

لیا کام جب نرگسی چشم سے — تو گلہائے تقدیر نرجس کھلے

طرف اسکے دیکھا کئی بار جب — کیا عرض مین نے بحد ادب

اسے بھیجدون آپکے گھر ابھی — جو ارشاد ہو ابن ابن ابی

کہا شہ نے عمہ یہ تکنا مرا — نگاہ تعجب سے تھا مطلقا

کہ نرجس سے اب خالق انس و جان — مجھے اک پسر دیگا ذی عز و شان

زمین ہوگی جب ظلم سے پائمال ‏ کریگا وہ عدل اس جہان مین کمال

کہا مین نے پھر بھیجدو نہین ابھی ‏ اوسے تیری خدمت مین ابن اخی

کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو ‏ رضامند ہون جو رضا اونکی ہو

یہ کہہ سنکے فوراً مین اوٹھ گئی ‏ حضور جناب علی نقی

ادب سے کیا مین نے جھک کر سلام ‏ کیا تھا نہ مین نے ابھی کچھ کلام

کیا شہ نے اعجاز سے یون خطاب ‏ کہ جا ای حکیمہ یہان سے شتاب

ابھی بھیج نرجس کو ای بنت اب ‏ براے حسن عسکری بے طلب

کہا مین نے ای سید کائنات ‏ مجھے آج مد نظر تھی یہ بات

اسی کام کو آئی تھی مین یہان ‏ عیان ہی عیان کو کرون کیا بیان

یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن ‏ تجھے کارساز زمین و زمن

کریگا شریک ثواب جزیل ‏ کہ اس امر مین تو ہوئی ہی کفیل

یہ ارشاد سن سنکے بین ایکبار — ہوئی گھر مین آتے ہی مصروف کار

بنی نرجس گلبدن جب دلہن — ہما رنگ شادی چمن در چمن

ہزارون مین مجھکو یہ چرچے ملے — گل حسرت چشم جوز اسکے کھلے

ستارے جو تھے ماند ہو ہو گئے — یہ جبتک چمکتے دکھا کے وہ کھو گئے

نگاہین جو افشانسے لڑ گئین — رخ ماہ پر چھائیان پڑ گئین

زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید — ہوسناک ہو کر ہوئی رو سپید

غرض کس مزے کی رہین صحبتین — کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین

اودھر کے تکلف رہے سب ادھر — زفاف اسکا واقع ہوا میرے گھر

فدائے عروس حسن عسکری — شب وصل تھی یا شب قدر تھی

یوہین الغرض چند شب چند روز — رہے میرے گھر دونون فرخ فروز

تو ہمراہ لیکر انھین ایک دن — گئی مین حضور شہ انس و جن

وہین پھر ہمیشہ سکونت رہی
یہانتک کہ آخر جناب اخی

جہانسے گئے سوئے دار السلام
ہوا جانشین پدر وہ امام

مگر مین سر عادت دائمی
بسان زمان علی نقی

ہمیشہ رہی حاضر بارگاہ
امام زمان کی رہی خیر خواہ

پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے
کہا مجھ سے بی بی ادھر آئیے

مرے پاس ہون آپ رونق فزا
کرون کفش تا پاؤنسے مین جدا

کہا مین نے مخدومۂ مہ جبین
یہ ترک ادب مجھسے ممکن نہین

مناسب ہی میرے لئے ہان مگر
کہ خدمت کرون تیری آٹھون پہر

حسن عسکری نے یہ سب گفتگو
جو سن لی کہا مجھ سے ای عمہ تو

سزاوار قرب الٰہی ہوئی
معین رسالت پناہی ہوئی

تو مین جا کے نزدیک ابن اخی
وہین تا دم شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی ایک صدا
کنیزک کو اپنی کہ چلتی ہون آ

ہو کے سنکے گویا شہنشاہ دین
کہ رہجائے آجکی شب یہین

کہ ہی آجکی شب ولادت کی رات
شب عید سے کہئے کہ لعل برات

سپہر امامت کا ماہ تمام
کریگا زمین پر طلوع و قیام

جہان مین خدا و ندلیل و نہار
کریگا سپرد اوسکو سب کاروبار

زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق
کریگا وہی دور بالاتفاق

کہا مین نے ای سید خوش سیر
بتا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر

کہ نرجس سے ابتک ہوئی ہون مین بیخبر
نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر

کہا شہ نے نرجس سے ہی ہوگا ہان
تولد وہ فرزند ذی عز و شان

یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی
نپایا اثر کچھ تو حیران ہوئی

تبسم کیا اور شہ نے کہا
دم صبح عقدہ یہ کھلجائے گا

یہ نرجس سے ہے مانند ام کلیم ‏ اسیطرح تھا اوسکو بھی خوف و بیم

یہانتک کہ موسیٰ نہ پیدا ہوئے ‏ اثر حمل کے کچھ نہ پیدا ہوے

ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا ‏ تجسس مین فرعون گمراہ تھا

سنا جسکو اوسنے کہ ہی حاملہ ‏ شکم بے خطا چاک کروادیا

کہ تا حمل مین بھی ہو موسیٰ اگر ‏ ہلاک اوسکو کر ڈالئے بے خطر

اسیطرح اس میرے فرزند کا ‏ بعینہ بلا شبہ ہی ماجرا

مگر ایک روایت مین ہین لکھ گئے ‏ حکیمہ سے یون آپ گویا ہوئے

کہ ہم سب ہین پیغمبرون کے وصی ‏ نہین بطن مادر مین رہتے کبھی

جگہ اپنی ہی پہلوے مادر ان ‏ رحم سے نہین ہوتے ہرگز عیان

ولادت بدستور ہے ران سے ‏ کہ ہم نور ہین خالق پاک کے

خدا نے کیا ہمسے زائل تمام ‏ کثافت کو ای عمہ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا | سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا
کہا اوسنے ابتک اثر حمل کا | نہین مجھکو معلوم ہوتا ذرا
غرض رات بھر مین ہی اوسکے پاس | ہراک لحمہ اوٹھکر کیا کی قیاس
جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے | ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے
مین اوس شب کو معمول سے پیشتر | نماز تہجد کو اوٹھی مگر
ادا اونے جسوقت کرنے لگی | تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی
سراسیمگی مین وضو کر لیا | نماز تہجد بھی لائی بجا
نمودار جب صبح کاذب ہوئی | یقین تھا بقول حسن عسکری
ولادت سے دلمین مرے شک پڑے | کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے
یکایک مربی دین پروری | امام دو عالم حسن عسکری
ہوئے اپنے حجرے سے یون ترزبان | بس ای عمہ لازم نہین یہ گمان

یہ شبہ ترے دل مین ہے بیمحل
یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

یہ سنتے ہی مجھکو جو آیا حجاب
ہوئی لب بلب دم بخود لا جواب

تو نرجس کے بستر سے پھرنا کہان
ہوا اضطرار ایک مجھپہ عیان

گیا گوشہ مین دوڑ کر پھر وہان
لیے حل مشکل دعائین پڑھین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب
کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب

کہا مین نے نرجس سے اظہار کر
گذرتی ہی کیا تجھپہ بتلا خبر

کہا کیا کہون حال درد نہان
جو مولا مرا سید انس و جان

خبر دیچکا ہے اوسیکا اثر
ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر

جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا
تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا

باواز پہلے کہا السلام
میرے ساتھ سورہ پڑھا پھر تمام

زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی
سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہِ دین نے پھر اک صدا دی مجھے
تعجب ہی کیا امر حق مین تجھے

بناگاہ غائب ہوئی ایکبار
مری آنکھ سے نرجس نامدار

تو وحشت زدہ اور گریہ کنان
گئی مضطرب نزد شاہ زمان

کہا دیکھکر مجھکو جا پھر وہین
یہ سنکر گئی جب مین اندوہگین

جہان مجھسے نرجس ہوئی تھی نہان
وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان

عجب نور نرجس سے تھا جلوہ گر
کہ جھپکی پلک ہو گئے خیرہ نظر

جو نزدیک پہونچی تو دیکھا ہی
کہ سجدہ مین ہی رو بقبلہ صبی

اوٹھائی شہادت کی دو اونگلیان
گواہی کی خاطر سوے آسمان

فصاحت سے بولا کہ ہو نمین گواہ
نہین کوئی اللہ غیر از الٰہ

میرا جد امجد شہِ انبیا
بہ تحقیق ہی وہ رسول خدا

اسیطرح پھر مومنونکا امیر
مرا باپ ہی دستِ ربِ قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے
ائمہ کے اسما زبان سے لیے

یوہین گن گیا نام وہ باپ تک
یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک

تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا
جو نصرت کا وعدہ ہی کر دے وفا

کر امر امامت کو میرے تمام
ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام

زمین سارے عالم کی معمور کر
مرے عدل و نصفت سے ای داد گر

روایت ہی یون شاہ کی عمہ سے
کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے
کہ آفاق گردون منور ہوئے

وہین پھر فلک سے قطار و قطار
ہوئے طائران سفید آشکار

بدن پر سرور معصوم پر
فدا ہو کے مس کر کے سب بال و پر

اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر
مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر

کہ پھر حسب حکم حسن عسکری
اوسے گود مین روبرو لے گئی

جو دیکھا تو مختون پایا اوسے
ملا صاف ناف و کثافات سے

عبارت یہی سا عد راست پے
لکھی تھی بخط قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کہ یعنی اب آیا حق متصل
ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل

نظر جب پڑی یک بیک باپ پر
جھکا اونکی تسلیم کو وہ پسر

لیا باپ نے گود مین شادمان
ملی دونون آنکھون پر اپنی زبان

دہن اور کانون مین بھی ہر طرف
برابر پھرای زبان شرف

کف دست جب پر بٹھایا اوسے
دھرا سر پہ ہاتھ اور گویا ہوے

کہ ای میرے فرزند بے گفتگو
ابھی باتین کر قدرت حق سے تو

وہین صاحب الامر گویا ہوا
کیا استعاذہ پڑھا تسمیا

خوشا قدرت خالق صبح و شام
یہ آیت پڑھی با فصاحت تمام

وَنُرِيدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ
نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ
فِى الْاَرْضِ وَ نُرِىَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

کہ یعنی یہ منظور ہے اب ہمین
ضعیفون پر اظہار احسان کرین

کرین اونکو ہم پیشوایان دین
کرین اونکو ہم وارثان زمین

زمین و زمان پر مسلط کرین
ہر اک طرحکا اقتدار اونکو دین

نہ فرعون و ہامان یہ رکھین نہان
کرین دونونکی لشکرونپر عیان

امامان دین کی وہ عزت وہ قدر
مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر

خبردار اے سامعین خبر
ابو بکر عمر

غرض بعد از کار رب ودود
ہوئے آپ مصروف ذکر درود

اگر ساتوین دن پھر آئینگی آپ
یہان اوسکو البتہ پائینگی آپ

جو ہین روز ہفتم گئی پھر وہان
تو گہوارہ مین تھا امام زمان

وہ گہوارہ وہ طفل روشن جمال
ہی ایک بدر گویا میان ہلال

ہنسا دیکھکر مجھکو وہ مہ لقا
چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا

کہا بلبل دل نے یہ گلعذار
گلستان ایجاد کی ہی بہار

کہا شہ نے پھر مجھسے عمہ اسے
ادھر لائیے آپ ادھر لائیے

جو مین لیگئی اوسکو پیش حضور
لیا گود مین پھر بفرط سرور

دہن مین زبان شاہ نے پھیر دی
کہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی

کہا پھول منہہ سے جھڑین ای بسیر
نمایان ہون درج دہن سے گہر

رہے کور و کر چشم و گوش حسد
یہ حکم یہ رجب ہوا گوش زد

کیا حجت کبریا نے کلام
شہادت ادا کی بس اون تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی
پڑھا دلسے بسم اللہ آغاز کی

وہ آیت سنائی جو ہیں لکھ چکا
کہا پھر پدر نے کہ نام خدا

سنادو وہ چیزین مرے مہ جبین
خدا نے جو بھیجین پئے مرسلین

یہ سنتے ہی کھولی زبان جواب
فصاحت بلاغت نے پایا خطاب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا
بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی
کتابین پڑھین او صالح کی بھی

خلیل خدا کا صحیفہ تمام
پڑھا حرف حرف آپنے لا کلام

تو پھر بعد توریت معجز ظہور
پڑھی لحن داؤدین سب زبور

جو انجیل عیسی کو ازبر پڑھا
تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

رسولونکی ازبر حکایات سب
وہ اعجاز و ادیان و رنج و طرب

بیان کردئے چشم دیدہ کیطرح
سنائی پدر کو شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات
کہ عمہ جو خالق نے کی التفات

مجھے مہدیِ امت اوس نے دیا
تو پھر دو ملک کو موکل کیا

کہ لیکر گئے اوسکو بالائے عرش
دو بالا ہوا نور سیمائے عرش

مخاطب ہوا اوس سے رب العلا
کہا آفرین مرحبا مرحبا

کہ پیدا کیا مین نے تجھکو یہان
پئے نصرتِ دینِ حق بیگمان

مری شرع تا تجھسے پائے رواج
تری ذات پر ختم ہو احتیاج

مرے بندو مین سرفراز ندہ ہے
ہدایت ترے نام سے زندہ ہے

ترے مرتبہ سے جو آگہ نہو
زمانہ مین تجھ سے جسے رہ نہو

ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب
جو تیری اطاعت کرین دین ثواب

شفاعت سے جس جسکا حامی ہو تو
اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو

ترے حکم سے جسکو انکار ہو
وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کے ساتھ رب علا ‏ — پھر اون دو فرشتوں سے گویا ہوا

کہ لیجاؤ اب اسکو والد کے پاس ‏ — باامن و امانت بصد حفظ و پاس

کہو میری جانب سے اوسکو سلام ‏ — سناؤ یہ پھر روح پرور پیام

کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم ‏ — نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم

یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے ‏ — کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے

ہم اسکے سبب سے سیان جہان ‏ — کرین اہل بطلان کے زائل نشان

ہمارے لئے یہ بروے زمین ‏ — مروج کرے دین حق ہر کہین

جناب حسن عسکری کا غلام ‏ — نسیم خردمند کا ہی کلام

کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا ‏ — ہزارون کا دل اوسپہ شیدا ہوا

بس ایک چھینک آئی تو نام خدا ‏ — ہوا اسطرح حمد فرزن مرحبا

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله

محمد سے پھر اپنے والد تلک ‌ ‌ ‌ پڑھا خوب نسل علی یک بیک

وہین آکے اکبار طائر وہان ‌ ‌ ‌ ہوئے آس پاس اونکے حاضر وہان

حسن عسکری سلیمان مکان ‌ ‌ ‌ یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان

حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا ‌ ‌ ‌ ہر اک چلّے کے بعد پھر لیکے آ

یہ جب سن چکا طائر حق نیوش ‌ ‌ ‌ لیا اپنے راکب کو بالائے دوش

اوڑا ناز کرتا ہوا باغ باغ ‌ ‌ ‌ گیا اور بھی آسمان پر دماغ

جو طائر وہان اور باقی رہے ‌ ‌ ‌ تو وہ بھی سوئے آسمان اوڑ گئے

یہ گویا ہوے پھر امام کریم ‌ ‌ ‌ کہ اے جان جان تو ہی خضر کلیم

جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب ‌ ‌ ‌ اوسیکو تجھے سونپتا ہون اب

سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ ‌ ‌ ‌ لگی رونے اک کھینچکر دل سے آہ

کہا شاہ نے خاموش اے بیحواس ‌ ‌ ‌ کوئی دم مین پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے سوا — پئے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا

ملا اس سے پھر جس طرح تھا کلیم — کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم

جدا ابتجھسے ہو گو کہ یہ نازنین — ملائیگا خلاق چرخ و زمین

حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا — جواب صاحب العصر کو لے گیا

وہ طائر ہے کون ای خدا کے ولی — کہا شہ نے روح القدس تھی یہی

موکل ائمہ پہ حق نے کیا — اونھین تا کہ حاضر رہین دائما

بدی کے محافظ رہین عمر بھر — کرے علم و حکمت کا مفتوح در

حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان — گئی بعد چالیس دن کے وہان

جو دیکھا تو اک طفل رشک قمر — خرامان ہی گھر مین ادھر اودھر

کہا مین نے حضرت سے ابن اخی — ہوا دو برس کا مگر یہ صبی

کہا مسکرا کر کہ ای عمہ سن — نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

امامون کے پیغمبرون کے پسر | مگر جو کہ ہین جانشین پدر
زمانے کے اطفال سے مطلقا | وہ بالعکس پاتے ہین نشو و نما
وہ یکماہہ یکسالہ دکھلائی دین | سنین بطن مادر مین باتین کرین
وہ قرآن پڑھین بطن مین رات دن | خدا کی عبادت کرین رات دن
بسوے صبیٔ امام و رسول | ملائک کرین آسمان سے نزول
رضاعت مین اونکی اطاعت کرین | غلامونکی مانند خدمت کرین
حکیمہ سے مروی ہی معمول یہ | یوہین بعد چلہ تھا میرا گذر
مگر ایکدن مین جو وارد ہوئی | تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری
ہی ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا | رکی مین نہ پہچانا جو مطلقا
کہا شاہ نے عمہ ادھر آئیے | اسی کے قرین جلسہ فرمائیے
تعجب سے مین نے یکایک کہا | کہان آپ بیٹھلاتے ہین واہ وا

کہا شاہ دین نے نہین اجنبی | یہ فرزند جس ہی میرا وصی

جدائی ہی اب میری تمسے قریب | مری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب

اطاعت مین اسکی تامل نہ ہو | کہی یہ جو کچھ گوش دلسے سنو

جو یہ منع کردے نکرنا کبھی | جو دے حکم اوسمین نہ کرنا کجی

غرض بعد چندے ہوا اک ملال | حسن عسکری نے کیا انتقال

بدستور ہر روز ہر صبح و شام | ہوئی حاضر بارگاہ امام

رہی خدمت صاحب العصر مین | کیا کی بجان و بدل طاعتین

جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال | خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال

حکیمہ سے راوی ہین یون لکھ گئے | کہ جب صاحب العصر پیدا ہوئے

گئی بعد سہ روز پھر مین وہان | کہا کہئے ہی میرا مولا کہان

کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے | احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لئے

کہا پھر یہ ہی ظالمون کو گمان | مٹائینگے ہم حجت حق کو یہان

مگر جب مجھے حضرت کردگار | ذرا باتین کرنیکا دے اختیار

تو ہون سینۂ ظلم وکین برطرف | یقین ہو یقین ہر کہین ہر طرف

یہ کہتا ہی پھر وہ غلام امام | ولادت سے گذری تھی اک شب تمام

کہ ناگاہ ایک چھینک آئی مجھے | کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے

بشارت مین دیتا ہون اس چھینک پر | نہین موت سے تین دن تک خطر

سنو ہوشمندان ارباب علم | مناسب ہی رد مخالف یہان

سوالات ہر چند تھے بے محل | جوابات ہین آجز داستان

ہر اک حرف گویا ہی مہر سکوت | ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان

محمد بن بابویہ خبیر | محدث کئی اور بھی بے نظیر

روایت یہ کرتے ہین ای مرد نیک | سند معتبر سعد قمی سے ایک

کہ ایک شخص مجھسے او لجھنے لگا ‏ بہت آپ کو وہ سمجھنے لگا

بہت اوسنے پہلے تو اک بحث کی ‏ پھر آخر کہا مجھ سے ای رافضی

روافض کیا کرتے ہین سب کے سب ‏ مہاجر پہ انصار پر لعن سب

یہ منصب چھپا ہی نہ یہ مرتبا ‏ کہ بو بکر پہلے مسلمان ہوا

اسیوجہ سے سید الانبیا ‏ اوسے دوست رکھتے تھے سب سے سوا

اسیواسطے لیگئے سوئے غار ‏ شنا سب سمجھکر کچھ انجام کار

کہ ثابت تھا حضرت پہ فی الواقعی ‏ مرے بعد ہوگا خلیفہ یہی

اگر مار ڈالین گے اعدا اسے ‏ بنائیگی امت خلیفہ کسے

علی کو حوالہ کیا رخت خواب ‏ اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب

غرض مینے اس بات کے بیحساب ‏ دئے اوس مخالف کو فوراً جواب

ولیکن نہ ساکت ہوا وہ ذرا ‏ کہا بغض ہی تمکو اوسنے نرا

عمر کو ابو بکر کو بس مدام — منافق سمجھتے ہو تم لا کلام
شب عقبہ جنمین ہی مفتوح قاف — خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف
دلائل قیاسی تراشا کرو — ہم اکبات کہتے ہین تم سن تو لو
بتاؤ کہ اسلام شیخین کا — رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا
کیا مین نے اندیشہ اس بات پر — ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر
کہونگا برغبت مسلمان ہوئے — کہے گا نفاق اونمین پھر کس لئے
اگر مین کہونگا ہوئے جبر سے — تو مجھکو جواب اوسکا یہ دیندے
کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی — جو کفار پر جبر کرتے نبی
سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش — اوٹھا ابر سا خود بجوش و خروش
لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال — زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال
ارادہ تھا بھیجون سے آمین ابھی — حضور جناب حسن عسکری ؑ

مع ابن اسحاق احمد بنام — وکیل امام علیہ السلام

مگر یہ سنا جب تجسس کیا — کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا

یہ سنتے ہی مین اوسکے پیچھے چلا — کہا راہ مین ماجرا جب ملا

وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر — مطالب جو مطلوب ہون عرض کر

مرا کوکب بخت تابان ہوا — تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا

تو تقدیر مشتاق تھی روبراہ — رسائی ہوئی تا در بارگاہ

اجازت ملی جب بصد احترام — ہوا داخل خانقاہ امام

مری آنکھ جب شاہ پر پڑگئی — نگہ چشم خورشید سے لڑگئی

عجب چشم بد دور دیکھا جمال — زہے قدرت خالق ذوالجلال

وہ روئے منور کا نور و ضیا — وہ چشم مطہر کا طور و صفا

نظر آیا اک لمعۂ لاجواب — فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر | جمیل و حسین رشک شمس و قمر

اوسے جبکہ نور مجسم کہا | تو مردم کو نور بصر ملگیا

اگر اوسکو کہیئے گل ماہتاب | کہان گلشن دہر مین ہی جواب

صنوبر سے اعلےٰ وہ بوٹا سا قد | گل و نرگس اک چشم و گوش حسد

وہ فرق مبارک وہ کاکل کا پیچ | وہ گلدستہ تر پہ سنبل کا پیچ

کتابت مین مصروف تھے شاہ دین | خط اک لکھ رہے تھے کسیکو کہین

حضور رخ سیدنا مدار | طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا | سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگان بصرہ سے با صد سرور | کسی نے وہ بھیجا تھا بہر حضور

کسیدن جو وہ کودک محترم | رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہ دین وہ انار | قرین طفل کے تا کہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو ہوتا رجوع　　کتابت کو پھر آپ کرتے شروع
بس اک کیسہ پھر ابن اسحاق نے　　زمین پر دھرا روبرو شاہ کے
کہ سب ایکسو ساٹھ ۱۶۰ مین گنی تھین　　زر و سیم کی تھیلیان اوسمین تھین
وہ سب تھین فرستادہ پی شیعیان　　تھی ایک مہر پر مہر نادر عیان
کہا شاہ نے طفل سے ای پسر　　ہرایا اوٹھالے یہ سب دیکھکر
بحسب رضا و بحسب سرور　　کر اسمین تصرف تو ابی قصور
کہا ای پدر کب روا ہی بھلا　　کسیطرح یہ دست طاہر مرا
کرے میل اب سو مال حرام　　کہ ہی تحفہ رجس و باطل تمام
کہا شاہ نے ابن اسحاق سے　　کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھکے
کرین ہم جدا سر بسر بالتمام　　بحکم شریعت حلال و حرام
کہا کیسہ سے ایک صرہ عیان　　کہا صاحب الامر نے ناگہان

یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہی زر ہی قم کے فلانے محلے مین گھر

کہ باسٹھ فقط اسمین ہین اشرفی چل و پنج قیمت ہی میراث کی

اوسے باپ سے اوسکے پہونچے تھے سب وہ اوسنے مجھے بیچ کے بھیجے اب

مگر جو دہ اوسمین ہین وہ بے خبر کہ دین سات جامے تجھے بیچکر

کرائے سے ہین اسمین دکانکے بھی سن ای ابن اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہی جو کچھہ کہا مگر کے ہین اسمین حرام اب بتا

جدا سب سے یہہ تا کہ اونکو کرے کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمین سن ای جوان ہی مشکوک و مضروب روز فلان

منقش ہین اعداد تاریخ بھی یہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی

ہی ایک اشرفی اور بھی دیکھنا کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا

کمی نقص مقراض سے جب ہوئی رہی وزن مین ڈیڑ دانگ اشرفی

بس اس صریمین تول مال حرام | یہی دونون دینار رہین ناتمام

مگر انکی حرمت کا سن ماجرا | کہ تھا سال وہ جب مہینا وہ تھا

تو اس مالک صرہ کا ریسمان | کہین اوس جولاہی پہ تھا ناگہان

جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر | مگر ایک مدت ہوئی جب بسر

جو تھا ریسمان چور سب لیگئے | جولاہے کو رنج و الم دیگئے

کہی اوس نے مالک سے یہ واردات | کہا مجکو باور نہین تیری بات

اگر تو نہ وہ دیگا ریسمان | عوض لونگا مین دوسرا ریسمان

نمانا بہت شور و غوغا کیا | غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا

جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر | لیا سوت اوس سے بھی باریک تر

ستم پہ ستم اور بپا کیا | کہ اوتنا ہی سب تول کر لے لیا

کہین اور بنوا کے بیچا اوسے | یہ دو قرص زر اوسکی قیمت سے تھے

یہ تھی وجہ حرمت کہا ہان سنا
کھلا صرہ نکلین وہ دو اشرفی
جدا کین وہ جب دونون تو مابقی
کیا دوسرا صرہ بھی پھر برون
تو فرمایا لیجا مین کرتا ہون رد
بسر قم مین کرتا ہی عمر و معاش
نہ لونگا مین زنہار مال دغل
ہی دینار سب اسکے اندر پچاس
کہا مین نے کیا وجہ تو یہ کہا
یہ اون گیہونکا ہی پول حرام
ہوا اپنے حصے پہ جب اسکو میل

سنا اور صرہ کیا او سنے وا
اوسی وضع کی اور اوسی قطع کی
ہوئین نذر پور حسن عسکری
کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون
فلانے بشر کا ہی یہ مال بد
فلانے محلے مین ہی بود و باش
نہین اسکی حرمت مین کچھ شک کا محل
تو لیجا اسیطرح سب اوسکے پاس
یہ ہی جو فروش اور گندم نما
جو تھی مشترک قیمتو نمین تمام
تو افزودنا پے ہین بھر بھر کے کیل

غرض مال اون حصہ دارونکا بھی ‌‌ شریک اوسکے اس مال مین ہی ابھی

کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا ‌‌ اسیطرح ہی ای پسر سچ کہا

ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو ‌‌ کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو

کہو اوس سے اون حصہ دارونکا مال ‌‌ حوالے کرے سب بلا قیل و قال

ہمین مال ایسا نہین چاہیئے ‌‌ تغلب کا پیسا نہین چاہیئے

کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے ‌‌ جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے

کہا ابن اسحاق نے ای حضور ‌‌ وہ رکھا تھا خرجی مین مین نے ضرور

مکانپر مگر سہو سے رہ گیا ‌‌ ابھی جاکے لایا یہہ کہکر اوٹھا

گیا وہ تو کی اسطرف کو نظر ‌‌ یہ فرمایا مجھسے چلے تم کدھر

وہانسے یہانتک کیا کیون مرور ‌‌ کہا مین نے بہر لقائے حضور

کہا جو مسائل تھے ہمرہ وہ اب ‌‌ کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارے مین شہ نے کہا کر شروع
مگر صاحب الامر سے کر رجوع

سوالات کرتا میرا نور عین
جوابات وہ دے کہ ہو دلکو چین

یہ سنکر کہا صاحب الامر سے
سن ای ابن مولا و مولا مرے

روائت یہ آ پہونچی ہی تا گوش جان
محمد نے بہر طلاق زنان

علی ولی کو دیا اختیار
تو حیدر نے روز جمل ایکبار

روانہ کیا قاصد خوش مقال
کرے جا کے تا عائشہ سے سوال

کہ اسلام کو اہل اسلام کو
ہلاکت مین اب تو نے ڈالا ہی جو

تو ہے مادر مومنان و خلف
نکر جان و ایمان مومن تلف

اگر اب بھی باز آئے اس کام سے
تو بہتر و الا ابھی مین تجھے

بحکم پیمبر بوجہ نفاق
خبردار رہنا کہ دونگا طلاق

کہا صاحب الامر نے جب سنا
کہ ہان سعد ہی یو نہین یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا　　تکریم عالی کیا مرتبا

مقرب ہوئین جب معزز ہوئین　　ملی حرمت مادر مومنین

نبی نے مگر اپنی حین حیات　　علی ولی سے کہی تھی یہ بات

کہ حق نے بزرگی جو دی ہے انھین　　وہ سب مرتبے اور سب عزتین

جبھی تک ہین باقی کہ ہر روز و شب　　رہین یہ خدا کی اطاعت مین سب

پران باوفاؤن مین جو بے وفا　　کرے بعد میرے گناہ خدا

ہو تجھ سے محیاے جنگ و جدل　　طلاق اوسکو دیدینا تو بر محل

گرانا اوسے اس شرف سے علی　　تو مالک ہے میرے طرف سے علی

یہ کہتا ہے پھر سعد فخر اناس　　کہا صاحب الامر سے التماس

کہ تفسیر اس آئے کی فرمایئے　　کہا تھا جو موسیٰ سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

که یعنی کرو دور نعلین پا — یه صحرا ہے واد المقدس طوے

مورخ کتابون مین ہین لکھ گئے — جو نعلین موسے تھے پہنے ہوئے

بنی تھی وہ مردار کی پوست سے — کیا اس لئے منع اللہ نے

کہا صاحب الامر نے چپ رہو — که کہتے ہین ایسا جو ہین ہرزہ گو

وہ موسے په کرتے ہین ایک افترا — نبوت کو جاہل سمجھتے ہین کیا

یه دو حال سے سعد خالی نه تھا — روا تھی نماز اوسمین یا ناروا

اگر اوسمین جائز تھی اونکی نماز — تو وادی اقدس مین بھی تھا جواز

اگر تھا نه اوسمین جواز صلات — تو موسے په بہتان ہے یه واہیات

نه تھا اونپه ثابت حلال و حرام — مگر کفر ہے جاہلون کا کلام

کہا مین نے پھر اے امام زمان — کرین آپ تفسیر اسکی یہان

کہا سے لئے خبر [illegible] شت طوے — جو موسے نے قدم رنجه فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری | مرے دلمین اسوقت خالص ہوئی

سوا تیرے اب غیر کی یاد سے | مبرا کیا دل کو تیرے لئے

ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال | کہ لیجائے آگ بھر عیال

تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی | عبارت تھی نعلین سے بس یہی

ہوا حکم نعلین اپنی اوتار | خیال انکا دل مین کچھ زینہار

علائق جو ہین بس نکھا اونکا غم | ہو میری محبت مین ثابت قدم

روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد | کہا مین نے پھر شاہ سے اسکے بعد

کہ قرآن مین ارشاد رب العباد | جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد

مجھے اسکی تاویل بتلائیے | یہ کیا راز ہین آپ فرمائیے

کہا سنکے یہ پانچ حرف ایک جا | ہی یحییٰ علیہ نبی کے پدر کی دعا

کہ حق نے پئے سید المرسلین | لکھے درمیان کتاب مبین

به تفصیل و تصریح سن ماجرا
یہی اوسنے خالق سے کی تھی دعا

که اسمائے آل عبائے کرام
کرے اوسکو تعلیم رب انام

شدائد مین ناکام آئین یہ حرف
بلاؤ مین کر دین یہ کار شگرف

تو جبرئیل لے حسب ایمائے پاک
سکھائے اوسے آکے اسمائے پاک

وہ جب تک کہ منجملہ پنجتن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ یا حسنؑ

زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد
بھٹکتا نہ تھا رنج و غم دلکے گرد

مگر نام پاک امام حسینؑ
جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین

یہ ہوتا تھا جوش بکا و الم
سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم

غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا
دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا

کیا آخر کار حق سے سوال
کہ آگاہ کر مجھکو ای ذو الجلال

کہ مین چار ناموں سے ہوتا ہون شاد
مگر اسکو جسوقت کرتا ہون یاد

غم و رنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش ہوائے مصیبت اڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نے شہادت کا سب واقعہ وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا

کہی وحی مین اوس سے سب روئداد سرِ کاف ہا اور یا عین صاد

کہ ہی کاف سے سر سرِ کربلا تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہی یا سے یزید ستمگر مراد عطش صبر ہی عین ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر چلا غم کا اک آرہ بالا سے سر

رہا کعبۂ دل مین اسدرجہ سوز نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

مثال ابر کے اشکباری رہی فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دل سید انس و جان — کہان اور یہ دشت غربت کہان

غضب ہی یہ آفت یہ رنج و بلا — لیئے خاطر اشرف انبیا

بہتر وہ صدمے وہ اک جان زار — وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار

وہ شدت کی دھوپ اور بچونکی پیاس — عزیزونکی لاشین پڑین آس پاس

وہ شبخون کا دھڑکا وہ پاس حیام — وہ لاکھون کے حربے وہ اک تشنہ کام

وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر — وہ تیغ و سنان و خدنگ و تبر

یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور — یہ اک بھوکے پیاسے پہ یہ ظلم و جور

کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ — محمد کا احوال کیا ہوگا آہ

غم قتل فرزند مین زار زار — وہ روئیگا مانند ابر بہار

خدایا یہ آفت علی کے لئے — مصیبت یہ اپنے ولی کیلیے

دل خستہ فاطمہ ای خدا — مصیبت مین یون جب ہوئی مبتلا

تڑپ کر زمین پر گریگی کبھی　　وہ نالون پہ نالے کریگی کبھی

جو لخت جگر کا تن چاک چاک　　وہ دیکھی گی کیونکر نہ ہوگی ہلاک

کبھی لیکے خون شہید حسین　　لگائیگی بالاے روے جبین

یہ کیا غم ہے یارب یہ کیسا الم　　سنا بھی نہ تھا ابتک ایسا الم

کوئی دم مین ہوتا ہے سودا مجھے　　نہین تاب اب غم کی اصلا مجھے

خلش کیون نہ دلکو ہو مدنگاہ　　مجھے ایک نشتر ہے ہر آمد آہ

دم تیغ ہے یا دم سرد ہے　　ہوے دلکے ٹکڑے غضب درد ہے

پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ　　ہوا میری آنکھون مین عالم سیاہ

کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین　　یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین

بجھا کر جلاتا ہے سوز درون　　بتا یا الٰہی مین اب کیا کرون

تسلی دل زار پاتا نہین　　الٰہی مجھے صبر آتا نہین

یہ کہکر ہوا صرف آہ و بکا ‌‌ ‌کبھی شکل بسمل تڑپنے لگا

کبھی خوب دل کھولکر زار زار ‌ وہ رونے لگا شکل ابر بہار

جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے ‌ تو مردم سرون کو پٹکنے لگے

وہ جانکاہ نالے کئے متصل ‌ کہ ہل ہل گئے سننے والونکے دل

کہا پھر کہ ای خالق ذوالجلال ‌ ڈھلی دوپہر اور آیا زوال

بہار جوانی خزان سب ہوئی ‌ تصور بندھا سرگرانی ہوئی

بڑھاپے مین کیجے میرے دلکو جوان ‌ پسر دے کہ ہو انبساط جہان

ترو تازگی باغ امید پائے ‌ کہ نخل کہن سے ثمر ہاتھ آئے

سراپا ہو رشک گل تر پسر ‌ پھڑک جائے مثل عنادل پدر

عطا کردہ الفت بہم یکدگر ‌ کہ یک جان و قالب کہین سب بشر

جدائی نہ باہم ہو شام و سحر ‌ رہین شکل آئینہ پیش نظر

ہر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ ۔ کہ پیری میں بڑھجائے نورِ نگاہ

غرض اوس سے بیحد و بے انتہا ۔ محبت ہو اس بندہ کو ای خدا

عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار ۔ تو اوس پر مصیبت پڑے بیشمار

کہ ہو یہ دل نوحہ گر پاش پاش ۔ مرا اے چھری ہو جگر قاش قاش

کہ جسطرح اکدن محمد رسول ۔ پئے قتل فرزند ہو دل ملول

اوسیطرح مجھکو بھی داغ پسر ۔ کرے مبتلا غم میں شام و سحر

ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار ۔ ہوا نخل امید کا باردار

جو خالق نے یحییٰ کو پیدا کیا ۔ تو ماں باپ کو اوس پہ شیدا کیا

یہانتک کہ یحییٰ علیہ السلام ۔ پئے ابن زہرا علیہ السلام

شہید جفا و ستم ہو گیا ۔ پدر مورد درد و غم ہو گیا

مطابق تھے یحییٰ کے حالات بھی ۔ بحالات ابن علی ولی

رہے بطن مین چھہ مہینہ تلک | حسین اور یحیی نہین اسمین شک

کیا عرض پھر صاحب الامر سے | کہ امت امام اپنا کسواسطے

مقرر نہین کرتے ای شاہ دین | دلیل اس تعرض پہ ہی یا نہین

کہا شہ نے مجھہ سے کہ ای نیکنام | بنائیگی امت جسے خود امام

وہ مصلح ہو یا مفسد عالمین | وہ ہو نیک یا بد بہ روے زمین

کہا مین نے ہو جس سے اصلاح حال | کہا شہ نے ممکن نہین یہ محال

کہ امت کریگی جسے انتخاب | نہین اوسکا معلوم عیب و صواب

نہین اوسکے انجام سے آگہی | نہین علم غیب آشکارا کبھی

نہین جانتے مطلقا بے خبر | کریگا وہ دنیا مین کیا عمر بھر

یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا | بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا

کہ ہی کون سی بات مین کد اوسے | ہی مد نظر خوب یا بد اوسے

کما حقہ کب ہین پہچانتے
جو ہی اوسکے دلمین نہین جانتے

یہان کام ایسے بھی ظاہر ہوئے
کہ مصلح ہر ایک نے جسے جانکے

کیا برگزیدہ بنایا امام
مگر دیکھا ای سعد فعل عوام

وہی آخر کار مفسد ہوا
بنا تھا جو اجماع سے پیشوا

ہی تعئین امت مین علت یہی
سن اک اور بھی تو دلیل قوی

کرے عقل تیری جسے خود قبول
جہان مین جو خالق نے بھیجے رسول

اونھین سارے عالم سے افضل کیا
کیا بونکو اون سب کی افضل کیا

کیا وحی سے پھر اونھین سرفراز
کھلے سب ہدایت کے رازو نیاز

اونھین اپنی امت کا ہی اختیار
یہ امت سے بہتر ہین دانا ے کار

از انجملہ موسےٰ و عیسےٰ اگر
کسیکو سمجھ کر جو مومن بشر

تمام اپنی امت سے بہتر صواب
برغبت کرین اختیار انتخاب

کسیکو بھلا پھر یہ ہوگا یقین — کہ نکلے منافق وہ مردِ گزین

کہا مین نے ہوگا نہ ہرگز گمان — منافق ہو مختار اونکا یہان

کہا شہ نے جب سعد سے یہ سنا — کہ موسے نے از روے وحی خدا

یہ چاہا چنے اپنی امت مین — بخوبی سمجھتا ہو مومن جنھین

کہ تا ساتھ لیجائے وہ طور پر — بحکم خداوند شام و سحر

غرض ہر طرح جملہ افراد سے — تمامی قبائل کے زہاد سے

چنے ابن عمران نے شیر خوان — نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان

مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام — کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام

خدا نے یہ سب قصہ مختصر — ہی فرمایا قرآن مین بہر خبر

غرض اونکے دل کا ضلال نفاق — نہ موسے یہ ثابت تھا بالاتفاق

جنھین نیک کردار سمجھے کلیم — سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبر کے جب منتخب ہون خراب — پھر اجماع امت کا کیا انتخاب

کہ احوال دل سے کسی کے کبھی — نہین کوئی آگاہ فی الواقعی

حقیقت بہر حال آئینہ تھی — بندھا جب تصور تو قلعی کھلی

کرے وہ معین امام زمان — جو ہی واقف آشکار و نہان

کہا سعد سے شہ نے ای متقی — مباہات سے تھا جو کہتا ہی

کہ ہمراہ اپنے رسول خدا — جو بوبکر کو غار مین لے گیا

یہ مد نظر تھا کہ مارا نجائے — خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے

مگر تو نے اس افترے کا جواب — دیا کیون نہ ای سعد اوسکو شتاب

تمھین کہتے ہو کہ گئے تھے نبی — کہ مدت خلافت کی فی الواقعی

مرے بعد دنیا مین ہی تیس سال — کریگا کم وبیش کم ذو الجلال

عدالت سے تم نے اونھین تیس کی — ہی چارون خلیفہ پہ تقسیم کی

تمھارے ہی دلمین ہی ظن عجب | کہ چارون خلیفہ تو برحق ہین سب

تو پھر کیون شب غار مین مصطفا | نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا

نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی | مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی

کہ تینون خلیفہ جو باقی رہے | قصور اونکے حق مین نبی نے کئے

سبک جانکر اونکے حق سب کئے | عداوت سے ضائع کئے بے سبب

کہا پھر کہ ای سعد نیکو صفات | مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات

عمر کے ابو بکر کے واسطے | برغبت تھا اسلام یا جبر سے

نہ کیون سعد تونے یہ اوس سے کہا | برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا

جو باطن مین تھے پیروان یہود | طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود

یہودون نے حال شہ مرسلان | سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان

یہودونکا صدق اونپہ حالی ہوا | دم بعثت سید الانبیا

بظاہر مسلمان ہوے اسلئے ۔ کہ ہمکو کہین کی حکومت ملے

مگر فی الحقیقت جو تھے برخلاف ۔ ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف

حکومت کہین کی نہ جب دم ملی ۔ وہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی

ملے جاکے اشرار سے بیخطر ۔ کیا قصد آزار خیر البشر

سر کوہ ہمراہ اہل نفاق ۔ جہان پیکے ڈھلکائے بالاتفاق

کہ تا اشتر شہسوار براق ۔ گرے رم کرین احمد بے نفاق

وہین خالق عالم الغیب کا ۔ ہوا حکم جبرئیل کو جلد جا

بچا شر اعدا سے کر حفظ تو ۔ نہ پہونچائین ایذا کہین زشت خو

یہ سنتے ہی جبرئیل مانند طیر ۔ ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر

کہا صاحب الامر نے کرنگاہ ۔ عجب انکا اسلام ہے واہ واہ

یہ دونون ہین مانند طلحہ زبیر ۔ طمع ہے طمع نام ایمان بخیر

[illegible]

او بھون نے پئے نفعِ دارِ فنا | تھی جسطرح کی بیعتِ مرتضےٰ

میسر نہ جسدم حکومت ہوئی | وہین پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی

خروج و جدال کے ہوئے مرتکب | گئے دین و دنیا سے وہ مضطرب

یہانتک رہا بابِ ارشاد باز | کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز

ہوئے صاحب الامر رونق فزا | مین اپنے مکان کو وہانسے چلا

ملا ابن اسحاق مابین راہ | پریشان و گریان بحال تباہ

کہا مین نے کیا حال ہی ای جوان | سبب آہ و زاری کا کر تو بیان

کہا مین وہ جامہ جو لینے گیا | بہت چھان مارا نہ پایا پتا

وہ ہدیہ جو تھا پاس گم ہو گیا | مین کھویا گیا جب سے وہ کھو گیا

کہا مین نے ہرگز نہ تو فکر کر | یہ آقا سے جاکر ابھی ذکر کر

گیا ابن اسحاق گریان بکمال | مگر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

پئے آل اطہار خیر الانام — زبان وقفِ ذکرِ درود و سلام

کہا دیکھہ آیا ہون جا ماوہی — تہ پاے اقدس ہی بچھا وہی

اوسی پر ہین مشغول و محو نشا — قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز

یہ سنکر کہا مین نے شکر اخدا — مگر جب تلک سامرے مین رہا

ہوا حاضر بارگاہِ امام — بلا ناغہ ہر وقت ہر صبح و شام

رہا صاحب الامر سے فیضیاب — زیارت مین پائی شرف بیحساب

مگر وقت رخصت جو پیش حضور — گیا مین مع احمد ذی شعور

تھے اور ساتھہ میرے دو مرد کہن — خردمند دیندار قمی وطن

کہا پہلے احمد نے بعد از سلام — کہ مین کیا کہون این خیر الانام

یہان سے ہم اکو جو نزدیک ہی — جہان میری آنکھو مین تاریکی

ہی آقا بہت شاق دوری تری — کہان مین کہان پھر حضوری تری

خدا سے یہ ہی مدعا و مرام
کہ بھیجے ہمیشہ درود و سلام

ترے جد امجد پہ شام و سحر
ترے والد ماجد پاک پر

محمد سر و سرور مرسلین
علی ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر
حسن پر جو ہین عم والا گہر

جو ہین بہترین جوانان خلد
بہار غدار خیابان خلد

ترے جملہ آبائے اطہار پر
امامان اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ ای شاہ دین
پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہین

خدا سے طلبگار ہون مین ہی
رہے اوج پر شان رفعت تری

ہمیشہ ترے دشمنون کو خدا
کرے ذلت و حزن مین مبتلا

مرا دیکھنا یہہ نہو آخری
نہو فوت مجھ سے زیارت تری

جو اوسکی زبانی سنا یہ کلام
جھڑی لگ گئی اشک ریز امام

ہوئے اشک جاری علی الاتصال
کیا ابن اسحاق سے یہ مقال

مگر بس دعائین زیادہ طلب
کہ تو اس سفر مین بفرمان رب

کریگا یقیناً جہان سے سفر
ترا دار رحمت مین ہوگا گذر

مقرر تو مر جائیگا اے سعید
شب قبر ہوگی تجھے روز عید

سنا جب یہ احمد نے انجام کار
ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار

ذرا غشی سے جب افاقہ ہوا
کہا شاہ سے ای مرے مقتدا

برائے خدا بہر خیر الوریٰ
یہی آپ سے ہی مری التجا

سرافراز و ممتاز فرمائیے
کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے

وہین ہاتھ لیجا کے مسند تلے
دئے اوسکو تیرہ درم شاہ نے

کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا
سفر مین یہی زادرہ ہی ترا

مگر تو کفن کا جو طالب ہوا
تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکون کا رب انام
نہین کرتا ہی ضائع ای نیک نام

چلے شاہ سے ہو کے رخصت جو سب
رہے تین فرسخ پہ حلوان ہین شب

ہوا تب سے احمد کا تغیر حال
ہوئی یاس و امید سہل و محال

بلایا اوسے جلد اپنے قرین
جو تھا مرد قمی وہانکا مکین

کہا بعد ساعت کہ جاؤ اوٹھو
مجھے اب اکیلا یہین رہنے دو

وہانسے بس اکبار ہم سب اوٹھے
جہان تھی جگہ اپنی اپنی گئے

رہا رات بھر انتظار سحر
دم صبح کافور آیا نظر

جناب حسن عسکری کا غلام
سر و افسر زنگ کافور نام

کہی آتے آتے یہ ہم سب سے بات
تمھین صبر دے خالق کائنات

کیا ہی جو غم ابن اسحاق کا
تمھین عاقبت اجر دیگا خدا

جو مین اوسکو غسل و کفن دیچکا
چلو ملکے سب دفن کردو ذرا

کہ تھا چشم موتی ہین منظور وہ — یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہم غم و رنج کھاتے ہوئے — کیا دفن احمد کو جاتے ہوئے

سنو طفل اشک غم و خرمی — ازل سے ہے شادی و غم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال — ہوا مسند آرا امام زمان

الٰہی حجاب جدائی اوٹھے — کہان مور پائے سلیمان کہان

محمد بن بابویہ اس مثال — زبانی بوالادیان کے لکھتے ہین حال

کہ پیش جناب حسن عسکری — مین رہتا تھا حاضر پئے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا — وہ لے لیکے جاتا تھا مین جابجا

یہانتک کہ اک روز پیش امام — کیا حسب عادت مراہی سلام

تو دیکھا کہ ہین اوس مرض مین حضور — کیا جسمین محنت سے سرا مرور

اطاعت سے سرگرم پاکر مجھے — کئی خط مدائن کو لکھکر دئے

کہا پندرہ روز کے بعد تو | کریگا سوے سامرہ اپنا رو
وہانسے پلٹ کر جو تو آئیگا | سُنے گا مرے گھر سے شور و بکا
سمجھنا یہ سنکر وہ شور حزین | مجھے غسل دیتے ہین اندوہگین
کہا میرے سید مین تجھپر فدا | بھلا ہوگا واقع جو یہہ واقعا
تو پھر اس امامت کا سب کار بار | زمانے مین پائیگا کسپر قرار
کہا شہ نے ہوگا وہی کامیاب | طلب جو کرے ان خطونکے جواب
وہی ہی وہی ہی امام زمان | وہی ہی وہی پیشواے جہان
کہا مین نے ای شاہ فرمانروا | کوئی دوسری بھی علامت بتا
بتایا وسے شاہ دین نے یہ راز | پڑھے گا مری نعش پر جو نماز
کہا مین نے کچھہ اور فرمائیے | تشفی بہر طور فرمائیے
کہا شہ نے جو کوئی دے یہ خبر | کہ ہی تیری ہمیان مین یہ نقد و زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر مر گیا — وہ عبرت سی چھائی کہ ڈر ڈر گیا

جو پھر رعب غالب ہوا اسقدر — کہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر

کہ ہمیان وہ کونسی ہی بتا — امام زمان دیگا جسکا پتا

چلا دم بخود مین برنج و تعب — دئے نامے اہل مدائن کو سب

لئے سب جواب اور لٹے پاؤن پھرا — ہوا سامرہ مین گذر جب مرا

تو تھا روز ماتم وہی حسب حکم — تحیر مین مین رہگیا صم و بکم

جو وارد ہوا تا در بارگاہ — سنا گھر سے اک نالہ و شور آہ

در پاک تھا مجمع شیعیان — عزادار مشغول آہ و فغان

وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب — بظاہر غمین باطناً باطرب

بس فارغ البال بالاے در — ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر

کہ ہر شیعہ نے کرکے اوسکو سلام — پئے انتقال امام انام

او سے جب برادر کا پرسا دیا ۔ امامت کی بھی تہنیت کی ادا

یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال ۔ امامت کا یا رب ہوا کیا مآل

امامت کے لائق یہ فاسق نہ تھا ۔ کہ دیکھا ہے مین نے اسے بارہا

بشغل قمار و بشرب خمر ۔ کٹی ناچ گانے مین شام و سحر

غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا ۔ کیا تعزیت تہنیت کو ادا

ولیکن نہ اوسنے کیا کچھہ خطاب ۔ نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جواب

کہ اتنے مین خادم ہوا ایک پیدا ۔ شہیر و مسمّٰی باسم عقید

ہوا آکے جعفر سے گرم سخن ۔ کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن

یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین ۔ ہوا داخل خانہ جعفر وہین

جو پہونچا تو تابوت آیا نظر ۔ کہ تھا اکطرف صحن مین جلوہ گر

اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا ۔ بتا آنے ہی آتے خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اول کہی | کہا بخت نے دلکی دلمین رہی
برآمد ہوا پردیسے ایک طفل | امامت کے لائق عجب نیک طفل
وہ نام خدا گندمی رنگ و | وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو
کہا دوش سے بس ردا کھینچکر | خبردار ای عمو بے خبر
مین اس امر کا ہون سزاوار آب | تو پیچھے کھڑا ہو بحد ادب
یہ سنکر اوڑا روے جعفر سے رنگ | کہ داب امامت سے ہو ہو کے تنگ
نہ کچھہ کہہ سکا وہ نہ کچھہ کر سکا | ہوا سر نگون پیچھے ہٹ کر کھڑا
پھر اوس طفل نے باپ کی نعش پر | نماز جنازہ پڑھی بے خطر
کیا دفن پھر تربت اک بنگئی | بہ پہلوے قبر علی نقی
ہوئی دفن سے جب فراغت اوسے | کیا مجھہ سے ارشاد اب مجھکو دے
جو ہین پاس تیرے خطونکے جواب | وہ دے مین نے سب بے تامل شتاب

کیا دل نے میرے یہ اوسدم بیان
بتائے تھے حضرت نے جو جو نشان

یہ اوس میں سے دو امر ظاہر ہوئے
ہر اک بات باقی ہے اب دیکھیے

تفکر میں بیٹھا میں بفکر مآل
جو میں باہر آیا تو دیکھا یہ حال

یکایک ہوئی کثرت شیعیان
ہوئے اہل قم وارد آستان

مگر سب ہی جویائے حال امام
ہوئے سنتے ہی انتقال امام

جو پوچھا امامت ہے اب کسکے ہاتھ
اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ

وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا
امامت کی پھر تہنیت کی ادا

کہا پھر کہ اے جعفر باخبر
ہے کچھ مال کچھ خط ہے لیئے مگر

بتا پہلے کس کس نے ہیں خط لکھے
وہ سب مال کتنا ہے بتلا اوسے

سنی جبکہ جعفر نے ایسی کھری
ہوا زرد بس چہرۂ جعفری

ندامت سے بولا کہ یہ کیا کہا
مجھے مفت لوگوں نے رسوا کہا

کہ ہین پوچھتے غیب کی واردات — بناتا ہون بنتی نہین کوئی بات

گذر اتنے مین اتفاقاً ہوا — وہان خادم صاحب العصر کا

گیا اوسنے آکر نہان کو عیان — وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان

وہ ہمیان جسمین زر روسے شمار — ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار

طمع کی بے شبہ اوسمین ہین دس — سراسر حوالہ کرو مجھکو بس

تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال — دیا اوسکو سب پھر گیا یہ مقال

کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہی — امام زمان اب وہ شہزادہ ہی

بوالادیان یہ کہتا ہی مین نے کہا — کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا

غرض دیکھ سنکر یہ سب ماجرا — وہانسے وہ کذاب جعفر چلا

خروشان گیا معتمد کے قرین — جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین

سنایا سب احوال فریاد کی — ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

گئی خادمون کو معین کیا — امام زمان کا تجسس رہا

مگر اتفاقات سے پھنس گئی — کنیز جناب حسن عسکری

کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام — دل آئینہ روے حب امام

کہا معتمد نے یہ کر کے طلب — بتا ہی کہان صاحب الامر اب

کیا اوس نے انکار اظہار سے — مگر حفظ جان حزین کیلئے

پئے رفع ظن و زبان ضرر — کہا کچھ تو قہر الٰہی سے ڈر

مرے قتل کا تو نکر حوصلہ — کہ ہون اپنے آقا سے مین حاملہ

کہا معتمد نے یہ سب سے کہ ہان — ہی ابن شوارب جو قاضی یہان

وہان لیکے جاؤ کہو بے خطر — اسے بعد وضع جنین قتل کر

بجا لائے یہ حکم سب تابعین — ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین

وہ یحییٰ کا فرزند عبداللہ ایک — جو تھا معتمد شہ کا دستور نیک

که تها معتمد کا بڑا معتمد
سفر کر گیا سوے دار ابد

پهر اتنے مین بصره مین سلطان زنگ
هوا فوج آرا پئے عزم جنگ

سنا اوسکو جسدم وهان معتمد
هوا دست پاچه یهان معتمد

زبردست وه تها تو یه زیردست
که تها نشۂ بادۂ زر سے مست

نه بن آئی تدبیر آیا وبال
پهری اوسکی تقدیر چهایا زوال

هوا هوگئے هوش سبکے تمام
گئی اپنے گهر وه کنیز امام

روایت یه پهر شیخ طوسی سے هی
رشید خردمند فرخنده پے

بیان مجهه سے کرتا تها انجام کار
مجهے اور دو شخصون کو ایکبار

بلا کر خلیفه نے فرمان دیا
تم اصطبل سے دو دونو بادپا

چڑهو ایک پر ایک کوتل رہے
هوا بادپائی مین پیدل رہے

به تعجیل هو سامره کو روان
فلانے محلے مین هی اک مکان

وہ درگاہ حضرت حسن عسکری ۔ بتاؤن نشانی سنو دوسری

درپاک پر اک غلام سیاہ ۔ ہے دربانِ درگاہ گردون پناہ

جلوریز جسوقت پہونچو وہان ۔ تو اندر چلے جاؤ بیخوف جان

جسے گھر مین جاتے ہوئے پاؤ تم ۔ مرے واسطے اوسکا سر لاؤ تم

تو ہم تینو فوراً بجا لائے کام ۔ ہوئے جانب سامرہ تیز گام

غلام سیہ ایک در پر ملا ۔ کمر بند بنتا تھا بیٹھا ہوا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال ۔ کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال

کہا صاحبِ خانہ ہوگا یہان ۔ ہوا ملتفت پھر نہ کچھ وہ جوان

یہ کہہ سن کے ہم گھر مین داخل ہوئے ۔ مکین کی تجسس پہ مائل ہوئے

جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر ۔ عجب بارگاہ پسندیدہ تر

زمین نور کی ایسی دیکھی نہ تھی ۔ کہے جسکو عرش علا عرش بھی

عجب اک سراپردۂ نور تھا | وہ اک پردہ دیدۂ حور تھا

کہ گا ہے کسی نے بچشم خیال | جہاں میں نہ دیکھا ہو اوسکی مثال

سراپا مرصع جواہر نگار | کواکب سے جیسے فلک نور بار

جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا | نہ تھا گھر میں کچھ غیر نام خدا

در خاص تک لیگئی سرکشی | جو پردہ او ٹھا تو حقیقت کھلی

گرا بحر حیرت میں غواص ہوش | کہ اک بحر زخار کرتا تھا جوش

جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ | ہوئی عقل حیران کار الٰہ

سرِ آب بچھا ہوا بوریا | کھڑا اوسپہ اک عابد بے ریا

شہ دین و دنیا و دانائے راز | حضوری سے مشغول صرف نماز

بڑھا ہم میں سے ایک نا آشنا | ہوا داخل حجرۂ پرضیا

بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا | قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑا بیخبر
مرے ہاتھہ ہاتھہ اوسکا آیا مگر

رفیق دوم بھی بہ ناگاہ پھر
ہوا داخل حجرۂ شاہ پھر

اوسیطرح بے دست و پا ہوگیا
گرفتار موج بلا ہوگیا

اوسیطرح پھر ہاتھہ ہاتھہ آگیا
بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحال تباہ
اودھر مطمئن شاہ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے
ہوئے معترف اپنی تقصیر سے

ہوئے عذرخواہی مین رطب اللسان
کہا اے خدیو زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجام کار
حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے
خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہین بیساختہ کسکے پاس
سراپا خطا بے ادب بیہراس

پشیمان و نادم ہین ڈرتے ہین ہم
شہنشاہ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت ہمنے باتین بنائین مگر — کسیطرح وہ سید بحر و بر

سر مو نہ ہمسے مخاطب ہوا — رہا دلسے مشغول ذکرِ خدا

کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش — ہوئے رعب مین آکر آخر خموش

نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم — بمشکل کیا ہوش کیطرح رم

خلیفہ کے پاس آئے طے کرکے راہ — کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ

جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا — کہا اوسنے اب یہ بتاؤ ذرا

کسی آدمی سے یہانتک کہین — ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین

جو دیکھا ہے تمنے کہین کچھ کہا — وہ بولے کہ ابتک نہین کچھ کہا

خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی — زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی

خبردار کرنا تم اخفاے راز — اگر ہوگیا کچھ بھی افشای راز

نہ تم سب بچوگے کہین زینہار — کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا | نکر سکتے تھے ہم بیان ماجرا

کلینی مین راوی سے ہین لکھہ گئے | کہ عباسیونکے سپہدار سے

سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام | خلیفہ کے بندونمین تھا جو غلام

حسن عسکری سرور انس و جان | جہان سے گئے جبکہ سوے جنان

وہ آیا درخانۂ شاہ پر | گرایا در پاک کو توڑکر

امام زمان حجت کردگار | خدیو جہان صاحب اختیار

یکایک نظر آئے اس شان سے | کہ تھے ہاتھہ مین اک تبرزین لیے

یہہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر | ہوا کس لئے میرے در پے شریر

لرزنے لگا رنگ رخ اڑگیا | کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا

یہہ کذاب جعفر گئے تھے افترے | کہ اب آپکے والد پاک سے

نہین کوئی فرزند باقی رہا | مین جاتا ہون یہہ گھر ہی گھر آپکا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو رواں — علی ابن قیس اب ہی کرتا بیاں

سر راہ اک روز مجھکو کہین — ملا خادم شاہ دنیا و دین

کیا اوس سے تحقیق یہ ماجرا — کہا سنتے ہی تجھ سے کسنے کہا

کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری — یہ روداد سب مینے اوس سے سنی

اوسی نے یہ مجھسے کہی سرگذشت — کہا واقعی ہی یہی سرگذشت

حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در — کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علامات رجعت لکھون — سراپا جہادونسے لڑجای جان

زمانے مین جب تک ہو مدنظر — تماشا سے عہد امام زمان

حدیث مفضل سے ہو باغ باغ — دماغ سبک روحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن — بہ تصریح و تفصیل ہی حرف فن

کہ گویا ہوا راوی معتبر — جناب مفضل عمر کا پسر

گیا ایکدن مین حضورِ امام
ملے مجھکو صادق علیہ السلام

کہا مین نے حضرت سے فرمائیے
مجھے رازِ مخفی یہ بتلائیے

کہ وہ قائم آل خیر الانام
جو ہی دورۂ آخرین کا امام

کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار
بہت جسکے آنیکا ہی انتظار

وہ مہدی دین ہادی انس و جان
جو ہی صاحب العصر آخر زمان

کریگا وہ کب بعد غیبت ظہور
کوئی وقت ہوگا معین ضرور

تو مجھسے یہ گویا ہوئے شاہ دین
کہ زنہار تعین ممکن نہین

خدا نے کبھی از پئے امتحان
نہ فرمایا وقت معین بیان

وقوع قیامت مین جو آیتین
بیان کی ہین خالق نے قرآن مین

ظہور اوسکا ہی سب سے ظاہر تمام
ولیکن زمانے مین جو مرد خام

معین کرے وقت اوسکا ذرا
شریک خدا ہی تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور — سنوں کچھ تو حال شروع ظہور

کہ کسطرح پر ہوگا ظاہر کہاں — زمانے مین پہلے امام زمان

کہا شاہ نے دفعۃً بے خبر — نمودار ہوگا وہ رشکِ قمر

فلک سے منادی بجد ادب — بتاویگا سب نام کنیت نسب

خلائق پہ اتمام حجت کرے — وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے

ہر اکطرح کی لازم و اختیار — مفصل مشرح چلے آنکا

جو حالات تھے سب بیان کردئے — علامات رجعت عیان کردئے

کیا نام و کنیت کا اکثر بیان — بسان جناب شہ مرسلان

کوئی شخص تا یہ نہ گاہے کہے — کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے

خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے — مثال اسکی ثابت ہی قرآن سے

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

کہ آئے محمد بآئین حق
مسلط ہو تو سب پہ بادین حق

وہ سب گو کہ مشرک ہوں ہوتے رہیں
کراہت لئے بیٹھے روتے رہیں

خداوند عالم کی دیکھو کتاب
کیا دوسری آئے ہیں پھر خطا

قَاتِلُوْا حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةً وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام
پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے
کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم
جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین و مذہب سے دور
ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق سارے عالم میں ایک
نہو نیک میں بد نہ بد میں نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو
نفاق جہان یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر سمیٔ رسول
نہ دین اور کوئی کریگا قبول

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار
کرے غیر اسلام دین اختیار

ذلیل اور مردود ہو وہ فضول
نہ ہو دین اوسکا وہ ہرگز قبول

خطاوار وہ ہی جو قاصد رہے
بروز قیامت وہ خاسر رہے

یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام
کہ غیبت میں وہ شاہ معجز کلام

شب و روز کس سے کریگا خطاب
وہاں کون اوس شہ کو دیگا جواب

وہ بولے فرشتے کرینگے کلام
و یا مومن جن و انسان تمام

جو ہین نائب و معتمد آپ کے
سنین گے وہ سب امر و نہی آپ سے

کہ پہونچائین تا شیعون کو جابجا
یہ ہی امر یہ ہی نہی ہی مطلقا

کہا پھر مفضل خدا کی قسم ہم اسوقت گویا بلا بیش و کم

اوسی خاتم الاوصیا کو یہین مگر دیکھتے ہین بچشم یقین

کہ برد جناب رسول امین ہی زیبندۂ دوش شاہ مبین

جو سر پر عمامہ ہی زرد آپکے تو نعلین احمد ہین پہنے ہوے

وہی دست اطہر مین ہی جلوہ گر عصا ے کف پاک خیر البشر

لئے ہین جلو مین کئی بکریان نہوتا کسی اجنبی پر عیان

غرض ان نشانونسے شاہ زمن جو کعبہ مین ہو جاے جلوہ فگن

وہان آکر اتنا کرے وہ قیام کہ تا رات ہو سوئین ہر خاص و عام

تو جبرئیل و میکال پھر اوسطرف صفوف ملائک لئے صف بصف

کرین اوسپہ حکم خدا سے نزول کہے بڑھ کے جبرئیل مجرا قبول

کہ آقا مرے ہو ترہی بات بات پسندیدۂ خالق کائنات

ترا حکم جاری ہی شام و سحر — زمانے مین ہر کل پہ ہر جزو پر

امام زمان اس حکایت کے ساتھ — پھر ائیگا روے مبارک پہ ہاتھ

کہے گا کہ لازم ہی شکر خدا — کیا اوسنے وعدہ ہمارا وفا

زمین بہشت برین کو ہمین — سراسر دیا ملک و میراث مین

جہان دلمین آئے کرین تا قیام — زمین و زمان مین ہم اپنا قیام

سپے مردم دوستدار خدا — زبس نیک ہی مرد کار خدا

یہ ارشاد فرماکے پھر وہ امام — کھڑا ہوکے مابین رکن و مقام

کہ جس جا پہ ہی سنگ اسود عیان — مقام خلیل خدا ہی جہان

باواز ارشاد فرمائے گا — کہ ای زمرۂ شیعیان مرحبا

سنو او ٹھو تم سب کو اللہ نے — کیا خلق دنیا مین میرے لئے

ذخیرہ کیا پیش روز ظہور — کرو تم اعانت مری اب ضرور

جو اشخاص جس جا ہون جس کام مین
وہ اکبار کہنا برابر سنین

سراپا ہون بحر تجسس مین غم
بیک طرفۃ العین مانند برق

مشرف ہون مابین رکن و مقام
امام زمانہ سے با احترام

بامر خدا پھر یکایک وہان
زمین سے عمود اک سوے آسمان

عجب شان سے تافلک ہو بلند
ضیا بار شمس و قمر سے دو چند

جہانمین جہان تک ہے روز مین
قیام اپنا رکھتے ہون سب مومنین

سب اپنے گھر ونمین بس اکبار گی
نگہ بھر کے دیکھین وہ سب روشنی

پر انوار دیکھین جو دیوار و در
فرحناک ہون پر نہو کچھ خبر

کہ سمجھین نز نہار اسباب نو
نہ ہرگز کرین وہ گمان ظہور

یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان
تو فور الطلی زمین و زمان

وہ مردان مقبول پروردگار
جو سب سیصد و سیزدہ ہون شمار

حضوری مین حاضر ہوں سب شاد شاد
بصد شوق مشتاق حکم جہاد

امام زمان شاہ گیتی پناہ
کرے کعبہ پاک کو تکیہ گاہ

یکایک کرے دست اطہر بلند
عجب نور عالم مین ہو سر بلند

کہ پہلے فزون دست موسے سے بھی
بہر چار سو دفعتہً روشنی

کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے
جو اس ہاتھ پر آکے بیعت کرے

تو کی اوسنے بیعت خوشا مرحبا
خدا سے بصدق و صفا مرحبا

یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے
بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے

بنے پیرو سید حق طلب
وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب

کرین سب ملک پھر بچشم قبول
شرف بیعتونکی سراسر حصول

نجیبان جن پھر سب اگروہان
کرین بیعت داور انس و جان

کرین بیعتین پھر نقیبان شہر
وہ ہین سب بشر سیصد و سیزدہ

کہین اہل مکہ یہ باہم مگر — الٰہی ہے کون اجنبی یہ بشر

کہ اطراف کعبہ مین ظاہر ہوا — رفاقت مین ہر شخص حاضر ہوا

رفیق اوسکے ہین کون کیا جانیے — وہ تدبیر ہو جس سے پہچانیے

کرین سنکے بعضے صدا یون بلند — کہ ہے آج وہی صاحب گوسفند

کہین پھر بہم کوئی ہم مین بھلا — شناسا بھی ہے اوسکے اصحاب کا

پکارا اوٹھین بعضے یہ سنتے ہی — کہ ہم آٹھ شخصونکو ہین جانیے

مدینے کے چار اور مکے کے چار — ہے نام و نسب اونکا سب آشکار

یہ بیعت ہوا اوسوقت واقع وہان — ہو خورشید جسوقت طالع وہان

بلندی پہ جب آئے مہر فلک — سنین مومنین جہان یک بیک

کہ پیش رخ قرص مہر منیر — منادی کرے اک ندائے کبیر

سنو اہل گردون و غبرا تمام — یہ ہے مہدی آل خیر الانام

حسن عسکری ہے جو ابن علی / علی جو ہے ابن محمد تقی

اسی طرح پھر سب ائمہ کے نام / وہ لے تا علی علیہ السلام

کہے پھر اسی سے کرو بیعتین / جو حاصل ہو خط ہدایت تمھین

خلافِ اطاعت نکرنا کبھی / کہ مردود کردیگی برگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار / کہین پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگر یہ پہچان کے مومنین / یہ دعوت کرین سب اجابت وہین

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص / امام زمان کے نقیبان خاص

کہین ہان بگوش یقین سب بنا / اطاعت بدل ہمنے کی باخدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا / جو ہر صاحب ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام / کرین قصد سوے امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب / روان ہو خلائق بپا طلب

مگر راہ مین ہون وہ جویاے حق
کہ ظاہر ہو مغرب سے رنگِ شفق

جو پہنچے قریب غروب آفتاب
تو چلا ے ابلیس خانہ خراب

تمہارے خدا نے کیا اب ورود
ہی وادیٔ الیاس جاے فرود

کرو اوس سے تم چلکے بیعت وہین
کہ تا ہاتھہ آئے ہدایت کہین

نہ تنہا رہے پھر کوئی گمراہ ہو
نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبانِ شاہ
یہ سنتے ہی گویا ہون کیون و سیاہ

سنی ہمنے تیری صدا بس خموش
یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیاریٔ عیاریان
مگر ہمسے مکار مکاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے
جو کہتا ہی تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہی تو اے لعین
وہ فرزند عثمان کا ہی لعین

وہ ملعون ہی سفیانیٔ بیحیا
یزیدی نسب ہی سگِ خودنما

دوبارہ سُنین جب یہ اہل ستم
یکایک اوسی سمت کرجائین رم

ادہر وہ خلیل خدائے جلیل
باعزاز دن بھر بسان خلیل

کئے تکیہ کعبے کی دیوار پر
کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر

سوئے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سامؑ
خلیل و ذبیح علیہ السلام

سوئے موسےٰؑ و یوشعؑ نامدار
مسیحا و شمعون ذی افتخار

مجھے دیکھ لے خوب وہ حق طلب
کہ ہین مجھ مین علم وکمال اونکے سب

اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی
بسوئے محمدؐ بسوئے علیؑ

حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف
تمامی امامان دین کیطرف

نظر میری جانب کرے وہ بشر
سوالات مجھسے کرے بیخطر

کہ ہے علم سبکا مجھے بالیقین
خدا کی قسم ہون مین حبل المتین

نہ دیکھی تھی جو مصلحت وقت کی
خبر اون بزرگون نے سبکو نہ دی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون | ہر اک راز سے تمکو ماہر کرون
اگر ہو تمھین آج مد نظر | سماوی کتابین پڑہون سر بسر
یہ فرماکے پھر وہ امام ہدا | صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا
کہی امت آدمؑ و شیثؑ سب | کہ واللہ باللہ اے حق طلب
یہی ہی ہماری یہی ہی کتاب | نہین دخل تغییر اسمین جناب
سنین بلکہ گا ہے نہ تھین اسقدر | سنائین ہین آپنے جسقدر
صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب | خلیلؑ خدا کی پڑہین پھر کتاب
پھر انجیل و توریت پڑھکر حضور | پڑہین لحن داؤد مین سب زبور
ہر امت کے عالم سنین جب تمام | کہین اب نہین ہمکو جائے کلام
کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین | اوسیطرح اب آپسے سب سنین
ہوئی تھین جو ہمکو فراموش بھی | نہ پہنچین تمھین یا اتنی ہمکو کبھی

پڑہین سب وہ حضرت نے ہمنے سنین — سنین ہمنے حضرت نے ارشاد کین

پڑہین پھر جنابِ امامِ ہدیٰ — یہ قرآن جسطرح نازل ہوا

نہ تبدیل و تغییر ہو بہر نام — ہوے بعد ختم الرسل جیسے کام

ہو خدمت مین حاضر پھر اک مرد پیر — عجب شکل و صورت مسمیٰ بشیر

ہو منہ جانب پشت اوسکا پھرا — کہے شاہ سے یا امام ہدا

مجھے اک فرشتے نے بھیجا یہان — کرون سرگذشت اپنی تا کچھ بیان

یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال — کہ تو اپنا اور اپنے بھائیکا حال

بتفصیل لوگون سے کہہ برملا — کہے وہ کہ مین اور بھائی مرا

تھے سفیان کے لشکر مین دونون بہم — شب و روز مصروف جور و ستم

جہان ہم گئے کردیا سب خراب — جہان مین نہوگا ہمارا جواب

دمشق اور بغداد سرتابسر — مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جاکر کیا قتل عام — گئے توڑ کر چور منبر تمام

ہماری سواری کے جب جانور — بندھے مسجدو نمین میان سفر

نہ تعظیم و تکریم باقی رہی — خر و اشتر و اسپ نے لید کی

مدینے مین جب کرچکے لوٹ مار — تو کعبے کی جانب بڑھے راہوار

پئے قتل عام و پئے گیرودار — تمام اہل لشکر تھے سب [illegible]

حوالی یثرب مین ہے اک مقام — مگر اوسکا صحرائے بیدا ہی نام

وہاں اوترے پہنچے کو جب [illegible] — صدا آسمان سے ہوئی یہہ بلند

کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی — نگل جا کہ مقہور ہین یہہ شقی

زمین شق ہوئی دفعتہ سربسر — سب اسباب سب فوج سب جانور

ہوئے داخل قعر قہر خدا — نہ روئے زمین پہ نشان تک رہا

مگر ایک مین ایک بھائی مرا — کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب
پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب

پھر آیا سوئے پشت اے دین پناہ
یکبارہم دونوں کے منہ کو آہ

مین جس شکل وصوتمین ہون باریاب
کہون کیا کہ خود دیکھتے ہین جناب

ہوا میرے بھائی سے گویا ملک
کہ جا اے نذیر اب تو سفیان تلک

میان دمشق اوسکو دی یہ خبر
کہ مہدی آلِ محمد سے ڈر

کیا اب زمانے مین اوسنے ظہور
ہوا نور ایمان کا پھر اب وفور

خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی
کہ بیداء نے لشکر کو نگلا ابھی

لگا مجھسے کہنے سردس خبر
یہانسے روانہ ہو تو اے بشر

ملاقات کر حجت حق سے جا
کہ مکے مین ہے اب وہ رونق فزا

نوید ہلاکِ ستم پیشگان
شہ دین سے کر موبمو تو بیان

ہے عفو جرم و خطا توبہ کر
کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملک نجات ‏ جو دست مبارک بصد التفات

پھرائین رخ مسخ تواب پر ‏ تو ہو صورت اولین جلوہ گر

بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر ‏ تو رہنا شریک سپاہ امیر

مفضل نے جب یہہ مفصل سنا ‏ کہا یہہ تو ارشاد ہو اب ذرا

کہ انسان و جن و ملک سے امام ‏ بظاہر ملین گے کرینگے کلام

کہا اے مفضل خدا کی قسم ‏ ملاقات اکثر کرینگے بہم

کوئی جسطرح زندہ احباب سے ‏ مجالس مین مصروف صحبت رہے

کرین انسے وہ بھی بڑا اختلاط ‏ بڑہی رفتہ رفتہ بہم ارتباط

کہا پھر کہ اے سید انس و جان ‏ یہ سب ہونگے ہمراہ شاہ زمان

کہا ہان یہ واللہ سب لا کلام ‏ مع قائم آل خیر الانام

یہ سب ملکے کعبے سے ہجرت کرین ‏ نجف اور کوفیکے میدان مین

ملایک بھی حضرت کے انصار ہوں
سب اوسوقت ہونگی چہل شش ہزار

نبی جان ہونگے چہل شش ہزار
لکھا شش ہزار ایک نے بیشمار

یہ سب ہونگے عازم ہون سوے جہان
خدا فتح دے انکو جائین جہان

مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا
کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا

کرے پند پھر دین کی دعوت کرے
تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے

تو چُنکر پھر اک شخصکو آل سے
کرے حاکم وقت اونکے لئے

کہا پھر مفضل نے فرمائے
کریگا وہ کیا خانہ کعبہ سے

کہا منہدم کر کے یہ سب بنا
بنائیگا کعبے کو بالکل نیا

بسان بنائے ذبیح و خلیل
رفیع و متین و عظیم و جلیل

عراقِ عرب تا عراقِ عجم
ہر اقلیم سے سب بنائے ستم

کرے سربسر وہ تباہ وخراب
بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کوفیکے ڈہا کر بناے — اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لاے

کرے منہدم قصر بھی کوفے کا — کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا

جو پوچھا کہ مکے مین ہو گا مکین — کہا شاہ نے رکھکے وہ جانشین

جو بیرون مکہ ہو رونق فزا — یہان بعد اوسکے بجور و جفا

کرین قتل اوس جانشین کو لعین — تو پھر راہ سے وہ پھر آئے وہین

دوبارہ جو مکے مین وارد ہو شاہ — تمام اہل مکہ بحالِ تباہ

ندامت زدہ سرنگون بیحواس — حضور مین حاضر ہون باصد ہراس

کہین توبہ ہی اے شہ دوسرا — خدارا بحل ہو ہماری خطا

کرین آپ توبہ ہماری قبول — خطا عفو ہو اور زاری قبول

یہ سن سنکے آخر امام ہمام — کئے پہلے پند و نصیحت تمام

عقوبات عقبے دکہاے اونھین — عذاب حشر سے ڈراے اونھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے
پئے ختم حجت مسلط کرے

روانہ ہو جب کر کے یہ بندوبست
کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست

یہان اپنے ہمراہیون سے امام
نقیبونکو انصار جن کو تمام

اوسیدم روانہ کرے مکے کو
کہ جا کر کہین جسکو منظور ہو

کرے توبہ ایمان لائے ابھی
امان قتل ہونے سے پائے ابھی

نہ لائیگا ایمان جو بدشیم
کرین گے اوسے آج چورنگ ہم

عجب ہے کہ ایمان نہ لاے مگر
یہ سنکر بھی سو سو مین اک اک بشر

نہ نکلے وہان بلکہ دس سو مین ایک
کبھی نام کو مومن و مرد نیک

کہا پھر مفضل نے فرمائیے
مکان حجت حق کا بتلائیے

مکین ہوگا آقا کہان وہ مدام
کہان مومنین جمع ہونگے تمام

کہا پاے تخت امام زمان
اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

یہ ہے مجلس محکمہ واقعی — یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی

تو پھر واسطے جمع اموال کے — غنائم کی تقسیم کے واسطے

مقرر کریگا ہمارا وصی — یہی مسجد سہلہ بیشک یہی

یہ ہے خلوتِ خاصِ بیت الشرف — مقرر کریگا مقامِ نجف

کہا پھر مفضل نے سب مومنین — اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین

کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم — نہ ہوگا کوئی مومنین محترم

مگر ہوگا کوفہ مین جاکر مکین — و یا گرد کوفے کے ساکن کہین

سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل — کہ رہتے وہین چلکے اب متصل

بکے کوفہ مین جا بلا اشتباہ — کہ جتنے مین اک بزکی ہو خوابگاہ

یہ دو الف درہم بلا قال و قیل — بس آباد ہو چار و پنجاہ میل

کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسخ پہ میل — پر شہر بس جائے طول و طویل

مکانات کوفے کی حد و زمین　　حد کربلا سے بہت ہو قرین

خداوند عالم بہ عز و بجاہ　　کرے کربلا کو مقام پناہ

ملک اور سب مجمع مومنان　　کرین آمد و شد ہمیشہ وہان

کرے کربلا کو عطا ذو الجلال　　عجب رفعت قدر و شان کمال

یہان تک ہو دریاے رحمت کو جوش　　اگر دفعتہً مومن سرفروش

دعائین ہو سائل تو پروردگار　　کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار

یہ فرما کر ایک آہ بھر کر کہا　　زمینون نے باہم تفاخر کیا

تو کعبے نے بھی اس بنا پر کہین　　تفاخر کیا کربلا پر کہین

کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس　　اگر فخر کی کربلا پہ ہوس

یہ بقعہ ہو وہ بقعہ نامدار　　جہان نخلہ پاک سے ایکبار

علانیہ انی انا اللہ کا　　کلیم ابن عمران نے فقرہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفخرِ آسمان ۔ کہ مریم کو ہمنے جگہہ دی جہان

سر سبط خیر الوریٰ کو یہان ۔ شہادتکی ہوتی یہ دیہو یا جہان

خدانے جو عیسےٰ کو پیدا کیا ۔ یہین غسل مریم نے اونکو دیا

کیا غسل مریم نے خود بھی وہین ۔ یہ بقعہ ہی بقعونسے بہتر کہین

یہین سے عروج حبیب خدا ۔ شب وصل معراج واقع ہوا

بہت خیر و رحمت مفصل وہان ۔ رہیگی ہمیا پئے شیعیان

یہان تک رہی خیر و برکت دوام ۔ کہ ظاہر ہو قایم علیہ السلام

مفضل نے پھر عرض کی مین فدا ۔ امامِ ہدا خاتم الاوصیا

وہانسے ہو رونق فزا پھر کدہر ۔ گیا جانب شہر خیر البشر +

جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور ۔ عجائب غرائب ہون ظاہر امور

بڑہی فرحت و شادئی مسلمان ۔ گرفتار ذلت ہون کافر وہان

کہا وہ عجایب غرائب ہین کیا
جو پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب

مرے جد اطہر کی یہ قبر ہے
کہین سنکے حضار ہان اے امام

کہے قائم ال پیمبر خلق سے
کہین سب یہ اوسکے مصاحب ہین دو

یہ دونون ہین وہ عورتونکے پدر
ابو بکر ہے اک عمر دوسرا

غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن
کہے پھر یہ سب بتاؤ سب مجھے

کہ منجملہ مردمان جہان
گیا قرب قبر رسول خدا

یہی ہے مزار رسالت مآب
خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہے

یہی ہے یہی قبر خیر الاناس
یہان اور یہ کون دو ہین کہڑے

بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو
وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر

یہ قبرون ہین اونکی شہ دوسرا
پہ ہے مصلحت پھر امام زمن

عمر اور ابو بکر یہ کون تھے
کیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا یہ تو بتلاؤ ہمکو ذرا ‌ ‌ یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا
کہین وہ کہ اے شاہ جن و ملک ‌ ‌ نہین کوئی مدفون ہوا آجتک
کیا دفن انکو یہان اس لئے ‌ ‌ کہ دونون خسر یہ پیمبر کے تھے
کہین شاہ دین تم مین سے اب بھلا ‌ ‌ کوئی انکو دیکھے تو پہچانے گا
کہین سب بلا ریب پہچانین گے ‌ ‌ انہین اب بھی ہم انکے اوصاف سے
کہا پھر کہ ایشاہ یان ہے کوئی ‌ ‌ کہ رکھتا ہو شک دفن مین وہ اتھی
کہین سب نہین حجت حق نہین ‌ ‌ ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین
غرض بعد پھر تین دنکے امام ‌ ‌ سراسر بلا قید دین حکم عام
کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر ‌ ‌ نکالین اونھین قبر سے بیخطر
نکالین تو دیکھین کہ تازہ ہین تن ‌ ‌ یہان اونکے سالم ہین سالم کفن
وہی صورتین ہین نہ مطلق ملین ‌ ‌ نہ بوسیدہ تن ہین نہ لاشین گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان — بحکم جناب امام زمان

اوسی نخل پر پھر ہر اک خاص و عام — اونھین کھینچ دے چلئے قصہ تمام

پیے امتحان سبز ہو وہ شجر — نکل آئین پتے نئے سر بسر

ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون — اُدہر معتقد اونکے احباب ہون

کہین سب شرفا ہوئے آشکار — قسم ہی ہوے آج ہم رستگار

ہوے اُنکی الفت سے ممتاز ہم — سزاوار ہی ہو کرین ناز ہم

غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو — محلونمین شہرونمین مذکور ہو

جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش — چلین اپنے گھر سے بجوش و خروش

وہین آکے سب جمع ہون اکجا — تو شہ کا منادی کرے یون ندا

جو ہو دوست اونکا وہ ہووے الگ — تو اسکے یہہ غول ہون دو الگ

اگر وہ ایک دشمنکے ہوا خواہ ہونگا — تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا گروہ اونکا ہی خیر خواہ
اوسی سے یہ ارشاد فرمائین شاہ

کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب
نہین تو سہو اب خدا کا عذاب

کہین وہ کہ معلوم جب تک نہ تھا
یہ سب مرتبہ اونکا پیش خدا

ہوے انسے جب بھی نہ بیزار ہم
کرین آج کیون انسے انکار ہم

کھلا ہمپہ انکی کرامات سے
خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے

نہ ہم انسے بیزار ہو نگے کبھی
ہین بیزار پر تجھسے ہم واقعی

جو انکے عدو دوست ہین جو تیرے
نکالا ہی جسنے انھین قبر سے

شجر پر انھین جسنے لٹکا دیا
تہ دلسے ہم سب ہین انسے خفا

سنین جب یہ باتین امامِ زمان
کرین حکم بادسیہ کو کہ ہان

وہین آئی اک ایسی آندھی سیاہ
کہ برباد ہون سب وہ گم کردہ راہ

اوترواکے دونونکو پھر دار سے
کہین زندہ فرماکے حضار سے

کہ یاد اُسکی کیواسطے پاس جائین
ازل سے ابد تک کا غصہ مٹائین

جو عالم مین گذرے ہین جور و تعب
وہ سب اونپہ ثابت کرین آج سب

وہ سلمان کا مارنا بے خطر
جلانا درِ پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیتِ رسولِ زمن
علیؑ و بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ

جلین سبکے سب آگ سے گہر سمیت
نہ باقی رہین نام کو اہلبیت

جنابِ حسنؑ کو پلانا وہ زہر
وہ شبیر پر روکنا آبِ نہر

وہ جسمِ مبارک وہ تیر و سنان
وہ فرقِ مبارک وہ گرزِ گران

جوان مرگ اکبر وہ پیشِ نگاہ
تڑپنا وہ اصغرؑ کا ہاتہون پہ آہ

وہ جلتی زمین اور قاسمؑ کی لاش
وہ گہوڑونکے سم وہ تنِ پاش پاش

ابا الفضل عباسؑ صف شکن
دلاور جری ثانی بو الحسنؑ

وہ نیزے وہ سینہ وہ تیغین وہ سر
وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر

وہ عونؑ و محمدؑ کی خون ریزیان — وہ عبداللہ ابن حسنؑ الامان

وہ قتل عزیز و احبا تمام — وہ تنہا حسینؑ اور انبوہ عام

وہ جلتی ہوئی ریگ و جسم تپان — وہ شدت کی پیاس آہ ہونٹھون پہ جان

وہ تیغ اور احمدؐ کی وہ بوسہ گاہ — وہ خنجر وہ خنجر خدا کی پناہ

وہ خیمے جلانا وہ قید ستم — وہ غارتگری اور اہل حرم

وہ رسی وہ ذریتِ مصطفےٰ — وہ بیڑی وہ بیمارِ دشت بلا

بناحق زمانے مین ہوتا رہا — جو آلِ محمدؐ کا خون برملا

رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ — اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ

جہان تک ہوا قتل و خون بے سبب — خلائق رہی مبتلاے تعب

خلافِ شریعت ہوے جو جو کام — جہانتک کہ گذرے مین فعل حرام

غذاے حرام اور اخذِ ربا — وہ دزدی وہ بہتان و کذب و زنا

نفاق و فساد و فریبِ فتور — کیا حجتِ حق نے جب تک ظہور

بہ تصریح و تفصیل اک اک کہے — کہ یہ فعل عالم مین تم نے کئے

کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا — کہ ہان سب ہمہین سے یہ واقع ہوا

خلافت اگر بعد خیر الانام — نہ ہم غصب کرتے نہوتے یہ کام

کہے خلق سے پھر امامِ زمان — قصاص اپنے ان دونونسے لو یہان

یہ سنتے ہی آمادہ ہون مومنین — کرے جسکے دلمین جو آئے وہین

نہ ہم کے جو جلسے ہمین یاد آئین — تو پھر نقل کی اصل سے لطف اوٹھائین

جمے رنگ تو شاعرِ بے نظیر — چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر

جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے — کہی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے

شبِ عقبہ کہیے کٹی کسطرح — سقیفی مین میزان مٹی کسطرح

لیہجر مٹائے مٹے گا کبھی — وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو مد نگاہ
اسی دنکی مدت سے تکتے تھے راہ

ہمین اپنے ساقی کا تھا انتظار
اوٹھو ہمنشینو اوتارین خمار

بلا قید بس دیکھکر دمبدم
عزازیل گوید نصیبے برم

سر مو نہ کوئی کرے درگذر
کشیخت ملی خاک مین سربسر

کہان ذوق عصیان کہان یہ مزا
کہان وہ جفائین کہان یہ سزا

بتولِ حزین کا دلِ داغدار
بھلا کسطرح کہئے پائے قرار

کہان تازیانہ کجا فاطمہؑ
مگر تھی گنہگار کیا فاطمہؑ

خدایا تری ذاتِ اقدس کے ہم
تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم

ہماری ہوس سے طلب سے زیاد
زیاد اپنے قہر و غضب سے زیاد

وہ نازل عذاب الیم اسپہ کر
نہ بھیجا جو تونے کسی اور پر

غرض حسبِ فرمان فریادرس
خدیو جہان خسرو دادرس

سردارِ دو نو نکو پھر کھینچ دین | تو حضرت زمین کو اشارہ کرین

زمین سے وہین آگ ہو سر بلند | جلین اور تڑپین مثالِ سپند

جلے ساتھ اونکے شجر بھی تمام | ہوا کو ہو پھر حکم شاہِ انام

کہ خاکستر اونکی وہانسے اوڑائے | کسی بحر ذخار مین جا بہائے

مفضل نے حضرت سے سنکر کہا | یہی ہے عذاب اخیر انپہ کیا

کہا آپنے یہ سزائین ہین کم | مفضل یقین کر خدا کی قسم

کہ وہ سید الانبیا مصطفےٰ | وہ صدیق اکبر علی مرتضےٰ

وہ بنتِ محمد بتولِ رشید | حسن مجتبےٰ و حسین شہید

مفضل اسیطرح باقی امام | زمانے مین زندہ ہون سب لاکلام

جو رکھتے ہون ایمان خالص یہان | جو ہون محض کافر میانِ جہان

وہ اکبار سب زندہ ہوکر اوٹھین | وہ سب خوابِ غفلت سے سوکر اوٹھین

امامانِ دین کی طرفسے وہین
صفِ مومنین کیطرفسے وہین
بدرد و بلاؤ بہ قہر و عتاب
سراسیم ہونے لگے وہ عذاب
کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار
مرین اور زندہ ہوون لیل و نہار
جہان چاہے رکھے انھین پھر خدا
با نواع قہر و عصب مبتلا
یہ سب ہو چکے جب وہان انتظام
تو مہدیِ ہادی علیہ السلام
بحکم خداوند کون و مکان
یکایک ہون کوفیکی جانب روان
سرِ راہ اکر وہ منزل کرین
نجف اور کوفیکے مابین مین
ملایک برابر چہل و شش ہزار
بنی جان یکسر چہل و شش ہزار
نقیب آپکے سیصد و سیزدہ
یہہ اوسوقت سب ساتھ ہون اوسجگہ
مفضل نے کی عرض ارشاد ہو
کہ اوسوقت کیا حال بغداد ہو
کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر
رہے اندنون موردِ لعن و قہر

محل عتاب خدائی جہان + تاسف ہے اوسپر رہے جو وہان

خدا کی قسم ہے کہ اوس شہر پر عذاب ایسے نازل ہون شام و سحر

جو ہر امت ماسلف کے لئے ازل سے زمانے مین واقع ہوئے

رہے اور تازہ عذابونکا جوش کہ حیران ہو جس سے ہر چشم و گوش

جو طوفان ہو بغدادیون کے لئے وہ بے شبہہ ہو آب شمشیر سے

خدا کی قسم شہر بغداد پھر ہوا ایسا کچھ اکبار آباد پھر

سراپا وہان پہ مکان ہو بہشت زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت

جوان لڑکیان سب ہون حوران خلد ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد

کرین اونچ نون بس یہی سب گمان کہ اللہ نے روزئے بندگان

نہ ہرگز کہین اور تقسیم کی اسی شہر پہ منحصر ہو گئی

عداوت پیمبر پہ اوس شہر مین کرین افتری اور بہتان کرین

وہان حکم ناحق یہ جاری رہے — نہ ناحق شہادت سے خواری رہے

ہین جتنے برے کام سب ان وہان — شرابونکا پینا زناکاریان

وہ کہانا بلا شبہہ مال حرام — بہم خون ناحق بہانا مدام

شب و روز ہو قتل و خون اسقدر — نہو حملہ عالم مین بہی جسقدر

غضبناک ہو جاے رب جلیل — رہی امن کی پہر نہ کوئی سبیل

بڑہے فسق فساق جب بیشمار — اوجڑ جاے ایسا وہ شہر ایکبار

جو پہونچے مسافر کہے واہ جی — زمین ہے یہی شہر بغداد کی

کہا شہ نے پہر ایک خوش رو جوان — حسینی نسب سرور سروران

برآمد ہو دیلم قزوینکی سمت — کرے اک ندا مردم دین کی سمت

جو آل محمد مددگار ہو — مین بیچارہ ہون دادخواہی کرو

کرے طالقان ایسی دعوت قبول — کہ نکلین مطیع خدا و رسول

شجاعت مین بیمثل جرات مین فرد — دلیری مین یکتا ہی روز نبرد

لڑائی بہڑائی کا اک اک دہنی — بنا اوپچی شیر صید افگنی

سواری مین ہو ارسب سُرخ رنگ — حسین نیک تن صف شکن شوخ و شنگ

یہ لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہو — یہانتک کرے قتل کفار کو

کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے — تو کوفہ مین جا کر اقامت کرے

یکایک یہ پہنچے برابر خبر — کہ مہدی ہادی شہ بحر و بر

مع فوج خود کوفے کے متصل — وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل

حسینی جو یہ بات پیہم سنے — تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے

کہ ہی قایم آلِ ختمی مآب — امامِ زمانہ وہ عالیجناب

بظاہر مگر اپنے اصحاب سے — کون ہو دیکھنے آیے کہے

بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون — سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملکے آئے وہان — حسینی جوان پیش شاہ زمان

ادب سے کھڑا ہو کہی واقعی — جو ہین آپ مہدی آل نبیؐ

دیکھا دیجئے ہمکو دیکھین بھلا — عصائے جناب رسول خدا

کہان ہی وہ بردا اور انگشتری — زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی

نبی کا عمامہ کہان اے جناب — کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب

کہان شہ کا گھوڑا ہی یربوع نام — کہان ناقہ عصیان نام اے امام

جو تھا نام دلدل وہ استر کہان — خمار مبارک کہان ہی یہان

لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام — اوسیکا براق اور یعفور نام

کہان ہی وہ قران بلا بیش و کم — ید اللہ نے جو کیا تھا رقم

یہ سنکر جناب امام زمان — منگائین وہ مذکور چیزین ہان

یہانتک کہ فوراً امام ہدا — منگائے عصا آدم و نوح کا

جو پھر ترکۂ ہود و صالح منگاے
خلیل خدا کا بھی مجموعہ آئے

تو وہ صاع یوسف بلا شک و ریب
وہ کیل و ترازو و حضرت شعیب

وہ تابوت موسےٰ وہ اونکا عصا
وہ داؤد کی پھر زرہ پر ضیا

سلیمان کی انگشتری اور تاج
وہ اسباب عیسےٰ پے احتجاج

جو میراث پیغمبرونکی تمام
منگا کر دکھاے امام انام

تو لیکر عصاے حبیب خدا
کرے سخت پتھر مین نصب ایکجا

عصا ہو وہین اک درخت کلان
رہے جسکے سایے مین فوج گران

یکایک وہ مرد حسینی کہے
کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے

بڑھا ہاتھ اے ابن رسول خدا
کرون بیعت اب تجھپہ مومن فدا

امام زمان سید بے نیاز
کرے دست اطہر یہ سنکر دراز

تو مرد حسینی مع یاوران
کرے بیعت خسرو کامران

مگر ہونگے زیدیہ نابکار
جو ہمراہ لشکر وہان چہل ہزار

حمائل ہون گردنمین قران پاک
کرے یہ کلام آکے بیخوف وباک

کہ اب ہمپہ جو کچھہ ہویدا ہوا
تیرا سحر کا کارخانہ یہہ تھا

امام زمان شاہ جن وبشر
نصیحت کرین انکو آٹھو پہر

بہت معجزے پھر دکھائین جناب
پر ایمان نہ لائین وہ خانہ خراب

رہی گفتگو تین دن تین رات
کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات

کہ ان سبکو اب بے تامل نہین
کرو قتل تاخیر لازم نہین

مفضل نے سنکر یہ سب ماجرا
کہا کہئے اے نائب مصطفےٰ

وہان کیا کریگا کہا شاہ نے
کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے

روانہ کرے فوج کو ایکبار
تو سفیانی بیحیا نابکار

بحسب مقدر میانِ دمشق
ہوا اکدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی سنخری پہ پھر
کرے تن سے اوسکے خدا اوسکا سر

مفصل سے شہ نے کہی پھر یہ بات
کہ اوس وقت ظاہر ہو شاہ فرات

امام سوم پور مشکل کشا
جگر گوشہ سید الانبیا

بتول ستمدیدہ کے دلکا چین
خدائی کا مالک امام حسین ع

جلو دار صدیق بارہ ہزار
سواری مین مانند ابر بہار

بہتر ستمدیدۂ کربلا
رکاب سعادت مین ہون بر ملا

کہ رجعت کو ہی اس سے بہتر نہین
بحکم خدا و پیمبر نہین

محمد کا بے فاصلہ پھر وزیر
وہ تصدیق اکبر جناب امیر

امام ہدی سید الاوصیا
علی ولی روح خیر النسا

وہان رونق افزا ہون با احتشام
ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام

نجف مین ہو اک قبۂ ذیشان بنا
ہون اوس قبے مین چار ارکان بنا

نجف اور بحرین مین ملکے دو | یمن مین ہو ایک اک مدینے مین ہو

کہا شہ نے مین دیکھتا ہون عیان | وہ قندیلین وہ سب چراغان یہان

کہ روشن کیا مثل شمس و قمر | ہراک نے زمین آسمان سربسر

پھر آئین وہان سید کائنات | جناب محمد علیہ الصلوۃ

مہاجر مین انصار مین وہ بشر | جو لائے تھے ایمان بدل آپ پر

وہ مومن ہوے روبرو جو شہید | ہو خدمت مین حاضر وہ ہراک سعید

کئے جائین پھر زندہ وہ سب شقی | جو حضرت پہ ایمان نہ لاے کبھی

جو کرتے تھے تکذیب قول نبی | جو کرتے تھے بہتان دیوانگی

جو کہتے تھے کاہن ہی ساحر یہی | جو ملعون کہتے تھے کافر یہی

جو لاے تھے ایمان پئے طمع مال | جو کرتے تھے حضرت سے جنگ و جدال

سراپا جلین آگ مین بیحیا | رہین تا ابد قہر مین مبتلا

پھر اکبار سب تا امامِ زمان ۔۔۔ ائمہ ہون رونق فزاے جہان

مع یاورانِ ولایت شعار ۔۔۔ مع کافرانِ عداوت شعار

سب احباب خوشحال مسرور ہون ۔۔۔ جو کافر ہین مخذول و مقہور ہون

جب ہو قیامت کا ہنگامہ تیز ۔۔۔ تو ہوا وس سے پہلے ہی یہ رستخیز

اوس آیت کی تاویل ہو سب عیان ۔۔۔ ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان

مفضل نے پوچھا اوس آیت مین کیا ۔۔۔ ہی فرعون و ہامانسے رمز خدا

کہا سمجھو اوس سے تم ۔۔۔ ہی فرعون اوّل تو ہامان دوم

کہا یہ مفضل نے پھر یا امام ۔۔۔ نبی و علی علیہ السلام

بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور ۔۔۔ کہا سب زمین پر کرینگے عبور

یہانتک کہ جائین سرِ کوہِ قاف ۔۔۔ کرین سیر ظلمات بے اختلاف

وہ سب طے کرین دشت و دریا تمام ۔۔۔ کہ ہو عرصۂ شش جہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا — جہان پر نجائین سپے اہتدا

مروج کرین ہرجگہ دین حق — یہانسے وہان تک ہو نظم و نسق

کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک — نگاہون مین پھرتا ہی اب ایک ایک

کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام — کھڑے ہین قریب رسول انام

گلا کرتے ہین امت زشت کا — کہ بعد آپکے یا شفیع الورا

انہون نے اونہون نے ستایا ہمین — مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین

ہراکدن نئی ہمپہ بیداد کی — نئی اک جفا روز ایجاد کی

کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا — کبھی بے خطر بند پانی کیا

کبھی بے سبب گالیان دین ہمین — صریحا کبھی ہمپہ کین لعنتین

حرم سے نکالا بصد جور و قہر — پھرایا بذلت ہمین شہر شہر

ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری — یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہمپہ غیبت مین تھے طعنہ زن
کبھی منہ پہ کرتے تھے ردِ سخن

کیا ذبح گاہے بجورِ شدید
کیا زہر دیدیکے گاہے شہید

نیا رنج ہر دم دیا یا نبی
کبھی قید ہمکو کیا یا نبی

یہ سنکر بہت روئین خیر الانام
کہین میرے فرزند دیوینگے دم

ہوے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم
سہے ہمنے پہلے ہزارون ہی غم

یکایک وہین پھر جناب بتول
کہین باپ سے کیا کہون یا رسول

فدک جو دیا تھا مجھے آپ نے
کیا غصب دونون نے کس جبر سے

وہ ہنستے رہے سنکے نالے میرے
کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے

مجھے جو ہبہ نامہ جاے سند
دیا آپ نے تھا برای سند

وہ غاصب نے چھینا مرے ہاتھ سے
مہاجر کے انصار کے سامنے

کہ واقف ہین اوسوقت کے خاص و عام
ہبہ نامہ پر اوس نے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک ‏ تو ناچار مین دل جلی دردناک

وہان سے ندامت زدہ اے پدر ‏ گئی آپکی مرقدِ پاک پر

کہی سب یہ جور و جفا آپسے ‏ سر قبر گر کر وہ نالے کئے

کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا ‏ زمین ہلگئی آسمان ہلگیا

مگر وہ نہ پہنچے میری داد کو ‏ سنا بھی نہ بیکس کی فریاد کو

انھین دونون نے ملکے کیا اے پدر ‏ سقیفے مین جا کر کیا شور و شر

منافق کئی ساتھہ لیکر گئے ‏ کہ غصب خلافت کے تھے مشورے

اذیت بہت میرے شوہر کو دی ‏ خلافت بڑے ظلم سے چھین لی

طلب بعدہ بہر بیعت کیا ‏ تو حیدر نے انکار حضرت کیا

مرے گھر کے دروازے پر شاہ دین ‏ لعینون نے پھر لکڑیان جمع کین

کہ تا آگ مین آپکے اہلبیت ‏ جلین سب کے سب دفعتہ گھر سمیت

عجب مجکو او سدمہ ہوا اضطرار — کہا ایک سے جب ہوی بے قرار

خدا پر رسول خدا پر بھلا — یہ کیا ظلم ہی کچھ سمجھ تو ذرا

کہ آلِ پیمبر کو اے بے خبر — جلاتا ہی تو آگ مین بیخطر

یہ گھر ہی خدا کا پیمبر کا گھر — کہ ہی فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہان بے اجازت نہ آئے ملک — اسی آستان پر جھکا ہی فلک

مٹے نام ایسی سیاست کرے — تو جسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بیخبر — کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے ڈر

محمدؐ کہان ہین جو لائین ملک — کوی امر یا نہی اب خلق تک

امان ہی اگر آکے باہر علی — کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

ترا ہم جلائین گے گھر فاطمہ — خلیفہ ہین ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا مین نے اس ظلم پر اے الہ — گلا کرتی ہون تجھسے رہنا گواہ

پیمبر جو تیرا جہان سے گیا ستانے لگے اور ہمکو سوا

یہ کافر ہوئے اوسکی امت مین سب ہمارے کئے غصب حق بے سبب

یہ سنکر غضبناک ہوکر کہا نہ کرا حمقانہ سخن فاطمہؑ

وہین تازیانے سے پھر آہ آہ مجھے اوسنے مارا خدا کی پناہ

جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھ پر مرا ہاتھ بس رہگیا ٹوٹکر

نہ اسپر بھی ہے ہے کیا اکتفا دیا اور اک صدمۂ جانگزا

جلا کر در خانہ پھر اے پدر گرایا مرے جسم کاہیدہ پر

بچانا نہ زنہار ممکن ہوا کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا

یہین رو رو کے فریاد کرتی رہی بہت آپکو یاد کرتی رہی

پکارا کی ہین اے رسالت پناہ کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ

یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیرین میری | خدایا بہت تلخ ہی زندگی

مصیبت کا مجھپر ہوا خاتمہ | وہ کہتا تھا کاذب ہی تو فاطمہ

مجھے تازیانے سے مارا کبھی | کہوں اپنی روداد کیا اے نبی

غرض جب ہوئی مین بہت بیقرار | ارادہ کیا پھر تو بے اختیار

کہ بس اپنے گیسو وہان کھولدون | بہ پیش خدا استغاثہ کرون

یکایک یہ حالت مری دیکھکر | علی ولی نے وہین جلد تر

مجھے منع فرمایا اور یہ کہا | کہ اب فاطمہ بس برائے خدا

ترا باپ ہی رحمۃ العالمین | خدا کی قسم ہی تجھے اے حزین

کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول | جہانتک کرین جبر ہرگز نہ بول

سر پاک کو دیکھ ہرگز یہان | اگر نا بلند اب سوئے آسمان

خدا کی قسم اے بتول حزین | جو گیسو پریشان کرے تو کہین

تو خاک و ہوا پہ نہ کوئی رہے — پرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہاں سے پھری لے پدر — گری بسترِ مرگ پر بے خبر

اذیت تھی یوماً فیوماً مزید — یہانتک کہ آخر ہوے ہین شہید

کرین پھر شکایت جناب امیر — علی علی کُلِّ شےءٍ قدیر

مین شبیر شبر کو لیکر گیا — مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن سے میرے لئے — مکرر تھین لین بیعتین آپ نے

پئے نصرتِ دینِ حق یا نبی — کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کئے سب نے خود وعدہ ہا سحر — دمِ صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کرونمین گلے — نئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق مرے حال سے ہی کمال — خبر مین جو آیا ہی ہارون کا حال

بہ تحقیق موسیٰ سے اوسنے کہا — کہ اے ابن مادر ترے قوم کا

کہانتک کرون شکوہ مین جان بلب | کہ مل ملکے سب نے مجھے بے سبب
دے صدمون پر صدمے بے بس کیا | کیا مجکو ہر طرح بے دست و پا
یہ نزدیک تھا مجکو اعدا دین | کرین قتل یا سید المرسلین
غرض مینے اب تک براہ خدا | کیا صبر ہر طور اے مصطفےٰ
وہ آزار ان سب نے مجکو دئے | کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے
کہ امت کے ہاتھون سے کوی وصی | نہ ایسا کبھی دق ہوا یا نبی
یہانتک کہ اکدن بجور شدید | کیا ابن ملجم نے مجکو شہید
کہین پھر یکایک جناب حسنؑ | ذرا سنئے اب میرے رنج و محن
ہوے قتل جسدم جناب پدر | سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر
وہان اوسکا سردار تھا جو زیاد | چلا ڈیڑھ لاکھہ آدمی سے زیاد
کہ تا کرکے کوفے مین ظلم کثیر | مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کرین
وگرنہ وہین تیغ کے منہ پڑین

یہ سنکر مین مسجد مین فوراً گیا
پئے مصلحت ایک خطبہ پڑہا

نصیحت بہت مین نے لوگونکو کی
مدد کیلئے سبکو ترغیب دی

کہا مین نے ہر ایک سے بار بار
نہ مانا کسی نے مگر زینہار

کسی نے نہ مجکو دیا کچہ جواب
تو ناچار مجبور ہو کر جناب

یہ رو رو کے داورسے مین نے کہا
کہ تو شاہدِ حال رہنا خدا

ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال
لعینونکو مین نے بحدِ کمال

تمامی اوامر نواہی تمام
بہ تفصیل انکو سنایا مدام

نہ مانی مری بات انہون نے مگر
نہ میری اعانت پہ باندہی کمر

کہانتک کرون صبر مین دل جلا
گران سب کو تو مورِدِ صد بلا

یہ کہہ سن کے منبر سے اوترا وہان
مدینے کی جانب ہوا مین روان

تری آنکھ روشن ہوا ے نور عین مری آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہون شبیر کے حمزہ داہنی طرف تو باین کو جعفر بعز و شرف

خدیجہ وہ بنتِ اسد فاطمہ جو لے آئین محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول کہ جسکا یہ مقصود ہی یہ حصول

وہ دن تمکو دیتے تھے جسکی خبر وہی آج سر پر یہ ہی الحذر

زمانے مین جس جس نے کین نیکیان وہ ہین آج حاضر یہان شادمان

جنھون نے کئے کارِ بد ہین وہ پریشان اسوقت بیحد ہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج کہ ہمسے ہو وہ کار بد دور آج

یہ فرماکے صادق علیہ الثنا بہت روئے نالے پہ نالہ کیا

کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار جو اس واقعے پر نہو اشکبار

مفضل نے رو کر کیا یہ کلام مفضل اب ارشاد ہو یا امام

کہی اونپہ رونے مین کتنا ثواب ‌‌ کہا شہ نے شیعونکو ہی بیحساب

مفضل نے پوچھا کہ شاہ ہدی ‌‌ یہیہ فرمائے ہوگا پھر اور کیا

کہا شاہ نے اوٹھہ کے بنت نبی ‌‌ خدا سے کہین گے الہی ابھی

وفا کو جو تھا ب مجھسے وعدہ کیا ‌‌ کہ دے میرے اعدا کو یارب سزا

جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب ‌‌ جنہون نے لیا حق میرا چھین سب

جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے ‌‌ دیا رنج مارا رولایا مجھے

کئے میرے فرزند و نیرو ستم ‌‌ سہے عمر بھر مبتلائے الم

یہ سن سنکے گریان ہون با صد ملال ‌‌ ملک اور یہ ہفت آسمان سے کمال

پھر اکبار بس حامل عرش سب ‌‌ تڑپ جائے نالون ہون جان بلب

اسیطرح سکان تحت الثرے ‌‌ ہون اکبار مصروف آہ و بکا

یہ گویا ہوئے پھر امام انام ‌‌ ہمارے وہ ظالم وہ قاتل تمام

وہ جو جو کہ راضی تھے اس بات پر
کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر

نہ اونمین سے اوس دن بچے ایک بھی
مگر قتل ہو الف نوبت وہی

مفضل نے کی عرض مولا میرے
عقیدہ یہ بعضونکا ہی شیعون سے

کہ احباب و اعدا و جملہ امام
نہ یون زندہ ہو کر کرینگے قیام

امام ہدیٰ نے دیا یہ جواب
نہ دیکھا اونہون نے میان کتاب

مرا جد امجد رسول خدا
اوسیطرح ہم اہلبیت جدا

حکایات رجعت بیان کر چکے
یہ سب راز مخفی عیان کر چکے

اونہون نے نہ کیا ہوگا اتنک سنا
یہ آیت میان کتاب خدا

ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذاب صغیر
چکھائینگے غیر از عذاب کبیر

مفضل وہ رجعت ہی چھوٹا عذاب
بڑا ہی قیامت کا سارا عذاب

شہِ دین و دنیا نے دی پھر خبر — کہ شیعو نمین ایسے بھی ہین بے بصر

گو ہی بصد خامکاری قصور — کئے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین رجعت کے معنی یہی — کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین — کہ ابنِ حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرماکے شہ نے کہا — تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی — چھپا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت تمکو پھیری گا پھر — خفا ہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام — ہماری ہی ظاہر ہی سب صبح و شام

یہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر — کرین فکر قرآن مین بیشتر

مفضل ہمارے فضایل مین بس — نہ پھر شک کرین وہ کبھی یکنفس

یزید سے تا محمد روان ایکجا — مع ترجمہ جو رقم ہو چکا

پئے آلِ یعقوب اسکا نزول ہوا ہی بعہد جناب رسول

مگر اسسے تاویل رجعت ہی سب یہی شان مقصود آیت ہی سب

کچھ ہامان و فرعون سے مدعا ہین ثانی و اوّل جو اول کہا

امام ہدا نے کیا پھر بیان اوٹھیگا مرا جدّ امجد وہان

جناب علی سیّد الساجدین مع حضرت باقرِ علم دین

ستمگاروں نے ظلم جو کچھ کئے کرین وہ رسولِ خدا سے گلے

کرینگے بیان غم کا سب ماجرا کہینگے جو منصور نے ہی کیا

پھر اوٹھیگا موسیِ کاظم وہان کریگا وہ سب ظلم ہارون بیان

علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے کہے ظلم مامون نے جو جو کئے

کرے اوٹھکے بس پھر محمّد تقی شکایت جو مامون مردود کی

علی نقی بعد اونکے اوٹھے ابن معتصم کے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان — اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے گا پھر خاتم الاوصیا — مع جامۂ سید الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل — جراحات دندان و جبہی گل

ملائک کا ہو گرد و پیش از دہام — رہین وہ سراپا فداے امام

رسول خدا سے کہے وہ وصی — کئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب — علامت نسب نام کنیت لقب

مگر امت بد نے یا مصطفے — کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی — مرے حق مین کہتے تھے سب شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک — نہو گا کبھی تا بقاے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا — مگر ایک مدت ہوی مر گیا

یقیناً وہ دنیا مین ہوتا اگر — تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

براہ خدا صبر مین نے کیا | سنین اونکی سب باتین یا مصطفےٰ
دیا اب مجھے حق نے حکم ظہور | یہ فرمائین سنکر رسول غیور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ

کہین پھر خدا نے مدد کی تری | کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوی
خدائے جہان کا یہ فرمان عام | ہوا خلق مین سب پہ ظاہر تمام

ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ

پڑھین بعدہ پھر رسول زمان | اس آیت کو یون خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے — رسول خدا سے گنہ کیا ہوئے

جو ارشاد کرتا ہی رب العلا — مقدم موخر بحل سب کیا

جناب امام ہدےٰ نے کہا — یہ کی تھی رسول خدا نے دعا

جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو شعار — جو ہین میرے فرزندونکے دوستدار

گناہان مستقبل و مامضے — قیامت تلک جو اونھون نے کیا

وہ سب میری گردن پہ رکھ یا الٰہ — نہ دینا اونھین کچھ سزاے گناہ

جو پکڑے گئے حشر مین وہ ضعیف — مین ہوجاونگا ابنیا مین حقیقت

یہ ہن سنکے شیعونکی ساری خطا — دھری بر سر اشرف الانبیا

کہ یعنی پئے خاطر شاہ دین | کئے عفو گویا ہوئے ہی نہین

مفضل یہ سن سنکے روتا ہوا | شہ دین سے اسطرح گویا ہوا

عموماً یہ ہم سب پہ لطف خدا | خصوصاً ہی فضل و کرم آپ کا

کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے | تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے

سناؤن مفضل مفصل تجھے | یہ ہی بات مخصوص ہے تیرے لئے

ہون خالص تر مثل شیعہ جو اور | وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور

مگر یہ حدیث اے مفضل کبھی | نہ اونسے تو کہنا مفصل کبھی

جو نا معتمد اور بے باک ہین | گناہون کے کرنے مین چالاک ہین

جو رہتے ہین مصروف لہو و طرب | گنہ کیلئے ڈھونڈھتے ہین سبب

اگر یہ فضائل سنین وہ فضول | تو ترک عبادت کرین وہ جہول

مگر اے مفضل یہ سن لے ذرا | نہ پہنچے گا ہمسے اونھین فائدا

کہ فرما چکا صاف رب غنی / شفاعت نہین کرتے ہر ایک کی

مگر جو پسندیدہ ہووے کلام / باخلاص و اصلاح و تقوے تمام

یہان خود شفیقو نکا دامن ہے چاک / خشیت سے خالق کے ہین خوفناک

یہ بولے مفضل سے پھر شاہ دین / پڑھینگے یہ آیہ شہ مرسلین

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

مفضل نے کی عرض پھر یا امام / مگر سارے دینون پہ خیر الانام

زمانہ مین غالب ہوے کیا نہین / ہوئے شاہ ارشاد فرما نہین

کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی / تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی

نہ رہتا یہود و نصارا کا دین / مجوس اور یہ فرقۂ ضالین

وہ شاہ جہان خاتم الاوصیا / مع حضرت سید الانبیا

ہون رونق فزاے جہان شاد کام / عمل ہوگا اس آیہ پر لا کلام

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا — جو کوفے کی جانب ہو رونق فزا
تو برسے خلاق ارض و سما — بشکل ملخ آسمان سے طلا
کہ جسطرح عالم مین رب غنی — ہی برسا چکا بہر ایوب بھی
جواہر زر و سیم شاہ انام — زمین سے نکلوا کے بانٹین تمام
کہا پھر مفضل نے دے اب خبر — کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر
اوسیطرح مرجائے وہ ذمہ دار — رہا ذمہ داری مین انجام کار
کہا شاہ دین نے نہین بیخبر — بھلا رہتے تھے ہم کہین بیخبر
یقیناً مر احنا تم الا و صیا — کرے اولا بعد رجعت ندا
کہ آئے جو عالم مین ہو قرض خواہ — کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہان پائے سب ام دام ‏ — ہو ایک دانہ یا ایک خرمن تمام

سنو آج گنجینہ داران راز ‏ — کلیدِ دہان کھولے قفلِ دہان

بفیض جگربند مشکلکشا ‏ — بہارِ جوانانِ باغ جہان

سرِ اسمِ تا خاتم اہلبیت ‏ — سپئے دوستان چھیڑدون داستان

باسناد معتقد بن بابویہ ‏ — کہ یعنی محمد بن بابویہ

روایت مین لایا ہی وہ نیکذات ‏ — جناب محمد نقی سے یہ بات

بیان اپنے آبائے اطہار کا ‏ — بیان اسطرح پر یہان ہی کیا

کہ فرما چکے ہین جناب حسین ‏ — مین اکدن حضور شہ مشرقین

گیا اور دیکھا زبس شادمان ‏ — اُبی بن کعب آچکا ہی وہان

مجھے دیکھکر سید الانبیا ‏ — لگے کہنے خوش آمدی مرحبا

تعالے اللہ اوج زمان و زمین ‏ — تعالے اللہ اوج مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا جہان مین سوا آپ کے مین فدا

کوئی زینت آسمان و زمین کہان اور ہی سید المرسلین

رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے

خلائق یہ دنیا مین بھیجا بحق دیا اپنے سب مرسلون پر سبق

زمین سے زیادہ یہ افلاک پر بڑے رتبہ رکھتا ہی لخت جگر

لکھا عرش اعلے کے دہنی طرف چراغ ہدٰے ابن شاہ نجف

ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی ہی امن و امان کا سفینہ یہی

یہی خضر ہی پیشوائے انام نہین سستی و ضعف کا اسمین نام

یقین کر بن کعب بالراس عین ہی بیمثل و مانند میرا حسین

یہ کوہ گران ہی بہ عز و بحلم یہ بحر روان ہی بہ فخر و بعلم

کہ صلب مبارک سے اسکے یہان کیا نطفۂ پاک حق نے عیان

دعائین کی اوسکو وہ تلقین کین ... کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین

کریگا خلائق مین کوئی دعا ... نہ ساتھہ اون دعاؤنکے صبح و مسا

مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا ... یقیناً کرے حشر روز جزا

اسی نور عین پیمبر کے ساتھہ ... اسی پور زہرا و حیدر کے ساتھہ

شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا حسین ... کہ ہے وہ غلام اور آقا حسین

کرے دور اندوہ و غم سب خدا ... کرے مشکل آسان کرے قرض ادا

ہر اک راہ دنیا و دین کھولدے ... کرے اوسکے دشمن پہ غالب اوسے

نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک ... فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک

یہ سنکر بن کعب نے عرض کی ... ہوا ارشاد ہے وہ دعا کو سنی

پیمبر نے فرمایا بعد نماز ... تو جسطرح بیٹھا ہی پڑھ بانیاز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ مَعَاقِدَ عَرْشِکَ

وَسُکَّانِ سَمٰوٰاتِکَ وَاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اِنْ
تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ رَهَقَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا
فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عُسْرِیْ یُسْرًا

با خلوص تو جب پڑھیگی یہ دعا	ہر اک کام آسان کر دے خدا
شہادت وہ تلقین کریگا تجھے	کہ تجھپر در علم و عرفان کھلے
بن کعب نے پھر کہا ہین خدا	بتا نطفہ پاک کا ماجرا
مرے مثل ہے وہ کہا شاہ نے	خدا نیہ ظاہر ہون اوس نطفہ سے
علوم و معارف خدا کے ہون وا	اگر اوسکا تابع ہو عبد خدا
کہ جنبش مین سب دین دنیا کے کام	رہین تا ابد شادمان صبح و شام
مگر اوسکا منکر جو ہو مردود ن	گرے چاہ ذلت مین وہ سرنگون

بن کعب نے عرض کی یہ فدا — بھلا اوسکا کیا نام ہے کیا دعا

کہا شہ نے ہے نام اوسکا علی — ندا اوسکی یہ ہے خفی و جلی

یَا دَائِمُ یَا دَیْمُوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا کَاشِفَ وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ

الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد — وہ ساتھ اوسکے محشور ہو وے شاد

بن کعب نے پھر کہا یا نبی — خلف کون ہے کون اوسکا وصی

کہا ہے وصی و خلف بیگمان — ہے مختار وارث زمین و زمان

کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب — بتاویل و تفسیر احکام رب

محمد ہے نام اوسکا باقر لقب — ہمیشہ ملک آسمانوں کے سب

شب و روز جب مانگتے ہیں دعا — یہ کرتے ہیں خالق سے وہ التجا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ وَطَیِّبْ مَافِیْ صُلْبِیْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل	پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِیْعَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے	خبر حق سے دی آکے جبریل نے
کہ اوس صلب اطہر مین یا مصطفےٰ	جو نطفہ خدا نے مرتب کیا
ہی اوس نطفۂ طیب و نیک کا	بڑا مرتبہ پیش رب ہدا
اوسیکا خدا نے بغرووقار	دیا پیش خود نام جعفر قرار
کہ مہدی وہادی بنایا اوسے	رضاؤن پہ راضی بنایا اوسے
کہ پیش خداوند جل وعلا	یہی ہی کتابون مین اوسکی دعا

يَا دَانَ غَيْرَ ضَوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَ لَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اس دعا کو جو کوئی مدام | تو ہو حشر اوسکا بروز قیام
مع جعفر ابن محمد وہ مرد | سوئے جنت عدن ہو رہ نورد
ہوا نطفہ پاک اوس سے عیان | مسمّے بموسی کاظم یہان
اُبَی نے کہا یا رسول خدا | خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو ہے بروزِ زین
خبر دے گئے اونکی روح الامین

کہا پھر یہ ارشاد فرمائے
دعا اوسکی بھی ہوگی بتلائے

سوا اسکے دعا ہاے جد و پدر
کہا شہ نے ہان یہ ہے اے باخبر

یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَبَارِیَ النَّسَمِ وَمُحْیِی الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُه

جو کوئی پڑھے اس دعا کو مدام
تو حاجات اوسکے روا ہون تمام

قیامت مین بٹھائے خدا اوسکے ساتھ
کرے حشر موسیٰ بن جعفر کے ساتھ

پھر اک صلب مین نطفہ پیدا کیا
علی نام رکھکر ہویدا کیا

یہی ہے مراد علی کی دعا
کہ یعنی یہی ہے اوسیکی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْهُدٰی وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْهِ وَ

احشرنی علیہ امناً آمن من لا خوف علیہ ولا حزن ولا جزع انک اہل التقویٰ و اہل المغفرۃ

خوشا صلب مین اوسکے پیدا کیا	کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا
محمد کیا نام زد پھر اوسے	کہ تا مومنونکی شفاعت کرے
وہ ہے وارث علم وحی خدا	دلیل خدا شمع راہ ہدے
خدا کیلئے مصطفٰے کے لئے	بوقت ولادت گواہی وہ دے
خدا سے دعا مین وہ شاہ انام	یہی عرض کرتا ہے ہر صبح و شام

یا من لا شبیہ لہ ولا مثال انت اللہ لا الٰہ الا انت ولا خالق الا انت تفنی المخلوقین و تبقی انت حلمت عمن عصاک وفی المغفرۃ رضاک

باخلاص جو اس دعا کو پڑھے | وہ مولا شفاعت کو اوسکی پڑھے
خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی | نکو کار نطفہ مبارک زکی
علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا | بلطف و بعز و بمہر و عطا
کئے اپنے سب علم اوسپر عیان | نرکھا کوئی راز اوس سے نہان
خفی و جلی پیش پروردگار | یہی ہے دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَاٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اس دعا کو جو باصد حضور | علی نقی سب بے تامل ضرور
شفاعت کرے خلد مین لیکے جائے | ہر ایک رنج و آفت سے اوسکو بچائے
دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار | وہ ایک نطفہ پاک عالی وقار

کہ رکھا پھر اوسکا حسن جونی نام | بصد خوبی و عزت و احترام
یہان اوسکو اپنا کیا جانشین | کیا مومنون کا شفیع و معین
خداوند عالم سے باصد نیاز | دعا مین یہ کہتا ہی وہ سرفراز

يَا عَزِيزَ الْعِزِّ فِي عِزِّهٖ مَا اَعَزَّ عَزِيزَ الْعِزِّ يَا عَزِيزُ اَعِزَّنِي بِعِزِّكَ فِي عِزِّهٖ يَا عَزِيزُ اَعِزَّنِي بِعِزِّكَ وَاَيِّدْنِي بِنَصْرِكَ وَابْعِدْ عَنِّي هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَادْفَعْ عَنِّي بِدَفْعِكَ وَامْنَعْ عَنِّي بِمَنْعِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا | کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا
کرے سرفراز ایک انکار کو | بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے — وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لئے

علانیہ ہر طرح روزِ الست — کیا جبکہ بندونکا سب بندوبست

لیا عہد میثاق سب سے وہان — اطاعت کرین تا کہ سب انس و جان

لیا مان جسنے یہ عہدِ خدا — ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا — جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعث خلقِ لیل و نہار — پسندیدۂ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام — جو غمگین ہو مومن کرے شادکام

زمانہ مین اپنی عدالت کیساتھہ — کرے حکم برحق امامت کیساتھہ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی — کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا — کریگا خروج اور جنگ و وغا

محلِ خروجِ امامِ زمان — ہی مکہ حریمِ خدا سے جہان

علامات ظاہر ہون پہلے تمام ۔ تو پھر ہو ظہورِ امام انام

خزانے مین اوس شاہ کے بیشمار ۔ وہ کیا ہین کہ انبوہ مردان کار

شجاعان جنگ آوران دلیر ۔ غلامان شیرِ خدا رشک شیر

بڑھے صاحبِ شوکت و شان قدر ۔ مساوی براعدا و مردانِ بدر

کہ تھے سیصد و سیزدہ شخص سب ۔ جری صف شکن سرفگن حق طلب

سواری کے گھوڑے نہایت نفیس ۔ جو لاکھو نمین چیدہ ہزار و نمین بیس

وہ جمناوہ اوڑنا کہ جیسے غزال ۔ وہ شیرونکی آنکھین وہ پریونکے بال

رہے ہمرہِ سیدِ نیک نام ۔ مزین بمہر اک صحیفہ تمام

کہ اسما روا عدادِ اصحاب سب ۔ صفات و وطن اور کنیت نسب

وہ دفتر کا دفتر ہو برواقعی ۔ صحیح اوسپر ہو سربسر واقعی

کرین سب کے سب ہر طرح اہتمام ۔ اطاعت مین آقا کے ہر صبح و شام

رہین جان و دل سے وہ مصروف کار ۔ رہین سعی و کوشش مین لیل و نہار

بن کعب نے عرض کی ای حضور ۔ بیان کیجئے اب نشان ظہور

کہا مصطفیٰ نے سن اوسکا بیان ۔ نشان ایک ہے وہ ہے اوسکا نشان

کہ وقت خروج امام زمان ۔ اوٹھے کھلکے خود صورت کہکشان

علم کو عطا کر دے خالق زبان ۔ کہے اے امام زمین و زمان

یہی ہے یہی وقت وقت ظہور ۔ خروج آپ اب کیجئے ای حضور

کہ ظاہر ہو تا سب پہ شان خدا ۔ تہ تیغ ہون دشمنان خدا

علامت ہے ایک اور بھی دوسری ۔ کہ قبضہ مین وہ تیغ ہے قہر کی

یہ جوہر ہے اوسمین دم انتقام ۔ تڑپکر کھنچے خود خدا ہو نیام

ندا یون کرے مین فدائے حضور ۔ ذرا جلد فرمائیے اب ظہور

نہین دیر جائز برائے مراد ۔ کہ سر پر ہے ہنگام جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلین امام زمان — کرین قتل اعدا کو پائین جہان

جہانتک جہان مین ہون اعدای دین — کرین قتل چن چن کے سبکو وہین

حدود الٰہی وہ جاری کرین — کہ جاری سب احکام باری کرین

غرض جبکہ ظاہر ہو سلطان دین — ہو جبریل استادہ دست یمین

ہو میکال بائین طرف پر کھڑا — یہ فرمایا احمد نے تمنے سنا

یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام — یہ سب تم پہ کھل جائیگا لا کلام

ہر اک طرح سے میر سب کاروبار — ہین تقوی بعض خلائق لیل و نہار

زہے بخت عبد خدا اسے جہان — ملے اوسسے جو خود باخلاص جان

دلی دوست ہے اوسکا جو خوش نہاد — امامت کا قائل ہو با اعتقاد

زمانہ مین دین ہے اوسیکے لئے — بہشت برین ہے اوسیکے لئے

ہلاکت سے اور آفتونسے خدا — بچائیگا شیعونکو بس دیکھنا

که هین وه مقرِ خدا او رسول
امامت کو دلسے کیا ہی قبول

خدا روزِ محشر بہشتونکے در
کرے اونپہ وا تا کرین سب گذر

زمین پر فلک پر تجھے دون خبر
ائمہ ہین مانندِ مشک و قمر

نہ خوشبو ہو جس مشک کی کم کبھی
نہ زائل ہو جس چاندکی روشنی

بنِ کعب گویا ہوا اسطرح
کہ حق انکا مداح ہی کسطرح

کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام
کیا حق نے نازل لیے ہر امام

مزین بمہر و بمہر و عطا
کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا

کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے
سب اوصاف و احکام ہین سب لکھے

سنو بزم آراے سرِ خفی
قریبِ ظہورِ امامِ زمان

جو واقع ہو فی الواقعی وہ لکھون
شنیدہ کرون بشکلِ دیدہ بیان

ہون بعضے علامات بھی بالضرور
لکھون مین لیے خاطرِ دوستان

بن بابویہ محمد بہ نام | مع شیخ طوسی عالی مقام
علی ابن موسےٰ سے راوی ہوے | یہ فرماتے ہین شہ کہ شیعہ مرے
بہت خاص وہ ہین کہ غم کھائینگے | بہت دین حق سے نکلجائینگے
یہ احوال واقع ہوا وسدم تمام | حسن عسکری علیہ السلام
کرے دار فانی سے جب انتقال | ہو غائب ادھر حجتِ ذوالجلال
امام زمان جب چھپے یک بیک | پریشان ہون سب از سما تا سمک
تب ہجر سے شیعونکے دل جلین | ہراسیمہ ہون ہاتھ غمسے ملین
قریب آئے جسدم زمانِ ظہور | رجب کے مہینے مین با صد سرور
فلک سے صدا آئے یہ تین بار | یہ پہلی صدا ہی سنین ہوشیار

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

کہ یعنی ہی البتہ ثابت ہوئی | ستمگارونپر لعنتِ ایزدی

سنین پھر صدائے دوم یون ہان | اوسیطرح اس بات کو سب عیان

اَزِفَتِ الآزِفَۃُ

کہ یعنی وہ نزدیک تر اب ہوا | جسے یاد کرتے تھے سب بارہا
صدائے سوم پھر کرے فتح باب | یہ دیکھین بہ پیش رخ آفتاب
کہ شکل مجسم ہی اک آشکار | بشر ہون ہراسان و حیران کار

هٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ كَرَّ فِيْ هِلَاكِ الظَّالِمِيْنَ

کہ بس ہی یہی سید مومنان | پھر آیا ہی اسواسطے اب یہان
کرے تا ابھی ظالمون کو تمام | یہ سن سنکے ہون مومنین شادکام
کرے آرزو مردہ ہاے زمین | کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہین
غرض مومنو نسے خدا جہان | کرے دور بغض و غم دشمنان
روایات ہی معتبر بیشتر | کہ روز خروج شہ بحر و بر

کرے اول روز یون اک ندا ملک آسمان سے بحکم خدا

کہ حق ہے عیان صاف حیدر کے ساتھ تو پھر شیعان مطہر کے ساتھ

مگر آخر روز با اضطراب پکاریگا شیطان جانہ خراب

کہ عثمانؓ و احباب عثمانؓ پر خدا کی طرف سے ہی حق منحصر

ضعیفان و بدبخت و بداعتقاد پڑین شک و شبہہ مین وہ کج نہاد

یہ سنتے ہی اوسکے ہواخواہ ہون بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون

مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر

جنھین میل ارباب عصمت سے ہی ولا خاندان رسالت سے ہی

اونھین ہوگا معلوم فی الواقعی کہ شیطان سے ہی یہ صداء دوسری

رہین سب وہ ایمان پہ کامل وفا بدل اہلبیت نبی پر فدا

یہ وارد ہوئی ہی خبر معتبر امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روز شنبہ بماہِ عزا
بروے زمین ہو جو رونق فزا

کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گاہ
بہ پشت مبارک وہ عالم پناہ

جو اول پئے بیعت شاہِ دین
کرے قصد ہی جبرئیل امین

کہ نازل ہو بس شکل مرغ سفید
وہ بیعت کرے لکھو لے قدرت کے بھید

پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا
ہو بیت المقدس پر رکھکر کھڑا

فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے
تمامی خلائق دم اونکا بھرے

اَتیٰ اَمرُ اللهِ فَلاَ تَستَعجِلُوہُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امرِ خدا
طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا

پتا ہی روایت مین اس حال کا
کہ نام ونسب قائم آل کا

براے تنبہ بامر خدا
بیان کر سکے جبرئیل دے وندا

کہ گھر گھر جو سوتے ہین بیدار ہون
جو بیٹھے ہون استادہ اکبار ہون

کھڑے ہون جہان اسقدر خوف کھائین | کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائین
علامات مین یہ بھی ہی اک نشان | کہ مولا ہون دنیا مین ظاہر جوان
جو دیکھے گا سو سے شہنشاہِ دین | کہیگا چہل سالہ ہین یا نہین
رہی اکطرح پر شبیہ شش جہات | ہمیشہ جوان تا بروز وفات
حدیثون مین وارد ہی آذ شیعہ | کہ پانچ چیزین ہین نشانِ ظہور
نشان اولین آسمان کی صدا | نکلنا ہی سفیان کا دوسرا
علامت یہ ہی تیسری بالیقین | کہ افواج سفیان کو نگلے زمین
ہی قتل حسینی نسب چارمین | پس کوفہ یا پیش کعبہ کہین
یمن سے خروج یمانی جوان | علامات سے پانچوان ہی نشان
ہو جبدم ظہور امامِ مبین | چلین سیصد و سیزدہ مومنین ۳۱۳
کہ ہون بعض بستر سے گم وقت شب | سحر کو نمایان ہون مکہ مین سب

تو بعضے سوار ابرش ابر پر
علانیہ حاضر ہون وقت سحر

وہ تلوارین پھر سیصد و سیزدہ
کرین ہر سر اسم تقسیم شہ

جو نازل ہوئے ہون فلک سے تمام
کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر
لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثون سے ظاہر ہوا یہ کلام
کہ پندرھوئین تاریخ ماہ صیام

نمایان ہو سورج گہن چرخ پر
مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہی خلاف
ہی برعکس عادت کے یہ صاف صاف

تہ خاک پھر ہو گی فوج شقی
وہ روداد ساری بیان ہو چکی

پھر اک روز سورج میان فلک
ٹھہر جائیگا اوسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب
پھر اک دو ذنب ہو نمایان شتاب

نکلکر وہ مشرق مین ایسا ہو خم
کہ دونون سرے ہون قریب بہم

ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر — ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر

پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند — رہے تین یا سات دن سر بلند

ممالک پہ غالب ہون اکثر عرب — کرین مردم مصر ظلم و تعب

کرین قتل اپنے شہنشاہ کو — خراب اور برباد پھر شام ہو

خلافت مین پڑ جائین سو خلاف — علم ہون علم تین بہر مصاف

بنی قیس کا پھر عرب کا علم — رہے داخل مصر با صد ستم

بنی کندہ کے ہون علم پھر روان — عرب سے خراسان کو ناگہان

تو پھر ساٹھہ کاذب وہان ہو عیان — نبوت کا دعوے کرے ناگہان

علمہاے آل ابوطالب آئین — وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین

تو پھر شہر بغداد مین چاشتگاہ — نمایان عجب ایک ہو باد سیاہ

ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہین — کہ ہون شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط و طاعون سے تہلکے
فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے

زراعت تہ باغ ہون سب خراب
ہر اک دل پہ کھلجائے وحشت کا باب

سہے اسقدر تلخ کامی عراق
بلا کا ہو مورد تمامی عراق

عجم مین بھی برہم ہون دو طائفے
کرین جنگ باہم بہت خون بہے

تو پھر اہلِ بدعت مین کچھ بد سلوک
وہان مسخ ہون شکلِ میمون و خوک

عجائب غرائب برائے ظہور
علامات ہین اور بہر سرور

کہ اکثر میان کتاب بحار
کیا مجلسی نے بیان بیشمار

سنو شیر میدان جنگ آوری
سر و تن فدائے امام زمان

امام زمان خاتم الاوصیا
بظاہر ہون رونق فزائے جہان

علامات رجعت ہین پیش نظر
مبارک ہو احباب جان بازیان

جناب محمد بن بابویہ
مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہی ابن ابراہیم لقمانی ایک — محمد ہی نام اور راوی ہی نیک

ہی ارشاد صادق کہ گویا یہان — ہم اب دیکھتے ہین بچشم عیان

کہ قائم ہمارا علیہ السلام — پہنکر نبی کی زرہ وہ امام

پہر اک اسپ مشکی پہ ہوکر سوار — ہو پیشانی اوس اسپ کی مثل شعلہ دار

نجف مین اس انداز و اعجاز سے — خرامان وہ ہوگا کہ ہر شہر کے

سب اشخاص اسطرح دیکھین اوسے — کہ خود اپنے شہرون مین ہو دیکھتے

امام زمانہ کرے پھر علم — جناب رسول خدا کا علم

کہ چھڑ اوسکی ہو عرش کا اک عمود — سراپا بیاری رب ودود

کرے جس جماعت پہ اوسکو بلند — ہلاکت مین پڑجائین وہ خود پسند

ہو اندک نکالن سبک دین جناب — تو جرأت کا شیعونپہ ہو فتح باب

زبردست یا مرد ہون مومنین — صلابت مین دل قطعۂ آہنین

ہر اک مرد مومن کو رب ہدٰے
کریگا چہل کس کی قوت عطا

تہ خاک جو مومنین ہین نہان
کرے اس خبر سے اونھین شادمان

مقابر مین وہ جا با آیا کرین
ظہور مبارک کا چرچا کرین

یکایک پئے نصرت و فتح شہ
ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ

ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر
جو کشتی مین تھے نوح کے ہم سفر

ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل
کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل

وہ ہمراہیان کلیم خدا
کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا

رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک
گئے تھے جو ہمراہ سوے فلک

ملک پھر وہ نازل ہون اربع ہزار
کہ جنکا لقب ہی علامات دار

ہزار اور آئین جو زیر فلک
تو پھر سیصد و سیزدہ وہ ملک

جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن
پئے نصرت سید انس و جن

پھر آئین ملک اور اربع ہزار — محرم کی دسوین کو جو بیقرار

پئے نصرتِ سیدِ تشنہ کام — دل و جان زہرا علیہ السلام

کہا آکے یون اے شہِ کربلا — کرین قتل اعدا کو ہم مطلقا

نہ راضی ہوا پر وہ سلطان دین — کہا فضل حق سے مین عاجز نہین

غرض سب پراگندہ مو نوحہ گر — مجاور رہین وہ مرقدِ پاک پر

مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار — حزین سب کے سب رہتے ہین اشکبار

ترقی ہو اک نالہ و آہ کو — قیامت تلک روئین گے شاہ کو

ملک ایک اون مین ہی عالیمقام — وہ سردار ہی سب کا منصور نام

زیارت کو زوّار جاتے ہین جب — ملائک وہ لینے کو آتے ہین سب

جو رخصت ہو زوّار وہ شاہ سے — ملک سب ہین پہنچانے جاتے اوسے

جو بیمار ہو جاے وہ مردِ دین — عیادت کو اوسکی یہ جاتے ہین

وہ دنیا سے کرتا ہی جسدم قضا
نماز اوسپہ کرتے ہین یہ سب ادا

تہِ دلسے دیکر دعائین اوسے
یہ سب توبہ کرتے ہین اوسکے لئے

غرض ہین زمین پر یہ سب گوار
امامِ زمانہ کا ہی انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امامِ انام
تو آجائین یہ سب کے سب اوسکے کام

کرینگے غضبناک ہو کر جہاد
نکالینگے سب کربلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک پہ قہرِ خدا
اعادی کو دینگے سزاے جفا

روایت یہ آئی ہی ذی اعتبار
سکندر کو جن نے دیا اختیار

جو ہین ابرِ صعب اور ابرِ ذلول
کرے ایک کو انمین سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہی بے صدا
قبول اوسنے اپنے لئے کر لیا

امانت رہا صعب با رعد و برق
پئے خدمت سیدِ غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہِ نامدار
اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہ دنیا و دین
یہ ساتون فلک اور ساتون زمین

ہوائین ہر اک قسم کی بیشتر
ہون تسخیر شاہنشہ بحر و بر

نبیؐ و علیؑ کا وصی اخیر
جوان شکل مین ہو توسن مین ہو پیر

وہ طاقت وہ قوت ہو نام خدا
کہ گا ہے اگر وہ امام ہدا

درخت کلان کو تکان ایک دے
اوکھڑ کر دہین بیخ وہ گر پڑے

جبل مین جو حضرت کرین اک صدا
تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا

خدیو جہان مالک بند و بست
تمامی کرے سیر بالا و پست

کرے کوہ و صحرا او دریا کی سیر
ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر

نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام
نہ جاے جہان وہ امام انام

وہ برپا کرے دین حق ہر کہین
او کل دے ہر اک گنج و معدن زمین

جدہر رخ کرے شاہ گیتی پناہ
دلو نپر اودہر تا بیک ماہ راہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے
لعینوں کو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر
کہ مومن یہ ہی یہ منافق بشر

نکوکار یہ ہی یہ بدکار ہی
یہ ہی بیخطا یہہ گنہگار ہی

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ
ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے
کرے اصل احوال پر فیصلے

جہاں جاے سلطانِ جن و بشر
رہے سایۂ ابر بالاے سر

ہوں اوس ابر سے یہ صدائیں بلند
سنیں ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی وآلِ محمد ہی یہ
خدا کی عدالت کا مقصد ہی یہ

کریں دور کا قصد جب شاہِ دین
سمٹ جا اکبارگی روے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن میں
مسافات عالم وہیں طے کریں

خراماں ہوں جب وہ امامِ ہدیٰ
تو احمد کے مانند نامِ خدا

سراسر ہو پر نور روے زمین | نہ چشم فلک دیکھے سایہ کہین
برآمد ہو مکے سے جب شہ جناب | کرے یہ ندا اک منادی شتاب
کہ ہمراہ اپنے برائے سفر | نہ لے توشہ و آب کوئی بشر
جو مشہور ہی سنگ موسی بنام | جسے چاہتے ہونگے سب خاص و عام
کہی بار اک اونٹ کا وہ حجر | رہے ساتھ شہ کے میان سفر
جہان ہو مقام امام زمان | بارشاد ہو نصب پتھر وہان
تو بارہ رواں چشمے ہون سنگ سے | زمین پر بہین وہ عجب ڈہنگ سے
جو ان چشمونکا پانی پیتا رہے | تو نہار بھوکا نہ پیاسا رہے
نجف مین جو پہنچین امام زمان | وہین رونق افزا رہین بیگمان
رواں ہوا وسی سنگ سے شیر آب | ہون سیراب آسودہ شیخ و شباب
روایات مین راوی ہین لکھ گئے | کہ آب و طعام و علف سنگ سے

بافراط پیدا ہو شام و سحر
کرین نوش سب مردم و جانور

عصا ہوگا موسیٰ کا حضرت کے پاس
کہ جسوقت چاہین شہِ حق شناس

تو ثعبان بنکر کرے سب جدا
لبون مین ہو چالیس گز فاصلا

نگلجاے ہر چیز کو بے تعب
بایماءِ سلطانِ ملکِ عرب

وہ پیراہنِ خاص باغِ جنان
ہو زیبِ تنِ سیدِ انس و جان

کہ جبریل اعانت کو جب آئے تھے
براہیم کے واسطے لائے تھے

پہنکر جسے بچ گئے آگ سے
جلے تھے جو نمرود کی آگ سے

وہی جامہ یوسف کے تھا زیبِ بر
ہوا جسسے خوشبو دماغِ پدر

جو کوری کا باعث ہوا ہجرِ پدر
اوسی جامہ سے آیا آنکھون مین نور

سلیمان کی خاتم ہون پہنے امام
ہون ساتھ انبیا کے تبرک تمام

اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر
بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

بآواز گویا ہون سنگ و درخت ‏ ‏ ‏ چھپا ہی مرے پیچھے وہ خفتہ بخت

فدا تجھپہ ہم اے امام زمان ‏ ‏ ‏ اسے قتل کر آیہان ہی نہان

یہانتک تو دنیا مین ہو انتظام ‏ ‏ ‏ نہ باقی رہے کچھ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پہ پھیرے دست شاہ ‏ ‏ ‏ خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کر دے شیعونمین ہر فرد کو ‏ ‏ ‏ ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوے کوہسار ‏ ‏ ‏ اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام ‏ ‏ ‏ اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان ‏ ‏ ‏ زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین ‏ ‏ ‏ فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہراک دہشت و بیم رب انام ‏ ‏ ‏ کرے دور اونکے دلونسے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین ‏ ‏ ‏ مرین خوف سے اشقیا و لعین

کرین دشمنونکو جو شیعه هلاک — ملین نه پر پا سبکو مانند خاک

خدا اونکو دے ایسے کچھ چشم و گوش — که جس جس جگه هون وه با عقل و هوش

خود آنکھون سے شه کی زیارت کرین — طلاقت سماعت اشارت کرین

غم و ضعف سستی و درد و بلا — هو شه کی بدولت سب اونسے جدا

زمین آسمان کی عطیات سب — ترقی کرین خوب هر روز و شب

نه برسا خلافت کے جو غضب سے — وه باران رحمت برستا رہے

دل آپس مین هون شکل آئینه صاف — کدورت سے هر ایک هو سینه صاف

درندے بھی هون رام ابا مگر — نه پهونچائین هرگز کسی کو ضرر

عراق و عجم سے اگر تا به شام — کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر — چلی جائے محفوظ وه راه بھر

درندونکی ایذا نه چورونکا ڈر — نه رہزن کا کھٹکا نه ره کا خطر

بنی شیبہ مشہور ہی جنکا نام
امینانِ مفتاح بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ
کٹین ہاتھہ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائین پھر کعبے سے
منادی ہر اک سو ندائین کرے

یہ کعبے کی کرتے ہین جو چوریان
ہو آگاہ مخلوق رب جہان

ہر اک زادۂ قاتلان حسینؑ
ہو کشتہ بحکم شہِ مشرقین

کہ آبا و اجداد سے بد گہر
رضامند تھے سب وہ اس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا
تو وہ کام گویا خود اوس نے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین
کرین زندہ پھر عایشہ کو وہین

پئے ماریہ اور بہر بتول
و ام براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس سے لین انتقام
وہ جور و جفا یاد آئین تمام

نہ دے پھر جو دنیا مین کوئی زکوۃ
کرین قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم مین نور جناب | کسیکو نہین حاجتِ آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر | کہ ہون اک ہزار اوس سے پیدا بشر

وہ مسجد کہ ہون سب دراوسکے ہزار | بنا پشت کوفہ پہ باصد وقار

کرے پشت قبرِ شہِ کربلا | وہ اک نہر جاری امامِ ہدا

کہ ملجائے نہر نجف سے وہ نہر | خلایق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہان جابجا پھر امام زمان | بنائین گے پل اور سن چکیان

ہی ارشاد باقر علیہ السلام | کہ گویا ہون مین دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیرزال | لئے اپنے سر پہ چلی بے ملال

سوے کربلا جانب نہر جاے | کہ تا بے کرایہ تھے پیس لائے

عیال اپنی لیکر امامِ زمان | رہین مسجد سہلہ مین شادمان

جو کہنہ امارت وہ ڈھائین امام | گرا کر اوسے پھر بنائین امام

کرین چوب نسبا وسکی پھر مستقیم
بسانِ زمانِ جنابِ کلیم

مساجد سرِ راہ جو دیکھ لے
بنائے وہ اوسکے وہ سب کنگرے

ہراک ناودان روزنہ پنجرا
کہین راہ مین ہو جو بیت الخلا

کرین منہدم سبکو ایکبار شاہ
کہ ہو ساٹھہ گز وسعتِ شاہراہ

بحکمِ خدائے جہان آسمان
ہوا سد رچہ آہستہ گردش کنان

ٹھہرنے لگے دن کاٹے کٹے
برابر ہوا اک روز دس دن کے

بحکمِ خدا شاہ کعبہ کو ڈھائین
تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائین

کری مسجدِ سید المرسلین
بنی پھر قدیمی بنا پر وہین

مقامِ جنابِ خلیلِ خدا
جہان مصطفٰے نے کیا تھا بنا

خلیفہ نے جسکو دیا پھر بدل
بغاوت جہالت سے بن بے محل

بنائین پھر اوسکو امام ہدا
مثالِ بنائے رسولِ خدا

کریں بدعتیں محو مولا تمام ‌‌ ‌ کریں سنتیں شاہ برپا تمام

نہ شیعوں میں مفلس ہو کوئی کہیں ‌ غنی ہوں تونگر ہوں سب مومنیں

برائے تصدق برائے زکوٰۃ ‌ نپائیں گدا کو بھریں شش جہات

کریں منتیں لاکھ اہل کتاب ‌ نہ جزیہ پہ راضی ہوں ہرگز جناب

نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر ‌ نہ راضی ہوں شاہنشہِ بحر و بر

کریں ہر کسیکو نصیحت جناب ‌ و لیکن نہ مانے جو خانہ خراب

کریں بے تامل وہیں قتل اوسے ‌ نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے

وہ قرآنِ مکتوبِ دستِ علیؑ ‌ کہ جسمیں منافق کو تکرار تھی

امامِ زمان شاہ دنیا و دیں ‌ کریں اوسکو ظاہر پئے مومنیں

علیؑ ولی دستِ ربِّ انام ‌ امیرِ دو عالم علیہ السلام

یہ ارشاد فرماتے ہوئے صاف صاف ‌ ہیں گویا ہم اب دیکھتے بیخلاف

کہ کوفے کی مسجد مین سب شیعون نے / ہر اک سمت ہین خیمے برپا کئے

ہر اک کو اوسی تازہ قران کا / بہم درس دیتے ہین اب برملا

جناب امامِ زمان شاہ دین / روانہ کرینگے جو حاکم کہین

بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے / کہ تیرے کفِ دست پے تیر لئے

بلا شبہہ رکھتی ہے حکم کتاب / تجھے امر و نہی و خطا و صواب

اگر کچھ نہ انمین سے مفہوم ہو / ہتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو

کہ تو چاہتا ہے جو حکم خدا / بتفصیل بالکل ہوا اوسمین لکھا

روانہ کرین صاحب الامر فوج / سوے کشور روم جب موج موج

لب نہر لشکر کا ہو جب گذر / لگے پاؤن پر اپنے کچھ ہر بشر

چلی راہ پانی پہ مثل زمین / جو دیکھین یہ احوال رومی کہین

تو فی الفور ہون ملکے سب ہمراہ / کہین جسکا لشکر ہے یہ ہے وہ شاہ

بھلا ہو گا کس درجہ ذی الاقتدار — عدو اوس سے لازم نہین زینہار

جو باہم یہ سب مشورہ کر چکین — تو دروازۂ شہر کو کھولدین

وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب — اطاعت کرین شاہ کی سبکے سب

ہون جب حاضر بارگاہِ امام — کرین اسطرحپر ادا سے سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان — بہم مسجد کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا — اک آب طہورا اور ایک آبِ کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان — اوسی مسجدِ کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھجوائینگے شام کو — امیہ کی اولاد تا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہو کر تنگ — امان کے لیے سو ملک فرنگ

فرنگی نہ دین مطلقا اونکو راہ — کہین سب کبھی ہم نہ دینگے پناہ

جہانتک کہ تم اے گروہ فضول ۔ نہ دین نصاری کروگے قبول

یہ سنتے ہی باتین وہ سب بے ادب ۔ چلیپا کو گردن مین لٹکائین سب

جو ہون داخل شہر گم کردہ راہ ۔ یقین ہو کہ ہاتھ آئے شاید پناہ

مگر پہنچی جسدم سپاہ امام ۔ نصارے کی بھی صبح ہوجاے شام

پکارا وہ تھین سب صلح کرتے ہین ہم ۔ امان چاہتے ہین برب حرم

کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال ۔ حوالے کرو ہمکو بے قیل وقال

ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے ۔ جو ہین سب امیہ کی اولاد سے

غرض اونکو فوراً کرین دستگیر ۔ تہِ تیغ ہوجائین آخر شریر

خلافت کا جسطرح پر انتظام ۔ کیا تھا شہِ انبیا نے مدام

کہ پچھلی کسی کی نہ دیکھی سنی ۔ خطا جاہلیت کی سب بخشدی

مگر تازہ احکام جاری کئے ۔ سب آداب اسلام جاری کئے

اسیطرح پر صاحب الامر بھی — کہین انتظام جہان واقعی

نہ چھاین کسی کی خطا و قصور — ہوئے جو مردم ہے پیش از ظہور

سنو دل لگا کر مری آرزو — فدا او نثار امام زمان ع

ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار — مبارک ہو وہ دور دور جہان

جو واقع ہو رجعت مین دیکھین سنین — اپنا منہ چشم دل گوش جان

جو ہین شیخ راوندی قطب دین — مع بعض دیگر رواۃ امین

کہ لکھتے ہین باقر سے مروی ہوا — کہ پیش از شہادت شہ کربلا

ہوئے اپنے اصحاب سے حرف زن — امر جد جناب رسول زمن

ہوئے مجھسے گویا کہ اہل نفاق — جو لیجائین تجھکو بسوء عراق

بہم جس جگہ باسداد و صفا — ملاقی ہوئے انبیا اوصیا

وہ جس سرزمین کا عموراہی نام — جہان ہمرہان یاوران تشنہ کام

مصیبت مین ہو تو شہید جفا | مگر تیرے صحاب کو مطلقا
وہان درد آہن نہ بہیجے کبھی | بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑہی

قُلنا یا نارُ کونی بَرداً وسلاماً علی ابراهیم

کہا پھر بحکم خدائے جلیل | بجھے جسطرح آگ بہر خلیل
یونہین آتش روز حرب نبرد | ہو تجھپر مع یار و صحاب سرد
یہ گویا ہوے پھر شہ کربلا | ہمین جب کرین قتل اہل جفا
او سیدم تو واللہ ہم بے ہراس | پہنچ جائین اپنے پیمبر کے پاس
جہانتک خدا چاہے شام وسحر | وہان تک رہین ہم رہین جلوہ گر
ہو جسکے لئے شق یہ سطح زمین | قیامت سے اول وہ ہونگے ہمین
کہ آئینگے دنیا مین پھر بیگمان | پھر اچہے رہیان شادمان
یکایک مع سرور نامدار | امام زمان قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہون او سدن ملک — زمین پر نہ آئے ہو صبح وقت تک

سرافیل و میکال و جبریل بھی — ملایک کی لے لیکے فوجین کئی

بحکم خداوند لیل و نہار — مجھی پر ہون نازل بصد افتخار

وہین پھر جنابِ رسولِ خدا — ہون نازل مع زمرۂ اوصیا

اگر سب ابلق ہون وہ راہوار — کہ جن پر ہوا ہو نہ کوئی سوار

سوار اونپہ ہو ہو کے آئین یہان — وہان پھر جنابِ رسولِ زمان

نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان — کرین خود سپردِ امامِ زمان

رہین اسکے مابعد ہم سب یہان — جہان تک ہو منظورِ ربِ جہان

ہون کوفیکی مسجد سے پھر لاجواب — عیان چشمۂ روغن و شیر و آب

امیرِ عرب سید الاوصیا — مجھے دیکے شمشیر خیر الوریٰ

روانہ کرین خرم و شادمان — مجھے شرق و غرب زمین جہان

یہان تک کرون قتل تا مطلقا
نہ باقی رہین دشمنانِ خدا

جلادون مین اصنامِ روی زمین
کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین

یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر
کرون فتح ہر شہر مین سر بسر

پھر موده حضرتِ ذوالجلال
پھرا وٹھکر بھمہ یوشع و انبیا

چلے جاین پیشِ جنابِ مبین
علیِ ولی دستِ ربِّ قدیر

کرین عرض اے سیّد الاوصیا
کہا جو خدا و نبی نے کیا

یہ سن سنکے ہنقاد مردِ جری
کرین ساتھ اونکے علیؑ ولی

کہ بصرے مین جا کروہ عالیمقام
کرین قتل فوجین وہانکی تمام

روانہ کرین شاہ پھر بہر جنگ
عساکر بسوے بلادِ فرنگ

کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ
کرین فتح کرکے برابر تباہ

کرون قتل مین جانور وہ تمام
کہ جن جن کا ہی گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین
وراے حلال اور طیب کہین

تمامی مذاہب کے اشخاص پر
کرون عرض اسلام مین سربسر

پس ختم حجت پھر انجام کا
بقتل و با سلام دون اختیار

مسلمان ہوا جو بشر بچگیا
وگرنہ وہین قتل مین نے کیا

ندا یہ ہو دنیا مین شیعہ کہین
اگر شیعہ سم نہو روے زمین

خدا اک فرشتے کو نازل کرے
کہ ہاتھ اپنا وہ اوسکے منہ پر دہرے

کرے پاک شفقت سے گرد و غبار
دکھانے وسے پھر جہان کی بہار

وہ سارے مکان اوسکے پیراستہ
ہوا اوسکے لئے حورین آراستہ

نہ باقی رہے کوئی کور و علیل
شفا دیگی فی الفور رب جلیل

ہماری بدولت آوے شفا
فلک سے بروے زمین پھر خدا

عطیات نازل کرے بیشمار
ہوا اسدرجہ ہر اک شجر باردار

زمستان کے پھل شیعہ گرما مین کہا مین
جو گرما کے پھل ہون زمستان مین
یہ ارشاد فرما ہے رب علا
یہ قران مین ہے صاف وارد ہوا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

کہ یعنی جو مومن ہون اہل بلاد
بہ زہد و بتقویٰ و صدق و سداد
عطیات مین اونپہ نازل کرون
زمین آسمان کی تبرکات انکو دون
مگر کی جو تکذیب پیغمبران
تو نازل عذاب اونپہ ہو بیگمان
ہے صرف ارشاد پیر مرتضیٰ
کہ تحقیق شیعون کو رب علا سے
عطا وہ کرامت و عزت کرے
کوئی شئے نہ پوشیدہ ہو بندہ سے
کہین اپنی نسوان سب واقعی
اونہون نے جو مخفی کیا ہو کبھی
حدیثو نمین ہی معتبر یہ خبر
کہ زندہ ہو رجعت مین جو پیشتر

کرے جو قدم رنجہ ششش جہات
وہ ہی شاہ تشنہ لبان فرات
یہان تک کرے سلطنت مین بسر
کہ بال ابرو نکے بڑہین اسقدر
پڑین آکے آنکھو نپہ مثل حجاب
کہ جیسے کرن مین ہی خود آفتاب
روایت مین تفسیر اس آئے کی
ہی اسطرح وارد ہوئی واقعی

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام
جو ہون رونق افروز با احتشام
ہون جملہ شہیدان وہ زندہ
رکاب سعادت مین ہفتاد مرد
کہ خود شاہ کا رسر پہ دہرے
ہر اک جان و دلسے رفاقت کرے
روایت مین ہی یون بھی وارد ہوا
کہ ستر نبی جو با مرخدا
رفاقت مین موسیٰ کی تھے شاد کام
جلو دار سبط نبی ہون تمام
کہین ہر بشر سے جہانمین یہی
یہی ہی حسین علی ولی

سنو گوشِ دل سے اطعنا کہو | ہوا خواہ دجّال و شیطان نہو

سنین جب یہ ارشاد حق مومنین | ہو شبیر کی معرفت مین یقین

عقد یو جہان قبلۃ الاصفیا | امامِ زمان خاتم الاوصیا

جہان سے جہان کو ہون رونق فزا | تو ابنِ علی تشنۂ کربلا

کرین فکر تجہیز و تکفین کی | کرین دفن پڑہکر نماز آپ ہی

نہ غسل و نماز اور لاسے بجا | اماموں پہ غیر از امامِ ہدیٰ

روایت مین مروی ہے ہی یہ بات | شہِ کربلا خسروِ کائنات

کرین سلطنت تین سو نو برس | پسِ فوتِ مہدیِ قدسی نفس

مگر مدتِ عمر جب تمام | تو ساقیٔ کوثر علیہ السلام

زمانے مین پھر ہو کے رونق فزا | کرین بادشاہی بحکم خدا

یہ صادق سے ہی طرفہ گفت و شنید | جو سایل ہوا آکے عجلی برید

کہ خالق نے قرآن مین یا امام
لیا صادق الوعد ہی کسکا نام

سماعیل ہی کیا وہ ابن خلیل
کہا شہ نے اوس سے نہین اے جلیل

سماعیل بیٹا ہی حزقیل کا
نبوت پہ دنیا مین مبعوث تھا

مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی
بانواع تہدید تعذیب کی

اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی
سر و رو کا کھینچا تھا سب پوست بھی

کیا حق نے اوسدن غضب قوم پر
ملک ایک بھیجا برائے خبر

فرشتے نے آکر کہا اے نبی
بحکم خدا تجھسے ہون ملتجی

اگر تو کہے تو تری قوم پر
ہو قہر خداوند جن و بشر

ہین اکدم مین احوال کر دون تباہ
معذب ہون یہ سب کرے تو نگاہ

سمیّ ذبیح خدا نے کہا
عذاب اونسے اونکے مجھے فائدا

نہین میری حاجت یہ ہی مطلقا
ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

جو حاجت ہو کہہ مجھسے اے خیرخواہ | کہا پور خزقیل نے یا الٰہ
مجھے بھی مع تشنہ کربلا | زمانے مین پھر لانا تو بر ملا
کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون | سزا انکو جسطرح چاہون دون
بیان جب وہ یہ مدعا کر چکا | تو رب ہدیٰ نے مقدر کیا
کہ رجعت مین ہو ہمرکاب حسینؑ | زمانے مین خزقیل کا نور عین
روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا | دم رجعت خسرو کربلا
برابر تہ خاک سے ایکبار | ہوا خواہ او نکے مین پہ چہتر ہزار

سن اے سوز غم گوش دل سے ذرا | جلا شمع کے مثل ہر استخوان
سہون کب تلک سوزش احتراق | کہ اب شربت دید ہو نوش جان
ہوا صبح رجعت کا آثار نمود | کٹی رات کام آمین بیدار یان

حسن ابن فرزند جمہور نے | لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

کہ کہتا ہی عاصم کا پور سعید ‌ ‌ حدیثونکا راوی مسمیٰ حمید

کہ باقر یہ ارشاد فرما ہوے ‌ ‌ مرے جد امجد یداللہ نے

یہی خطبہ اک روز انشا کیا ‌ ‌ کہ یکتا ہی خلاقِ ارض و سما

خداوندِ عالم نے پہلے پہل ‌ ‌ کیا تھا تکلم جو روزِ ازل

ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے ‌ ‌ محمد کو پیدا کیا پھر مجھے

اوسی نور سے پھر بہ ارشادِ رب ‌ ‌ ہوئی خلق ذریتِ پاک سب

پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے ‌ ‌ تکلم کیا دوسرے طور سے

سراپا وہ روحِ مطہر ہوا ‌ ‌ اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا

معِ روح اوس نور کو ایکبار ‌ ‌ دیا پھر ہمارے بدن مین قرار

ہماری ہی خاطر ہی سب کائنات ‌ ‌ ہی سارے جہان مین ہماری ہی ذات

ہمین سے برائی خواص و عوام ‌ ‌ خلایق یہ کی اوسنے حجت تمام

نہ خورشید و ماہِ شب افروز تھا
نہ یہہ شب کہین تھی نہ یہ روز تھا

نہ عالم مین کوئی کہین ذیحیات
نہ فکرِ معیشت نہ ذکرِ ممات

کہ تھا نورِ سبز اک ہمارا مقام
ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام

ہمین شغل تسبیح و تحمید تھا
کہ کثرت مین بھی رنگِ توحید تھا

یہ احوال تھا واقعی پیش از ان
کہ پیدا ہو مخلوقِ ربِ جہان

اس آیت کو دیکھین سنین سامعین
بچشمِ بصیرت بگوشِ یقین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

یہ ہی ترجمہ ظاہری لفظ کا
کہ خالق سے تھا وعدۂ انبیا

کیا تھا یہی عہد و پیمان بدل
کہ سب ہمیہ لائین وہ ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کرین
تہ دل سے نصرت ہماری کرین

حبیب خدا پر جو ایمان لائین
مرے واسطے اپنی جانین لڑائین

یہ ارشاد فرما کے گویا ہوا
علی ابن عم رسول خدا

بہ تحقیق سب مجھسے بھی اللہ نے
اسیطرح تھے عہد و پیمان کیے

کہ شاہنشہ انبیا کا مدام
رہون مین مددگار ہر صبح و شام

مرا حال ہی سب یہ آئینہ سب
رہا عمر بھر وقف رنج و تعب

جہان مین رسول خدا کے لئے
شہ انبیا مصطفےٰ کے لئے

مددگار رہتا تھا لیل و نہار
جہادون مین تھا دمبدم جان نثار

غرض ہر طرح مین نے عہد خدا
رہا زندہ جب تک کیا سب وفا

مگر انبیا نے جو گا ہے مری
اعانت نکی یہ سبب تھا وہی

کہ میری امامت سے وہ پیشتر
زمانے سے سب کر گئے تھے سفر

پھر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ دور | کہ وہ انبیائے خدا سب بغور
وصی پیمبر کی یاری کرین | جہاد و یمین خود جان نثاری کرین
یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان | مرے قبضہ مین آئیگا بے گمان
پھر آدم سے تا سید الانبیا | نبی زندہ ہون سب بحکم خدا
جہاد آکے میری جلو مین کرین | شب و روز دم دوستی کا بھرین
بہت جلد کفار عالم تمام | تہ تیغ بران ہون بس لا کلام
تعجب نہین ہی کسی طرح سے | کہ مردونکو خالق جو زندہ کرے
کرین تلبیہ کی صدائین بلند | کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لبیک لبیک یا داعی اللہ

حضور میں ہم سب ہین حاضر حضور | بجا لائین جو حکم ہو بے قصور
یہ مردان دین سب کرین جب ہجوم | تو ہو کوچے کوچے مین کونہ کے دھوم

غضبناک شمشیر بران بدوش | گلے تک ہو بحرِ شجاعت کا جوش
تہِ تیغ ہون ظالمین جابرین | تہِ تیغ ہون اولین آخرین
وفا کر دین وعدہ جو حق نے کیا | جو اس آئے مین ہمسے اوسنے کیا

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ
لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا

کہ خالق نے خود اونسے پیمان کیا | جنہون نے کہ منظور ایمان کیا
کہ البتہ روئے زمین پر اونھین | مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین
کہ جسطرح اون لوگون سے پیشتر | خلیفہ مقرر کئے خلق پر
کرونگا وہ عزمین اونسے ہر خوف و ڈر | عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرما ہوے پھر علی | مگر رہی دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونیکے بعد | ہو بیدار جسطرح سونے کے بعد

مین ہون صاحب رجعت بیشمار | مین ہون صاحب صولت و اختیار

مین ہون مالک دولت بیحساب | مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندہ خانہ زاد خدا | مین ہون ابن عم رسول خدا

مین ہون معدن علم پروردگار | امین خدا خازن رازدار

حجاب خداوند بالا و پست | صراط اور میزان کا ہون بندوبست

کلام حق اسماے حسنی مین ہون | کہ امثال و آیات علیا مین ہون

مین ہون صاحب سقر ہر بہشت | کہ ہر اہل کو دونگا مین کوثر بہشت

جو نا اہل اہل جہنم ملین | جہنم مین داخل کرونگا مین انھین

ہے تزویج اہل جنان میرے ہاتھ | جسے چاہون مین بیاہ دون جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان ۔ ہی میری طرف بازگشتِ جہان

حساب اونکا ہی منحصر مجہپہ سب ۔ کندر ہونا اعراف تک بے طلب

بلاشبہہ مین آخرِ روزگار ؛ ۔ بفرمانِ خلاق لیل و نہار

وہی دابۃ ہون بروی زمین ۔ کہ ناطق ہی جسپر کتابِ مبین

ظہور آخر کار جب ہو مرا ۔ کلیمؑ و سلیمانؑ خاتم عصا

مین رکھون سراسر برو جبین ۔ نہ کوئی بچے کافر و مردِ دین

منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو ۔ کہ مومن بحق ہی یہ مردنکو

اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی ۔ منقش ہو کافر بحق ہی یہی

غرض مومنونکا ہو مین بادشاہ ۔ زبانِ سخن کو ہون بے اشتباہ

مین ہون خاتمِ اوصیا رسل ۔ مصیبت مین مشکل کشاے رسل

مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون ۔ خلیفہ خداوندِ اکبر کا ہون

خدانے مجھی کو کیا ہی عطا — خلایق کا سب علم مرگ و بلا

مجھے ہر طرحکے یہ سب علم ہین — کہ مخلوق پر تا کرون حکم مین

تہ حکم میرے خدا نے کیا — یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا

یہ سب تیرگی سب صفائی جہان — یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان

یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب — اب آگے بتاؤن مین کسکا حساب

جو کچھ چاہے آغاز و انجام سے — مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے

حدیثون مین صادق سے ہی یہ لکھا — کہا حق سے شیطان نے یا خدا

تو کر چین سے مجھکو مہلت عطا — کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا

کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا — مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا

کہ آدم سے تا وقت معلوم سب — نمایان ہون شیطان برنج و تعب

کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی — کہ ہی رجعت آخر ہی کیا یہی

برائے جنابِ علیؑ ولی
دیا اور یہی بہ حقتین ہین کئی
کئی رجعتین ہین کہا شاہ نے
جناب علی ولی کے لئے
جہان مین ہو ہر رجعت ہر امام
پئے اہتمام و پئے انتظام
پئے نصرت ویاری کار و بار
جناب علی ولی بار بار
بلا شبہہ لا ریب رجعت کرین
یہان ہر زمانے مین ہر عہد مین
کلو کار بد کار جو ہین بشر
حضوری مین حاضر ہون شام و سحر
خلایق پہ غالب رہین مومنین
خداوند عالم ہوا ونکا معین
جو مومن ہین وہ کافرون سے تمام
بانواع و اقسام لین انتقام
بوقتِ معین بحکم آلہ
علیؑ ولی با تمامی سپاہ
ہون رونق فزا زمین و زمان
بصد صولت و شوکت و عز و شان
تو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ
بناچار ہو حاضر عرصہ گاہ

جو ہی قرب کوفے کے صحرا تمام
کنار فرات اوسکا روحا ہی نام

وہین ہو ملاقات انجام کار
وہان ہو وہ ہنگامۂ کارزار

کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ
نہ گاہے کہین ہو کا واقع ہوا

لڑائی کو گویا ہون مین دیکھتا
کہ پس پا ہوا لشکر مرتضےٰ

پس پشت سو سو قدم ہٹ گئے
قدم بعضونکے نہر مین جا پڑے

خداوند جبار و قہار جب
کرے نازل ابر سراپا غضب

کہ اوس مین ہون ملایک تمام
فلک تک بصد کثرت و ازدحام

ہون پھر حضرت سید الانبیا
مع حربۂ نور رونق فزا

جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان
ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناگہان

کہین اوسکے لشکر کے سب لشکری
چلے تم کہان چھوڑ کر افسری

کہ اسلام پر اب تو پائی ظفر
مظفر ہی منصور ہی کیا ہی ڈر

یہ سنکر کہے گا لعین بے حیا ... کہ جس شے کو ہو نہین یہان دیکھتا

بھلا دیکھتے ہو ادسے تم کہان ... عقاب خدا سے نہین اب امان

میان دو کتف لعین پر وہین ... رسول خدا سید المرسلین

وہ نیزہ لگائین کہ اک وار مین ... مع فوج داخل ہو وہ نار مین

زمانے مین پھر شرک و بدعت نہو ... کہین شغل غیر عبادت نہو

رہین بس علی صاحب ملک و مال ... کہ گذرین چہل الف و چار الف سال

ہون ایک اک ہزار ابن ہر شیعہ سے ... مگر ہر برس ایک ہو ایک کے

نمایان ہون دو باغ سبز و عجیب ... کہ اک مسجد اک کوفہ کے ہو قریب

کیا حق نے قران مین انکا بیان ... بہ تشدید پنجم ہے مدہامتان

جہانتک کہ چاہے خدا سے سمیع ... وہان تک ہے ان دو باغ دونون وسیع

ہے اکثر احادیث مین یہ خبر ... اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِنْ مُتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ

کہ پیدا ہوا خلق مین جو کوئی	ہر اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی
اگر پیش رجعت یونھین ہو ہلاک	تو رجعت مین ہو تیغ سے چاک چاک
اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا	تو رجعت مین بے قتل مرجائیگا
احادیث مین معتبر معتبر	اس آیت کی تفسیر مین ہیں بیشتر

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

کہ جسدن ہر امت کے وہ مدعی	جو کرتے ہین تکذیب آیات کی
کیئے جائین محشور سب روسیاہ	ہے مقصود رجعت کلام اِلٰہ
نہین تو قیامت مین خلق خدا	بلا قید محشور ہو مطلقا
ہے ارشاد صادق علیہ السلام	کہ قران مین اپنے رب انام
پئے ناصبی بہر اہل خلاف	یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

کہ رجعت مین کھائینگے ہر صبح و شام
یہی فضلۂ آدمی سب تمام

احادیثِ معراج مین بعض جا
پیمبر سے ارشاد حق نے کیا

یہ میرا علی ہی جو زوج بتول
ہی وہ دابۃ الارض کا یا رسول

امامانِ دینِ مبین سے یہان
کرون سب کے بعد اوسکا مین فیض جان

روایت ہی اخبار مین معتبر
کہ رجعت مین زندہ ہون جو خوش بشر

ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان
دو چندان ہو رجعت مین عمر روان

یہ گویا ہوے پھر امام ہدے
کہ سلطان دنیا و دین مرتضے

جو رجعت کرین باشہ کربلا
سب اعداتہ تیغ ہون برملا

امیہ کی اولاد سرتا بپا
مع آل سفیانی بے حیا

یہان عرض جو جو ملعون لڑے
علی ولی انتقام اونسے لین

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار — اہالیٔ کوفہ سے وہ سی ہزار

جو یاور تھے انصار تھے شاہ کے — ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

تمامی قبائل مین ستّر ہزار — جلاے پھر اکبار پروردگار

جو صفین مین زندہ سفیان کا پور — معادن بھی ہون اوسکے زندہ ضرور

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی — اوسی جا ملاقات ہو اوسکی بھی

تو شاہِ نجف سید الاوصیا — وہین پور سفیان کو باشقیا

کرین قتل با صد عذاب و تعب — مگر زندہ ہون پھر لعین سبکے سب

تو ہمراہِ فرعون و فرعونیان — علیؑ ولی سرِّ انس و جان

باقسام و انواع ایذا اونھین — سراسر برابر معذب کرین

غرض آئینگے پھر جنابِ امیر — یہان با جناب بشیر و نذیر

ضرور انبیا سب کرینگے ظہور — بفرطِ تمنا و شوقِ حضور

کرین سید الانبیا خود عطا
علی ولی کو پھر اپنا لوا

علی پھر شہنشاہ ہون خلق مین
نبی سارے عمال حیدر بنین

باطراف واکناف عالم تمام
حسن سے محمد تلک ہر امام

رہین شاد وخرسند زیرِ علم
مع زمرۂ انبیا سب بہم

نہ مردم کسی سے کہین پھر ڈرین
بدونِ تقیہ عبادت کرین

محمد پہ ہو لطف وظلِ آلہ
تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ

کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا
ہوا تحتِ فرمانِ خیر الورا

یہان تک وہ وعدہ بھی ہووے وفا
جو قرآن مین کرتا ہی رب علا

کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے
اوسیکا ہر اک دین خود دم بھرے

روایت مین کرتے ہین راوی بیان
کہ قربِ ظہورِ امامِ زمان

جمادی اخری مین بس یک بیک
رجب مین بھی بعد اوسکے دس دن تلک

جو باران رحمت برستا رہے ‏ ‏ ‏ ‏ وہ خود برق کی مثل ہنستا رہے

سحاب کرم کی وہ دریا دلی ‏ ‏ ‏ ‏ ہو مخلوق نے بھی دیکھی سنی

نیا گوشت مردونکے اوگنے لگے ‏ ‏ ‏ ‏ کہ سب زندہ ہو ہو کے ہون اوٹھ کھڑے

مجھے اب وہ آتے ہین گو یا نظر ‏ ‏ ‏ ‏ کہ ہین جھاڑتے خاک بالا سے سر

حدیث اوراسطرح وارد ہوئی ‏ ‏ ‏ ‏ کہ رجعت ہو جب صاحب الامر کی

تو ہو پشت کوفہ سے رونق فزا ‏ ‏ ‏ ‏ مع سبع عشرین امام ہدا

اوٹھے ہون وہ سب قبر سے مردہ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ موسائی اونمین ہون سب پندرہ

ہون سات اونمین اصحاب کہف رقیم ‏ ‏ ‏ ‏ وصی ایک موسے کا مرد کریم

ہو یوشع بن نون و سلمان ہو ایک ‏ ‏ ‏ ‏ پھر اک بودجانہ جو ہی مرد نیک

ہین مقداد پھر مالک اشتر ہین پھر ‏ ‏ ‏ ‏ یہ ہین سب کے سب یار اور منتصر

کہ من جانب مہدی رہنما ‏ ‏ ‏ ‏ ہون عمال و حکام شہر و قری

ہی منقول ظاہر ہوں جب وہ حضور — تو مرقد مین ہر شیعہ کی بالضرور

ملک ایک آکر کہے یہ پیام — کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام

اگر کہہ تو مین زندہ کردون تجھے — کہ تو اپنے آقا سے جا کر ملے

وگرنہ بنعماے پروردگار — یہین شاد رہ تا بدار القرار

ہی ارشاد صادق علیہ الثنا — کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا

تو عالم مین با رحمت و مکرمت — کرے نصف لک سال وہ سلطنت

علی پھر کرین سلطنت آکے بس — چہل و چار الف اونکو زین برس

یہین آکے راوی نے شہ سے کہا — اس آیت کا فرمائے مدعا

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ

کہ قرآن تجھپر جو واجب کیا — تو دنیا مین پھر لائیگا تجھکو کیا

کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی — نہوگی نہو گی کبھی منقضی

کہ جبتک نہ آکر نجف مین کبھی ملاقی ہون باہم علی و نبی

وہان ایسی مسجد کرینگے بنا کہ بارہ ہزار اوسکے در ہونگے وا

کیا ابن طاوس نے یہ مقال کہ دنیا کی کل عمر ہی لاکھ سال

ہی سبکے لئے سال عشرین ہزار تو اسی ہزار آل پر کر شمار

ہی منقول صادقؑ سے پھر یہ خبر ہی اک واقعہ میرے پیش نظر

کہ مین دیکھتا ہون عجب تخت زر پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر

جواہر جڑے اوسمین ہین بیشمار ہین اطراف کے قبے نوے ہزار

ہر اک نور اخضر کا قبہ ہی صاف ضیا اوسکی ہی قاف سے تا بقاف

سر تخت یون رونق افزا حسینؑ شہ کربلا سید مشرقین

زمین ادب شوق سے چوم کر کرین مومنین ہر طرف سے گذر

بجالائین تسلیم جب بے ریا تو آے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر المال
جو چاہو کرو آج مجھسے سوال

زمانیمین تم سب نے فی الواقعی
بہت کھینچے آزار ایذا سبھی

رہے تم شب و روز وقفِ بلا
سہے صدمہ و رنج و غم برملا

مگر آج وہ روز ہی دیکھے
کہ دنیا و عقبے کی حاجات سے

جو مطلوب ہو بے تردد کہو
تہ مین ہاتھ رو کو نہ تم چپ رہو

بہشتِ برین سے طعام و شراب
پھر اون سبکو آیا کرے بیحساب

یہ ہی عام شیعونکے مذہب مین بات
ہی اپر ہی اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیام قیامت یہان
بہنگام عہدِ امامِ زمان

سعید جہان صالح و پارسا
شقی جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کئے جائین دونون گروہ
جہان مین یہ پھر آئین دونون گروہ

مگر زندہ ہون عمدہ صالحین
کہ ہو باریاب امامانِ دین

حضوری سے حضرت کی ہون کامیاب — ملین بعض اعمال کے بھی ثواب

جو ہون بدترین جہان بندہ سب — ہمیشہ رہین مبتلائے تعب

جو رتبے گوارہ نہ تھے اونکو گاہ — پئے اہلبیتِ رسالت پناہ

مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ — آئمہ کی سب دولت و عز و جاہ

کرین نیک بندے طلب انتقام — سراسیمہ رہ جائین ملعون تمام

سوا انکے سب بندگانِ خدا — رہین قبر مین تا بروزِ جزا

کہ آیا ہی اکثر احادیث مین — وہی بندے مخصوص رجعت کرین

جنھین محض ایمان حاصل ہوا — ہون یا کفر مین جو رہے مبتلا

سوا انکے محشر تلک سب بشر — معطل رہین اپنے احوال پر

کہ ہی عالمون نے ہمارے کہا — یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا

تو شیعون پہ باہم بسر و علن — مخالف برابر رہے طعنہ زن

جوابات شافی سنے بیشتر
نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر

نجاشی جو عالم ہوا وسنے یہ حال
لکھا ہی میان کتاب رجال

ہی نعمان جو مشہور آفاق مین
گیا خدمت مومن الطاق مین

کہا دل لگی سے یہ نعمان نے
عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے

تو رجعت کا اب وعدہ کرتے ہین ہم
ہمین دیجئے قرض پانصد درم

کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی
کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی

مجھے ہی یقین جب وہان آئیگا
تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا

ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین
کوئی شخص اسکو بروئے زمین

پڑے روح جب جسم مین اور کے
کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے

مگر روح جب جسم اصلی مین آئے
بقہر خدا اور صورت وہ پائے

تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہی
کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہی

غرض اوٹھہ گیا بعد قطع کلام
ہی ارشاد صادق علیہ السلام

کہ رجعت پہ ایمان نہ لائے اگر
تو ہمسے نہین ہی کبھی وہ بشر

نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال
کرے رد و انکار مین قیل و قال

مترجم کو منظور ہی اختصار
تو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساط سخن
شمارندہ چاردہ داستان

کہ آخر ہوا دورہ آخرین
کوئی دم غم ہجر ہی میہمان

مبارک خدا نے دکھایا وہ دن
کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق ایکجا لکھتے ہین یہ خبر
کہ صادقؑ سے منقول ہی معتبر

خلائق پر اک وقت وہ آئیگا
امام زمان جسمین چھپ جائیگا

خوشا حال اونکا جو اوسوقت مین
ہماری ولایت پہ قایم رہین

پئے اہلبیت رسول خدا
رہین بندے فرمان بر و باصفا

کہ ہی کم سے کم اجر اونکا یہی — سنین ایک آواز وہ غیب کی

ہو تم سب مرے بندہ ومنین اہل دین — مرے راز پنہان پہ لا یقین

مری غیب پر تمنے تصدیق کی — ہواب میری جانب سے تمکو خوشی

مبارک ہو تمکو ثوابِ جزیل — یہ تحقیق تم سب بلا قال و قیل

ہو میرے غلام اور میری کنیز — نہایت ہی رکھتا ہون تمکو عزیز

عبادات بالکل کرون مستجاب — کرون مین تمھین عفو سے کامیاب

تمھین بخشدونمین بروزِ جزا — رضامند ہون تمسے بے انتہا

جہان مین جو ہم پانی برساتے ہین — بلاؤن سے انسان بچ جاتے ہین

تمھارا ہی باعث ہے یہ سر بسر — زمانے مین تم سب نہ ہوتے اگر

یہ تحقیق بے شبہہ و بے حساب — ابھی اونپہ ہم بھیجتے اک عذاب

یہ راوی نے سنکر کہا اے حضور — کہ اس عہد مین کیا عمل ہے ضرور

تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ — نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ

زرارہ سے مروی ہے یہ ایک جا — کہ اک بار حضرت سے مین نے کہا

بتحقیق آخر تمھارا امام — نگاہون سے غائب ہو پیش از قیام

کہا کیون کہا قتل کے خوف سے — بحکم خداوند عالم چھپے

جو دیکھا کرین شیعہ راہ آپ کی — تو ہو بعض کو شک ولایت مین بھی

امامت کا انکار بعضے کرین — علانیہ گفتار بعضے کرین

کہ اب تک وہ پیدا ہوا ہی نہین — ابھی بطن مادر مین ہے بالیقین

کہین بعضے اوسکا کہان ہے وجود — نہین ہمکو معلوم کچھ ماند و بود

کہین گے کہین بعضے بعضے بشر — کہ دو سال پیش از وفات پدر

یہہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا — خداوند عالم نے خود شیعو نکا

کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان — ذلیلون نے کو لے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا مین فدا
کرون کیا عمل کچھ تو فرمائے
اگر اوس زمانے تلک بچ گیا
کہا اس دعا کی تلاوت رہے

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِي

حدیث اور بھی معتبر ہے یونہین
کہ فرماتے ہین سید الساجدین
محمد مرا خاتم الاوصیا
کریگا جو غیبت بحکم خدا
بہت ہوگا غیبت کی مدتکو طول
مگر اوس زمانیمین جو ذی العقول
امامت پہ اوسکی کرین اعتقاد
رہین منتظر اوسکے مسرور و شاد
کرین رات دن انتظار ظہور
رہین رات دن وقف کار ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک | ہی نیکون سے بھی نیک وہ ایک ایک
خدانے اونھین معرفت اپنی دی | کیا عقل مین فہم مین منتہی
نہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ | او سے مثل رویت سمجھتے ہین وہ
کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ | بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ
ہین اونکے لئے عزتین مرتبے | بلاشبہہ مانند اون لوگون کے
علانیہ جو پیش رو سے نبی | جہادون مین مصروف تھے ہر گھڑی
ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان | جو تھے ناصر سید مرسلان
ہماری خوشی کے ہین سب پابند | ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند
احادیث مین ہی یہہ وارد ہوا | جو ہین مخلص خاتم الاوصیا
جنھین ہی بہت انتظار ظہور | جنھین ہے شب و روز شوق حضور
مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس | جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس

وہ سب لوگ اون سبکے مانند ہین
جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام
جو راہِ خدا مین بہر صبح و شام

جہادونپہ مرمر کے لڑتے رہے
قدم کی عوض دم او کھڑتے رہے

یہ صادق سے منقول ہی سب سنین
کہ وہ وقت آتا ہی جسمین تہین

یکایک بڑا شبہ پیش آئیگا
امامِ زمان تجھسے چھپ جائیگا

نہ جہتکارا پائین کبھی خاص و عام
مگر جو پڑہین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہی یہ دعاے غریق
یہی ہی جہان مین امانکا طریق

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

علی ابن طاوس نے ایک جا
ہی مصباحِ زایرین ایسا کہا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام
یہ منقول ہی جب کرے التزام

پڑہے اس دعا کو جو کوئی بشر
بلاناغہ چالیس دن ہر سحر

تو پھر جناب امام زمانؑ
ہو منجملہ ناصر دیاور انؑ

اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور
تو بیشبہہ اوسکو خدا غفور

زمانے مین حضرت کے زندہ کرے
پھر اوسکو شریکِ احبّا کرے

حضوری مین حاضر رہے خانہ زاد
سراپا جلو دار وقتِ جہاد

ہزار اجر کامل اوسے دے خدا
سراسر ہے حرف حرفِ دعا

مٹادے سرِ حرف فوراً الہ
ہزار اوسکے نامی سے نامی گناہ

کرو حفظ اے خاصگانِ خدا
وہ ہر یہ دعا دیکھو شانِ خدا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ
الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ
وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ. اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ

الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ

بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَ

وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ

وَالْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ

بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِ

الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَاۤءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیْ الْمَهْدِیَّ

الْقَاۤئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰبَاۤئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّیْ
وَعَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَ
مَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ هٰذَا
وَمَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً
لَهٗ فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَ
الذَّابِّیْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْهِ فِیْ قَضَاءِ
حَوَائِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِیْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَالْمُحَامِیْنَ

عنه وَالسَّابِقِينَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهِدِيْنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ
الْمَوْتَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا
فَاَخْرِجْنِىْ مِنْ قَبْرِىْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِىْ شَاهِرًا
سَيْفِىْ مُجَرِّدًا قَنَاتِىْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِىْ
فِى الْحَاضِرِ وَالْبَادِىْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِى الطَّلْعَةَ
الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِىْ
بِنَظْرَةٍ مِنِّىْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ
مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِىْ مَحَجَّتَهُ
وَانْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ
اَللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ

فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ
رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ
اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَ
اجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِّلْمَظْلُوْمِ مِنْ عِبَادِكَ
وَنَاصِرًا لِّمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ
مُجَدِّدًا لِّمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّدًا لِّمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْهُ
اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ

وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

بِرُؤْيَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمْ

اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ

هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَ

عَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا

وَنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بلا وقفہ دستِ یمین تین بار ہر اک مرتبہ کہ بہ تصدیقِ دل

تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار عبارت یہ ضرب کے متصل

اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ

الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ اَنَا مُنْتَظِرٌ

اِلَيْكَ حَتّٰى يُمَكِّنَ اللهُ مِنْ رُؤْيَتِكَ

وَسَعَادَتِكَ وَيُمْنِكَ يَا مَوْلَائِي اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَةَ

بصدق و صفا از رہِ اضطرا	پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِي بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ طَلْعَتَهٗ وَبَهْجَتَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مبارک ہوں اے دل یہ جان باز بان	ہوا تو رفیقِ امامِ زمان
مع الخیر ہو خاتمہ یا خدا	کہ چودہ حدیثیں آثر لکھ چکا

اثر حسب حکم جناب اخی
ہے نام انکا سید وزیر علی

پئے ہدیۂ زمرۂ شیعیان
لکھوں مستفاد وحید زمان

نسب موسوی مفتی نامور
وطن شوستر لکھنؤ ہے مقر

علمدار فوج حدیث و کلام
شہیر جہان میر عباس نام

کہ لکھتے ہیں وہ قدوۂ راستان
یہ حال جناب امام زمان

وہ ہیں نثر میں یوں روایت نگار
کہ اسطرح پر ہے حدیث بحار

سنیں حاصل ترجمہ مومنین
زوائد سے طالب کو مطلب نہیں

کہ فضل بن یحییٰ جو ہے نامور
روایت یہ کرتا ہے وہ باخبر

کہ تھی سال ہجری میر عرب
نود شش صد و نہ ٦٩٩ زمانے میں جب

وہ تھا گیارھوان روز شوال کا
جو حلی میں ہم سبسے گویا ہوا

علی زین دین افتخار زمان
بن فاضل شیخ مازندران

کہ اکبار مین پیش ازین چند سال | پئے شغلِ تحصیلِ علم و کمال
ہوا وارد و ساکنِ ملکِ شام | رہا درس مین بیشتر اہتمام
مدرس مرا شیخ عبدالرحیم | جو تھا دل سے میرا محبِ صمیم
ہوا عازمِ اندلس ایکبار | مگر ہمسفر مین رہا ساتھ یار
ہوا ایک قریہ مین آخر گذر | رہا شہر ندکور نزدیک تر
کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان | مدرس ہوا اندلس کو روان
وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی | مجھے تابِ رفتار حاصل ہوئی
طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان | ہوا قطرہ زن ہوکے آگے روان
نظر قافلہ تازہ اک آگیا | یہ سب اہلِ بربر مین ظاہر ہوا
وہان سے جزیرہ بھی شیعونکا تھا | بہت متصل اور کم فاصلا
زبس تھا جو مین مبتلائے فراق | یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو ہوئی شکل باد سحر جستجو

مرا بلبل دل چہکنے لگا کہا ایک نے مژدۂ جانفزا

کہ پچیس دن جب چلا جائیگا جزیرہ وہ شیعونکا تو پائیگا

ملا ہمسفیرون کا جسدم سراغ وہین مین خرامان ہوا باغ باغ

چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل چلا شکل باد صبا سوے گل

مسافت ہوی قطع پایان کار لب بحر آیا نظر اک حصار

خوش اسلوب و خوش قطع سر تا بسر نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در

بڑی اونچی اونچی بڑی پایدار بروج فلک کا یہان کیا شمار

غرض شادمان خرم و شادکام کیا شہر بربر مین مین نے مقام

جو آئی ہر اک سو سے بوے ولا پھرا خوب کی سیر کوے ولا

ہوا مسجد شہر مین جب گذر کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھکر

دمِ ظہر پھر صورتِ شیعیان
موذن نے دی آکے اوسمین اذان

اذان دیکھا جب وہ عالیمقام
دعا کی براے ظہورِ امام

جو بیٹھا تھا اپنی جگہ مین خموش
بس اوٹھا دل زار سے اک خروش

ہوا ضبط دشوار دم چڑھگیا
مرا شغل آہ و بکا بڑھگیا

جو مین خوب جی کھولکر رولیا
غبارِ الم دل سے کچھ دھولیا

نمازی سب اکبار باصد نیاز
ہوئے آکے مصروفِ وقفِ نماز

بجالائے سب واجب و مستحب
بطورِ امامیہ وہ حق طلب

وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین
برابر صفین منعقد ہوگئین

ہوئین جب صفین منعقد جابجا
اونھین مین یکایک پھر اک شخص اوٹھا

ہوا مقتدا باشکوہِ تمام
عجب مقتدی تھے عجائب امام

عیان رخ سے اک نور ربّ ہدیٰ
ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام — بہر واجب و مستحب تا سلام

پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا — وہ سب سجدۂ شکر لائے بجا

مخاطب ہوئے مجھسے پھر ناگہان — کہا کر مفصل حقیقت بیان

کہ تو کون ہی تیرا مذہب ہی کیا — پڑھی کیون نہ تونے نماز خدا

بہ تفصیل مین نے کہا اپنا حال — پر اسطرح مذہب مین کی قیل و قال

خدا ایک ہی اور کیا مین کہون — تمھارے پیمبر کی امت مین ہون

یہ کہنے لگے مجھسے سب واہ واہ — ہوا ابھی اگر اسطرح تو گواہ

برائے خدا و شہ مرسلین — نہ ہوگا تجھے فائدہ غیر ازین

کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے — بہت یون مسلمان ہین نام کے

مگر ہان گواہی جو دے تیسری — بلا فاصلہ بعد احمد نبی

بلا شبہ و بیگمان بیحساب — تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو سہی ۔ گواہی وہ ہی کون سی تیسری

امام جماعت نے ہنسکر شتاب ۔ دیا بات کا میری ایسا جواب

یہ اقرار کر تو بہ تصدیقِ دل ۔ زبان سے بلا وقفہ اب متصل

کہ اول جنابِ علیِ ولی ۔ بلا ریب ہین جانشین نبی

بترتیب بعد اونکے گیارہ امام ۔ خلائق کے ہین رہنما لاکلام

وہ ہین واجب الطاعت و احترام ۔ بحکمِ خدا مثلِ خیر الانام

سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا ۔ کیا شکرِ خالق کہا مرحبا

ہی میرا بھی دل سے عقیدہ یہی ۔ سمجھنا نہ ہرگز مجھے اجنبی

باخلاص پیش آئے وہ سب کے سب ۔ پھر اک سمت مسجد مین باصد طرب

مکان ایک رہنے کو مجکو دیا ۔ وہان جمع ہونے لگے اتقیا

تکلف ہوا اہر طرف سب تمام ۔ نہ ہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن وہانکا نظارہ کیا ۔ بخوبی ہر اک شئے سے واقف ہوا

ندیکھا زراعت کا کچھ اشتغال ۔ کیا آخر کار اکدن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہین مجھپہ فاش ۔ خورش کیا تمھاری ہی کیا ہی معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہی نام ۔ دوم بحر ابیض ہی اور اک مقام

کہ ہی جلوہ افروز ساکن وہان ۔ سب اولاد پاکِ امامِ زمان

اوسے جا سے دو بار ہر سال مین ۔ پہنچتا ہی قوت معین ہمین

کہ اکبار ہی آچکا پیشتر ۔ پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ ۔ کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقفِ دعا ۔ کہ آئے کہین جلد وہ قافلا

گذرا تھا چالیسواں دن ابھی ۔ کہ دلکو تمنا ہوئی سیر کی

جو اکبار کی سوے مغرب نگاہ ۔ کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت راہ

جو تکنے لگا مین رہِ انتظار — ہوئی دور سے ایک شی آشکار

کہا آشناؤن نے یہ کون شی — سرِ سطح دریا نمودار ہی

ہوئے دیکھکر سبکے سب شادمان — کہا شکر ہی آئین وہ کشتیان

ابھی تھے اسی ذکر مین ہم وہین — کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئین

جو آگے تھی اک سب سے کشتی بڑی — تو کچھ اور پیچھے تھین چھوٹی بڑی

پیاپے وہ تھین سات سب کشتیان — کہ دریا مین تھے ہفت قلزم روان

بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر — ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام — کیا بڑھکے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا مین نے جسدم جواب — کہ ہی تیرا کیا نام بتلا شتاب

کہا پھر مگر ہی مجھے یہ گمان — کہ ہو نام تیرا علی ایجوان

کہا نام ہان ہان یہی ہی مرا — کہا نام کیا ہے ترے باپ کا

مگر اسے علی بالیقین لا کلام — وہ مشہور ہی سب مین فاضل نبی نام

کہا شیخ کہا آپ نے واقعی — یہی ہی مرے باپ کا نام بھی

مفصل اب ارشاد فرمائیے — سفر مین کہین آپ بھی ساتھ تھے

کہا مین کہین ساتھ تیرے نہ تھا — کہا کہئے پھر از برائے خدا

حقیقت کھلی آپ پر کسطرح — شناسا ہوئے بے خبر کسطرح

کہا تیرا سب حال ای حق طلب — بہ شکل و شمائل بہ نام و نسب

سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیان — نہین مطلقاً احتیاجِ بیان

بفضلِ خدا تجھکو اب شادکام — وہان لیچلون جسکا خضر اہی نام

غرض بعد یکہفتہ پھر شادشاد — چلا اوسکے ہمراہ من بامراد

کہ وہ شیخ ہمنامِ خیر الوریٰ — مرا راہ خضر امین اک خضر تھا

چلے پندرہ دن جو لیل و نہار — ملا آب دریا سفید ایکبار

وہی شیخ کرنے لگا یہ کلام / اسی بحر کا بحر ابیض ہے نام

وہ خضرا جزیرہ ہے وہ دیکھو / جسے آب دریا نے ہر چار سو

احاطہ کیا ہے بصد آب و تاب / جو ہے صورتِ خرمنِ آفتاب

ہوا سیر دریا سے جس دم فراغ / اوتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا / جدھر رخ کیا بابِ حیرت کھلا

ہوا محوِ بخت رسا ہر کہین / نہ رکنے دیا شوق نے پر کہین

ہوئے داخلِ شہر جب بیقرار / برابر ملے سات پہلے حصار

نظر آئے ہر سو شجر سایہ دار / ہر اک شاخِ بالیدہ پر برگ و بار

ہر اک سمت نہرین لبالب رواں / خیابان خیابان چمن بندیاں

جا بجا گلشن خوب رنگِ بہار / لب جو ہوا سرو سے ہمکنار

سراپا جو محو تماشا ہوا / تکلف نظر آیا بازار کا

نہین ہمین ہرگز محل خلاف ‏ عمارات سب سنگ مرمر صاف

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان ‏ ملائک شیم انتخاب جہان

تقدس مین یکتائے آفاق سب ‏ سراسر سراپا ہین اخلاق سب

مسافر نوازی مین ہر فرد بیش ‏ امیر و جلیل و شریف و رئیس

ہر اک رخ سے نور خدا جلوہ گر ‏ ضیا و صفا رشک شمس و قمر

وہ سب نور چشم نبی و علی ‏ خجستہ سیر نیکخو تھے سبھی

خرامان تھے مانند باد سحر ‏ ہمین مسجد جامع آئی نظر

جو مسجد مین پہنچے بہم شادمان ‏ نظر آیا اک مجمع شیعیان

کھلا پھر کہ ہی صدر مین جلوہ گر ‏ وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ صاحب شرف سید محترم ‏ وہ رشک سلیمان وہ قدسی خدم

سنا شمس دین محمد ہی نام ‏ وہ ہی نائب و آل آخر امام

ملقب بعالم سرِ سروران — بحکمِ امامِ زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتوں کا بیفاصلہ — امامِ زمان تک اوسے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان — بہ نقلِ حدیثِ امامِ زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا — مسائل کا مذکور صبح و مسا

گیا ایک جو مین اوسکے آگے گیا — کہا خیرِ مقدم خوشا مرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم — بٹھایا کہا کہ سفر کے الم

منازل مین تونے جو دیکھے تعب — یہان ہوگئے مجھ پہ آئینہ سب

جو تجھپر گذرتی تھی شام و سحر — پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش نہ کی — جگہ مجھکو پہلو سے مسجد مین دی

مجھے بے طلب ایک خادم دیا — طلب جو ان نعمت پہ ہر دن کیا

غرض ہیزدہ روز ہر صبح و شام — رہا موردِ لطف مین شاد کام

کہا یہ کیجئے مجھکو آگہ شتاب ۔ برائے خدا و رسالت مآب

کہ اوس جمعہ کو آپ نے واقعی ۔ جماعت مین واجب کی نیت جو کی

تکلم کیا جناب امام زمان ۔ امام زمان سید انس و جان

امام زمان خسرو نیکذات ۔ امام زمان قبلۂ شش جہات

امام زمان مرکز بازگشت ۔ امام زمان دلبر پنج و ہشت

امام زمان سیف رب جلیل ۔ امام زمان قبلۂ جبرئیل

امام زمان مفخر انبیا ۔ امام زمان خاتم الاوصیا

امام زمان داور داوران ۔ امام زمان یاور یاوران

امام زمان شاہ بالا و پست ۔ امام زمان مرکز بند و بست

امام زمان دست رب قوی ۔ امام زمان ستر کار خفی

امام زمان خسرو کائنات ۔ علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت مین حاضر تھا فرمائے | کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلے
فدا اوس پہ مین سب میرا خاندان | دکھاے وہ دن جلد رب جہان
رہا عمر بھر جسکا امیدوار | یہانتک کیا راتدن انتظار
سیاہی سفیدی مین کھو کھو گئی | کٹی رات ساری سحر ہو گئی
ہوا اور مجبور تراب فقیر | تو پہنچا دے یارب بما فی الضمیر
دعاؤن مین تیری جو کچھ ہی اثر | تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر
غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان | نہ تھے رونق افزا امام زمان
مگر نائب خاص اوس شاہ کا | مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا
کہا آپ ہین باریاب حضور | کہا اے علی اب ہی یہ بات دور
یہہ کانون سے مینے تکلم سنا | نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا
مگر میرے والد بصد احترام | سنا کرتے تھے خود کلام امام

مرے جد امجد ملائک جناب
حضوری مین بھی ہوتے تجھے باریاب

یہ کہہ سن کے سیّد بہر وفا
وہان سے مجھے ساتھ لیکر اوٹھا

طبیعت ہوئی مائلِ سیرِ باغ
نہ آیا نظر پھر مجھے غیرِ باغ

چمن مین صبا گُل کھلانے لگی
ہوا ہمکو جنّت کی آنے لگی

عجب صحبتین تھین عجب وہ مکان
فداے گُل و بلبل بوستان

دکھانے لگی صورتین جیسے آب
بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب

شجر ہر طرف بیشتر بار دار
تھی سیب و انگور و امرود و نار

حلاوت مین انگور رشکِ عسل
انار ونمین نایاب ایک ایک پھل

نہ آنکھون نے دیکھے میان جہان
وہ ہر قسم کے میوے کھاے وہان

نثارِ جوارِ امامِ زمان
کہ دنیا مین کی سیر باغ جنان

وہ دن مجھکو خالق نے دکھلا دیا
کہ مرتی ہی جسدن یہ خلق خدا

جب اک باغ سے سوے باغِ دگر
غنا دل بروش تھا ہمارا گذر

نظر آیا اک مرد صاحب جمال
صلاح و تقدس مین صاحب کمال

کہ دو چادرین صاف پشمین کی
خرامان تھا خوداور ہی وہ متقی

ہوا راہ مین ہمسے جسدم دوچار
سلام اک کیا پھر کیا [illegible]

عجب صاحب حسن تھا خوش لقا
کہ مین ہو گیا [illegible]

کیا بڑہ کے سید سے آخر سوال
یہ تھا کون مردِ ملائک خصال

کہا تو نگر دیکھتا ہی وہ کوہ
کہا مینے ہان اے سراپا شکوہ

کہا وسط کوہ مین ایک جوان
زبس پاک و پاکیزہ ہی اک مکان

شجر اوسمین ہی ایک بالیدہ سر
ہی اک چشمہ جاری بزیر شجر

ہی گنبد بھی اک اوسمین تعمیر خشت
سراپا بہ از قبہ ہاے بہشت

شب و روز یہ مرد نیکو سیر
ہمیشہ مع یک رفیق دگر

ہے خادم اوسی قبہ پاک کا — بفرمودۂ خاتم الاوصیا

کہ مین بھی ہر صبح جمعہ وہان — زیارت براے امامِ زمان

جو پڑھتا ہون بعد از دو رکعت نماز — بآداب شایستہ و بانیاز

مجھے ایک کاغذ ہے ملتا وہین — کہ اوسمین مطالب ہے مرقوم بالیقین

ضروری سب احکام لیل و نہار — بہم مومنین مین جو ہون کاروبار

لکھا حقہ صورتِ فیصلہ — رقم جز جز و کل مسئلہ مسئلہ

عمل اوسپہ کرتا ہون مین دیکھکر — بحکمِ امامِ زمان بیخطر

مناسب ہے اب تجھکو بھی ایجوان — کہ جا تو براے زیارت وہان

اوسی قبے کے پاس پہنچا مگر — زیارت پئے خسرو بحر و بر

لشکر چلا جب چڑھا کوہ پر — ہوا قبۂ پاک تک بس گذر

ملے دونون وہ خادمانِ امام — کیا ایک نے بڑہ بسبقت سلام

کہا دوسرے نے مگر یہ بھی
سنو یہ مسافر نہین اجنبی

تکلف نکر اس سے اے حق شناس
اسے مین نے دیکھا تھا سید پاس

کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا
ادہر آئی آئی مرحبا

غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط
رہین صحبتین بڑہ گیا اختلاط

مری وا سطے نان و انگور لائے
بمہر و محبت وہ مجھکو کھلائے

جو وہ ماحضر سب تناول کیا
اوسی چشمے سے جاکے پانی پیا

پڑہین پھر وضو کرکے دو رکعتین
باصرار کین اسطرح منتین

امام زمان تک چلو اب شتاب
زیارت کرون ہوکے مین باریاب

کہا غیر ممکن ہی اے ذیشعور
کہ لیجائین تجھکو ہم اونکے حضور

اجازت نہین یہ بھی آٹھون پہر
کہ پہنچائین جاکر کسی کی خبر

یہ سنکر کیا التماس دعا
چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر — وہی جو کہ دریا مین تھا ہمسفر

کہا [illegible] وہ سب ماجرا — کہا سنکے تجھکو بھی نامِ خدا

یہ رتبہ [illegible] ہوئی — وہان تک تری بھی رسائی ہوئی

وگرنہ بجز سیدِ نامور — ہوا کب وہان تک کسی کا گذر

غرض مین جو پھر پیش سید گیا — کہ پندرہوین تھی روز آدینہ تھا

کہین اکطرف سے اوٹھا غلغلا — تعجب سے مینے کہا کیا ہوا

کہا سنکے سید نے باصد طرب — یہ ہین میرے لشکر کے سردار سب

کہ ہر جمعۂ اوسطِ ماہ مین — دعا کرتے ہین منتظر راہ مین

پہ تعجیل ہونا ظہورِ امام — کہ ہو انتظارِ حضورِ امام

اوٹھا مین اونھین دیکھنے کو گیا — جو آیا تو سید یہ گویا ہوا

کیا تونے سردارونکا کچھ حساب — کہا مینے ہرگز نہین اے جناب

کہا سب وہ سیصد ہین مومن دین | ہمارے مددگار ناصر معین

کہین سینرہ اور باقی ابھی | خدا جلد وہ دن دکھلائے کبھی

کہا مینے فرمائے بالضرور | کہ حضرت کا کس وقت ہوگا ظہور

کہا اے برادر یہ سرِ خدا | خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا

مگر ہین علاماتِ رجعت کئی | احادیث مین ہین علامت کئی

بمنت کیا مینے پھر التماس | کہ اے میرے آقا مرے حق شناس

بس اے میر سید مرے قدردان | مجھے رہنے دے اب جا در پہ یان

سمجھکر شکستہ دل و ناتوان | سمجھ کر غبارِ رہ کاروان

مسافر سمجھکر مجھے پُر تعب | سمجھکر سب مجھے فاقہ کش تشنہ لب

سمجھکر مجھے اشک اے خیرخواہ | پڑا رہنے دے زیر دامانِ شاہ

سمجھکر مجھے نقش پا سایہ وار | پڑا رہنے دے زیر دیوارِ یار

سمجھکر سگِ کوے مہر و وفا
پڑا رہنے دے گلیوں مین جابجا

سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر
پڑا رہنے دے تکئے مین اے امیر

کہا سنکے سید نے تو غم نہ کھا
کہ ہم تیرے غمخوار ہین باوفا

سفر مین ہی کب سے ترا دل ملول
دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول

زیادہ نہین اس سے برادر روا
جو تو خانماں سے رہے اب جدا

کہ تو ہی غریب اور صاحب عیال
نہین خانہ بر دوش افسردہ حال

ہوا حکم شاہِ زمان پیش ازین
کہ رخصت کرون تجکو بس مین حزین

مناسب نہین اسمین گا ہے خلاف
مجھے اور تجھکو بہم بیخلاف

مناسب نہین اس مین تاخیر اب
ہی انکار اسمین خلافِ ادب

کہا مینے میر تو ہین ہوش گم
یہ ممکن ہی تمسے کہ بارِ دوم

مکرر کرو عرض پیش امام
کہ ہو حکم مجکو براے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال | نہین پھر گذارش کی مجکو مجال

کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر | کہ دیدو [illegible]

کرون اپنے احباب مین بیان | کہا [illegible]

نہ کہنا فلان و فلان امر تو | [illegible]

بمنت کیا مینے پھر التماس | [illegible]

بھلا عمر بھر مین کبھی یہ خلاص | [illegible]

کہا یہ بھی مشکل ہی ممکن نہین | [illegible]

کہ ہر مومن پاک جو پاک کار | [illegible]

بلا ریب ہے دیکھنا بالیقین | [illegible]

کہا مینے کہئے تو ہو وجہہ کیا | [illegible]

مگر اتنا کسنے کو دیکھا نہین | غلامان خاص [illegible] کیا

کہا تو نے دیکھا ہی دو بار ابھی
پھر اک بار ہوگا مشرف کبھی

کیا بار اوّل جو تو نے سفر
ترا جانب سامرہ تھا گذر

ہوا تھا کہین قافلے سے جدا
گذر نہر بے آب پر تھا ترا

کہ اوس وقت اک راکب نیزہ دار
ملا اسپ اشہب پہ تجھکو سوار

وہ تھے حضرت خاتم الاوصیا
انھین منتشر دیکھکر دی صدا

کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار
وہ کرتے ہین زیر درخت انتظار

ترے سب رفیقان راہ مراد
تو جا اونسے ملحق ہوا اب تو شاد

کہا مینے ہے راست یہ ماجرا
وہان تھا یونہین مجھسے واقع ہوا

کہا پھر کہ بار دوم غور کر
جب استاد کے ساتھ تھا ہمسفر

ہوا مصر کی راہ مین تو جدا
یکایک کہین قافلہ بڑھ گیا

ہوا خوف سے جب کہ تو بیقرار
سوار ایک پیدا ہوا نیزہ دار

جو تھا اوسکی رانون تلے راہوار — وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار

وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر — کہ اک قریہ ہی جانب راست پر

وہان بیخطر جا کے شب باش ہو — کر آگاہ مذہب سے ہر ایک کو

مفصل کر احوال اپنا بیان — کہ ہاتھہ آئیگا قافلے کا نشان

کہا مینے ہان ہی یہی ماجرا — یہ فرمانا بھی آپکا ہی بجا

مگر مجھسے اب کیجیے یہ بیان — ہمارے جنابِ امامِ زمان

کبھی حج کعبہ کو بھی جاتے ہین — زیارت مشاہد کی فرماتے ہین

کہا وسعت راہ دنیا تمام — ہر اک مردِ مومن کی ہی ایک گام

علی پھر یہ پیش امامِ ہدا — یہ دنیا ہی کیا اور وسعت ہی کیا

کہ حج و زیارت کی خاطر مدام — بہر سال رونق فزا ہین امام

یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق — ہی سیرِ سمیِ سوار براق

ہر اکجا سے ہو کر مشرف یہاں | کیا کرتے ہین عود امامِ زمان

غرض سب یہ کہہ کے مجھسے کہا | کہ تا خیر اب ہی یہاں نا روا

علی حسبِ حکمِ امامِ زمن | روانہ ہو تو جلد سوے وطن

کئے پانچ درہم مجھے پھر عطا | کہ ہر اک درم پر یہی سکہ تھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
ولی اللہ م ح م د ابن الحسن المہدی قائم بامر اللہ

کہ دیکھتا ہوں یہ تبرک مدام | اونہیں اپنے ہمراہ مین صبح و شام

مجھے اک کشتی پہ کرکے سوار | کئے گندم و جو پئے خرچ بار

پہنچ [illegible] کشتی سے بیچ لی | مین چہل و یکصد مجھے اشرفی

ارادہ یہی تھا کہ تا زندہ ہون | خدا چاہے جا کر نجف مین رہون

منہ [illegible] ہو [illegible] و آثر | ہوئی قطع راہ تک بجواثر

پتا ملگیا کوے دلدار کا — یہ دنیا ہی اک گام مرد خدا

دورنگی نہین اب گوارا مجھے — جدائی کے غمزون نے مارا مجھے

کہ یہہ بعد اس قرب پر یا نصیب — کجا گل کا جلوا کجا عندلیب

الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون — باین حالِ بد کیا کرون کیا کرون

الٰہی بحقِ امامِ زمان — ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان

الٰہی سلام و پیامِ فقیر — پہنچ جاے پیشِ بشیر و نذیر

حضورِ جنابِ بتولِ غمین — ستمدیدۂ و غمکش و دل حزین

حضورِ علی ولی بوتراب — کیا جسنے احمد کے بستر پہ خواب

بسبطین شاہنشہ مرسلین — بہار جوانان خلد برین

تو پھر خدمتِ سید الساجدین — جنابِ امامِ زمان تک یونہین

الٰہی شب و روز یہہ التجا — یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر — موثر ہوئے نالہاے اثر

شگفتہ وہ دل غنچہ ہوا کاہے جب — ملا موقع عرض و معروض خوب

بحمدِ خداوندِ کون و مکان — بشکر عطایا ہو رطب اللسان

جو ہے لوحِ محفوظ یہ مثنوی — تو ہے سیر غیب اسکی تاریخ بھی

خدایا رہیں مومنین کامیاب
یہ محزون و مہجور بھی ہو مثاب

تمت

تاریخ تصنیف این مثنوی از لوذعی اریحی المعی معمعی محقق خبیر مدقق بصیر الحری بالتسامی مولنا المرحوم السید غلام حسین البلجرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے ماموں مرے فیروز علی
جگر سے کر گئے امداد قلم

شعر لکھنے کو لگایا جو شگاف
کھل گئی خاطر ناشاد قلم

لوح محفوظ لکھی صل علی
اس قلمرو مین ملی داد قلم

کیا حدیثونکو بنایا تصویر
حبذا صنعت بہزاد قلم

مثنوی ہی کہ خدا کی قدرت
دیکھئے زور خداداد قلم

نغمہ بلبل معنی معنی
لفظ ہین قمری شمشاد قلم

نہوئی خلق کبھی ایسی کتاب
جب سے قایم ہوئی بنیاد قلم

یاد کر کے اونہین سر دھنتا ہے
یہ صریرین ہین کہ فریاد قلم

جمگیا سال کا نقشا اے قدر
لوح محفوظ ہے ایجادِ قلم

۱۲۸۲ سنہ ہجری

قطع تاریخ از من بندہ کمترین کاتب مثنوی ہذا
سیّد واجد علی ہلوری غفرلہ

فیروز علی اثر صلہ یافت
در خلد برین عجب مکانی
تصنیف عجیب مثنوی کرد
بگذشت و گذاشت داستانی
مسطور چو شد ز کلکِ خامم
طبعم میخواست ز و نشانی

قطع سرِ ارمغان نمودم
گفتم واجد چہ ارمغانی

تاریخ تصنیف این مثنوی از نتایج افکار

سید سند عالم مستند زبدة العارفین عمدة المحققین
فصیح اللسان بلیغ البیان جناب مولانا زین العابدین
ملاء الله سجال محاسنه فی العالمین نبیرهٔ عالی جناب
مستغنی عن الالقاب افقه الناس مفتی مولانا سید عباس
شوستری لکهنوی اعلی الله مقامه فی دار الکرامة

اثر آن شاعر نازک خیالے	بعین مهر حق کو باد ملحوظ
نوشت این نامهٔ نامی که از وے	طبیعت میشود بسیار محظوظ
قلم سالِ ختامش کرد تحریر	چسان پاکیزه آمد لوح محفوظ

۱۲۸۲ھ

تصحیح اغلاط مثنوی لوح محفوظ

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
٢٢	١٢	١	مشکلکشا	مشکلکشا					
〃	٥	١	مخفی	مخفی	٩	٥	٢	لسکے	کیے
٢٥	٦	١	ہواس	حواس	٩٠	٦	١	دبا	ڈبا
٢٨	١	١	سیحا	مسیحا	〃	〃	٢	دبون	ڈبون
٢٩	١	٢	افرور	افروز	〃	٧	٢	گرے	کرے
٣٠	٤	٢	نہین	رہے	٩٢	٩	٢	این	اُبن
٣٢	٥	٢		توتہہر	٩٦	١١	١	سے	مین
٤٩	٢	١	ہوگے	ہوئے	٩٩		٢	تا	بنا
〃	٢	٢	لعل	لیل	١٠٤	٩	٢	دونو	دولو
٥٠	٢	١	یہانتک	جہانتک	١١٤	٢	+		یہ توان سے ہکوثابت ہوا کہ فرماتا ہے اسطرح سے خدا
٥١	٣	٢	لمحہ	لمحہ					
٥٢	٣	١	بشرے	بشرے سے	١٣٠	٦	١	پہر اگر	پہر آکر کے
٥٣	٦	٢	چہپکی	جہنکی	١٣٢	٨	٢	با	یا
٥٦	١٠	١	جبر	خبر	١٢٥	١	٢	گئی	گئے
〃	١١	١	ازکار	اذکار	〃	٢	١	جب	سب
٦٣	٢	٢	احتیاج	احتجاج	١٢٦	٣	٢	خو	خود
٦٩	٥	٢	یہ	یہ	〃	٨	١	سروس	سروش
٧٠	٤	١	+	وذو بہی گئی تہین یہ پشیمان	١٢٨	٢	٢	بے شمار	ہے شمار
٧٣	١٠	٢	یہان	بیان	١٢٩	١٠	٢	گئے	کرے
٨١	٨	١	شیخون	شبخون	١٣١	٩	٢	مومنین	مومن
〃	١١	٢	جب ہوے	جبکہ ہو	〃	١١	٢	بر	بڑا
٨٣	٧	٢	انفسل	اکمل	١٣٣	٢	٢	ہوتی ہ	ہونے یہ
٨٦	٧	٢	خوان	جوان	١٣٥	٧	٢	نہین	یہین

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
[illegible]	۱۱	۲	مخاتف	مخالف	۱۶۴	۶	۲	فتنۃٌ	قتنۃً
۱۴۴	۴	۲	عصب	غضب	=	=	=	یکونُ	یکونَ
۱۴۵	۹	۱	دیلم کی	دیلم سے ستم	۱۶۵	۳	۲	جہانَ	جنان
=	۱۰	۱	جو	کہ	=	۴	۱	سراسم	سراسیم
۱۴۶	۱۰	۲	+	کہے کون ہے دیکھئے آئے	=	۹	۲	کاب	کعب
۱۴۷	۲	۱	یرلوع	یربوع	۱۶۷	۴	۱	تہ	تہ
=	=	۲	عصیان	غضبان	۱۶۸	۱	۲	رَتُسلک	رُسلک
=	۷	۲	خمار	حمار	=	۳	۲	تصلیٰ	تصلیَ
=	۸	۲	یعفو	یعفور	=	۴	۲	دانْ تجعل	وانْ تجعلَ
۱۴۸	۴	۲	اختجاج	احتجاج	۱۶۹	۳	۲	کاشف	کاشف الغم
۱۴۹	۳	۲	تیرا	ترا	۱۸۰	۵	۲	شنعۃ	شیعتہ
۱۵۰	۱	۲	خدا	جدا	۱۸۱	۲	۲	ننۃ	سنتۃ
۱۵۱	۳	۱	مسرور	ومسرور	=	۷	۲	فرجاً	فرجاَ
۱۵۴	۲	۱	بجور	یجور	۱۸۲	۵	۲	محیٖ	محیی
۱۵۶	۱	۱	ہو	ہوا	=	=	×	میتٌ	میتَ
۱۶۶	۹	۱	خدا	جدا	=	۹	۲	دائمٌ	دائمۃ
=	۰	۱	رحعت	رجعت	۱۸۳	۳و۴	۲	اہل	اہلٌ
۱۶۷	۲	۲	پہلا	بہلا	=	۹	۲	شالَ انت	شالَ انت اللہ
[illegible]	۱۱	۱	تحذرون	یحذرون	=	۱۱	۲	حلمت	حلمتَ
۱۶۸	۳	۱	کھیھ	کہ	۱۸۸	۳	۱	سے	نے
[illegible]	۳	۲	وجہتی گل	وجہہ سے گل	=	۹	۲	خدا	جدا
[illegible]	۱	۲	تیمَ	تمیمَ	۱۹۶	۱۰	۲	دو	ذو
[illegible]	۲	۲	نیصروٗ	ینصرُ	۱۹۹	۱	۱	لقمانی	نعمانی
۱۷۰	۹	۱	رہتے تھے	رہتے ہیں	۲۰۲	۲	۲	حین	حق